صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز بدھ مورخہ 25 جون 2003ء بمطابق 24 ربیع الثانی 1424 ہجری صبح نو بجکر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بخت جہان خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

أَفَحَسِبۡتُمۡ أَنَّمَا خَلَقۡنٰكُمۡ عَبَثًا وَأَنَّكُمۡ إِلَيۡنَا لَا تُرۡجَعُونَ o فَتَعٰلَى اللّٰهُ الۡمَلِكُ الۡحَقُّ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡكَرِيمِ o وَمَن يَدۡعُ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا ءَاخَرَ لَا بُرۡهٰنَ لَهُۥ بِهِۦ فَإِنَّمَا حِسَابُهُۥ عِندَ رَبِّهِۦٓ إِنَّهُۥ لَا يُفۡلِحُ الۡكٰفِرُونَ o وَقُل رَّبِّ اغۡفِرۡ وَارۡحَمۡ وَأَنتَ خَيۡرُ الرّٰحِمِينَ

(ترجمہ): کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تم کو بے فائدہ پیدا کیا ہے اور یہ تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے ؟ تو خدا جو سچا بادشاہ ہے (اس کی شان) اس سے اونچی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی عرش بزرگ کا مالک ہے اور جو شخص خدا کے ساتھ اور معبود کو پکارتا ہے جس کی اس کے پاس کچھ بھی سند نہیں تو اس کا حساب خدا ہی کے ہاں ہوگا۔ کچھ شک نہیں کہ کافر رستگاری نہیں پائیں گے اور خدا سے دعا کرو کہ میرے پروردگار مجھے بخش دے اور (مجھ پر) رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔ وآخِرُ الدَعۡوَانا أَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِینَ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جن معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں، وہ بغرض منظوری ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ جناب اکرام اللہ شاہد صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے۔ جناب سرفراز خان صاحب، ایم پی اے، آج کیلئے، حاجی قلندر خان لودھی صاحب، ایم پی اے، آج کیلئے۔ جناب سکندر حیات خان صاحب، ایم پی اے، آج کیلئے۔

Is it the desire of the house that leave may be granted?

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes 'have it. Leave is granted.

سالانہ بجٹ برائے مالی سال 04-2003 کے مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری

Mr. Speaker: Demand No. 10. The honorable Chief Minister, NWFP, to please move his Demand No. 10. Honorable Chief Minister, NWFP, please.

Malik. Zafar Azam: (Minister for Law) Thank you, Sir. On behalf of Chief Minister, NWFP, I beg to move that a sum not exceeding Rs.2, 634,546,000/-(Rupees Two thousand six hundred thirty four million, five hundred and forty six thousand only), may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2004 in respect of Police. Thank You Sir.

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 2,634,546,000/-(Rupees Two thousand six hundred thirty four million , five hundred and forty six thousand only) be granted to the provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2004, in respect of Police.

'Cut motion on Demand No. 10. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 10. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, please.

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو۔ جناب سپیکر! میں ڈیمانڈ نمبر 10 میں پانچ سو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔ کیونکہ اس محکمے سے لوگ بہت تنگ ہیں۔

Mr. Speaker: The motion moved that the total grant be reduced by Rs.500/- only. Mr. Bashir Ahmad Bilour, MPA, to please move his

cut motion on Demand No.10. (Absent, it lapses). Mrs. Riffat Akbar Swati, MPA, to please move her Cut motion on Demand No.10. Mrs. Riffat Akbar Swati, MPA, please.

Mrs. Riffat Akbar Swati: Thank you Mr. Speaker! I move a cut motion of Rs. 100/- on Demand No. 10

Mr. Speaker: The motion moved that the total grand be reduced by Rs. 100/-only. Mrs. Nighat Yasmin Orakzai, MPA, to please move her Cut motion on Demand No. 10. Mrs Nighat orakzai, MPA, please.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو۔ میں -/100 روپے کی کٹ موشن اس ڈیپارٹمنٹ پر پیش کرتی ہوں کیونکہ یہ محکمہ جو ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ڈیمانڈ نمبر 10 میں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی ہاں، ڈیمانڈ نمبر 10 میں، عوام کی جان ومال کے تحفظ میں ناکامی کے باعث یہ تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion moved that the total grand be reduced by Rs. 100/- only. Mr. Sikandar Hayat Khan, MPA, to please move his Cut motion on Demand No. 10. Mr. Sikandar Hayat Khan, MPA, please. (He is on leave, it lapses). Mr. Ameer Rehman, MPA, please-(Absent, it lapses) Mr. Muzafar Said, MPA, to please move his Cut motion on Demand No. 10. Mr. Muzafar Said, MPA, please.

نہیں ہیں؟

جناب مظفر سید: شته دے جی شته۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب مظفر سید: اوس راغلم جی نو تاسو Repeat کړئ، کوم نمبر وو۔ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

جناب سپیکر: پچاس روپو کٹوتی۔

جناب مظفر سید: ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب! محکمہ کی کارکردگی ناقص ہے اس لئے میں پچاس روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion moved that the total grand be reduce by Rs. 50/- only. Mr. Zar Gul Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 10. Mr. Zar Gul Khan, MPA, please. (Absent, it lapses) Mr. Abdul Akbar khan, MPA, please.

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو۔جناب سپیکر!

جناب سپیکر: میرے خیال میں منسٹر کی آپ کے ساتھ بات ہو گئی ہے۔

جناب پیر محمد خان: زما کټ موشن پکښې شته۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب پیر محمد خان: زما پکښې شته جی۔

Mr. Speaker: Sorry, Mr. Pir Muhammad Khan, MPA, to please move his Cut Motion on Demand No. 10. Mr. Pir Muhammad Khan, MPA.

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب! زهٔ په ډیمانډ نمبر 10 کښې د پانچ روپو د کټوتئ تحریک پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion moved that the total grand be reduced by Rs.5/- only. Mr. Atiqur Rehman, MPA, to please move his Cut motion on Demand No. 10. Mr. Atiqur Rehman, MPA, please (Absent, it lapses). Mr. Abdul Akbar Khan, MPA.

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو۔جناب سپیکر!

جناب سپیکر: میرے خیال میں صبح صبح منسٹر صاحب کی بات آپ سے ہو چکی ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! آپ کو کیسے پتہ لگا کہ میری بات ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: وہ ابھی آپ کی سیٹ سے اٹھ کر گئے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: آپ نے انہیں کہا تھا کہ میرے ساتھ بات کریں۔ (قہقہے) جناب سپیکر! یہ میرے خیال میں ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے بعد یہ تقریباً۔۔۔۔

Mr. Speaker: Huge

جناب عبدالاکبر خان: جی، بہت بڑا ڈیمانڈ ہے اور یہاں تک کہ تقریباً میرے خیال میں ہیلتھ کے برابر ہی ہے، جناب سپیکر! یہ تقریباً 263 کروڑ روپے کا ڈیمانڈ ہے، 12 ارب، 63 کروڑ کا اور اس میں جہاں تک

میں نے Calculation کی ہے جناب سپیکر، اس میں 151 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں، باقی 112 کروڑ روپے اور چیزوں کے لئے رکھے گئے ہیں۔ میں نے پھر جب اس کا حساب لگایا جناب سپیکر؛ تو اس صوبے میں تقریباً 27 ہزار جو کانسٹیبلز ہیں، ان پر کوئی 58 کروڑ روپے خرچ ہو رہے ہیں تنخواہ کے علاوہ اور یہ باقی 54 کروڑ روپے جو ہیں۔ یہ آفیسرز کے POL ان کی ٹیلیفون کالز، ان کی Contingencies وغیرہ یہ خرچ ہو رہے ہیں۔ جناب سپیکر! دنیا کے ممالک میں صرف یہ طریقہ کار نہیں کہ وہ پیسے صحیح چیزوں پہ خرچ ہوں بلکہ جن مقاصد کے لئے وہ خرچ کئے جاتے ہیں، ان مقاصد کو حاصل کیا جاتا ہے یا نہیں حاصل کیا جاتا، اس کو Performance audit کا نام دیتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کو اور آڈٹ تو ہوتا رہا ہے لیکن Performance Audit کم از کم اس پولیس کے محکمے کا کرنا چاہیئے تاکہ پتہ لگے کہ یہ 264 کروڑ روپے جو اس محکمے پر لگ رہے ہیں، کیا اس سے انہوں نے لاء اینڈ آرڈر کو صحیح کیا ہے یا نہیں؟ کیا وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے یا نہیں؟ کیا جس مقصد کے لئے ان کو اتنا پیسہ، اس صوبے کے عوام کے ٹیکس سے وصول کردہ انہیں دیا جا رہا ہے، کیا وہ پیسہ وہ صحیح جگہ پر خرچ کر رہے ہیں یا اس سے جو مقصد ہے وہ حاصل ہو رہا ہے کہ نہیں؟ دوسری جناب سپیکر؛ اس میں میری جو اہم درخواست ہے اور وہ یہ ہے کہ میں حکومت سے گزارش کرونگا کہ یہ جو 58 کروڑ روپے کانسٹیبلز پر، مختلف چیزوں کے لئے، راشن کیلئے اور یونیفارمز کے لئے اس خزانے سے نکل رہے ہیں، اگر یہ پیسے ان کی تنخواہوں میں شامل کئے جائیں اور ان کی تنخواہوں کے ساتھ ملا کر تو 2 ہزار روپے ماہوار ایک کانسٹیبل کی تنخواہ بڑھ جائیگی اور ان پیسوں سے جو 58 کروڑ روپے تو رکھے گئے ان کے لئے لیکن جب سال کے آخر میں Re-appropriation ہوتی ہے، اس Re-appropriation میں یہ پیسے بڑے افسروں کی اور مدوں میں چلے جاتے ہیں، ان کی ٹیلیفون کالز میں، ان کے P.O.Ls میں، ان کی گاڑیوں وغیرہ پر، ایسے اخراجات میں یہ پیسہ چلا جاتا ہے تو اگر یہ پیسہ جو 58 کروڑ روپے ہم سے تو لیا جا رہا ہے، اس صوبے سے تو لیا جا رہا ہے۔ لیکن اصلیت میں ان پر خرچ نہیں ہو رہا۔ اگر یہ پیسہ ان کی تنخواہوں میں شامل کر کے 2 ہزار روپے ماہوار ان کی تنخواہ میں، میں نے Calculation کی ہے، اگر 200 نہیں تو -/1900 روپے، -/1900 روپے یا -/2000 روپے ان کی تنخواہ Per month بڑھائی جائے اور یہ جو بہت سی چیزیں، اب جناب سپیکر، Fire wood کے لئے لاکھوں روپے رکھے گئے ہیں،

کے لئے لاکھوں روپے رکھے گئے ہیں، تو اس سے جو غلط فہمی ہے۔ یا جو Hot & Cold water
Riggingہے یا جو بھی آپ کہیں، وہ ہو رہی ہے تو وہ بچ جائے گی۔Thank youجناب سپیکر۔

جناب سپیکر: رفعت اکبر سواتی صاحبہ۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: Thank you Mr. Speaker sir, ۔ ابھی جیسے میرے فاضل Colleagueنے کچھ باتیں اور کچھ نشاندہی کی ہے، Figuresمیں وہ Expertہیں، ہم اتنے Experts تو نہیں ہیں لیکن جتنا تھوڑا بہت ہم نے دیکھا ہے، اس میں میں یہ ضرور کہونگی کہ میری دو اس میں اہم گزارشات ہیں۔

جناب سپیکر: پتہ نہیں کہ وہ آپ کی Speechسے کیوں واک آؤٹ کر جاتے ہیں، یہ مجھے پتہ نہیں۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: مجھ سے ڈرتے ہیں۔

جناب سپیکر: اچھا۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: میں یہی کہہ سکتی ہوں۔ وہ تو ویسے کہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس میں میرے خیال میں۔۔۔۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: کل سر، شریعت پر اتنی اچھی بحث تھی، عبدالاکبر صاحب تو آپ کے Representative in a wayتھے لیکن بڑا Let downکیا ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: بہر حال انہوں نے جس انداز سے کیا ہے نا۔۔۔۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: آپ کو پتہ چل گیا ہے نا۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں، میں نے تو اخبار میں پڑھا ہے۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: اگر میں وہاں نہ ہوتی سر! سچ بتاؤں تو بڑی گڑ بڑ تھی یہ تو آپ مفتی صاحب سے پوچھیں کہ میں نے کتنی سپورٹ کی ہے۔

جناب سپیکر: اچھا، تھینک یو ویری مچ۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: پریس کلب میں مناظرہ قسم کی ایک چیز تھی۔ سر! میں اپنی اس ڈیمانڈ کی سفارشات کی طرف آتی ہوں، یہ اصل میں پانی پینے جاتے ہیں، سر! دو سفارشات ہیں، ایک تو یہ ہے کہ

جیسے انہوں نے فرمایا ہے، میں ذکر کر رہی تھی، ابھی خان صاحب نے کہا کہ پولیس کی، جو تنخواہوں کی انہوں نے بات کی ہے، اس کے ساتھ ساتھ میری ایک گزارش یہ ہے کہ جو ہمارے کانسٹیبلز ہیں اور ذرا ان سے تھوڑا اوپر کا ایک گریڈ ہے، ان کو اگر بہتر Incentives دیئے جائیں تو، شکایت پبلک کی عموماً یہ ہوتی ہے کہ پولیس میں کرپشن بہت ہے لیکن آپ اس صورتحال کو دیکھیں کہ جتنا مختص کیا ہوا پیسہ ان کے لئے ہوتا ہے، وہ ان کو Directly نہیں ملتا تو اس کو Incentives کے طور پر ہم Use کر سکتے ہیں۔ ان کی جو سوشل لائف ہے اس کو Better کر سکتے ہیں۔ تو محکمے سے میری یہ گزارش ہے کہ ان بیچارے لوگوں کو اتنا موقع نہ دیں کہ ان کی جب دال روٹی پوری نہیں ہو رہی ہوتی، تو ان کے اوپر پریشرز ہوتے ہیں۔ وہ بھی ہماری طرح انسان ہیں اور بعض اوقات جب ہم سڑکوں پر سے گزرتے ہیں تو جس دھوپ میں اور جس حالت میں وہ کھڑے ہوتے ہیں تو وہ کیا کریں کہ وہ اپنی جان بھی مارتے ہیں، وقت سے پہلے بوڑھے بھی ہو جاتے ہیں، صحت بھی ان کی خراب ہو جاتی ہے۔ انہیں دمہ بھی ہو جاتا ہے، آنکھیں بھی خراب ہوتی ہیں، تو اس کے لئے آپ نے کیا Incentives رکھے ہیں؟ صرف یہ نہیں کہ ڈیپارٹمنٹ کو ہم نے Criticize کرنا ہے لیکن بات یہ ہے کہ ان کے لئے اگر آپ کچھ Incentives کریں، آپ کے بجٹ میں کوئی ایسی ہمیں خاص کوئی بات نظر نہیں آئی For the Police Department جس میں کوئی اس طرح کی کوئی Allocation ہو جس سے ان کی حالت کو سدھارا جا سکتا، دوسرا جو میرا پوائنٹ ہے سر، ایک قانون بنا تھا۔ Police Safety Commission اور ابھی تک یہ نہیں پتہ چل رہا کہ یہ جو Law of Public Safety Commission ہے، اس کو پراونشل اور ڈسٹرکٹ لیول پر کیوں نہیں لاگو کیا گیا؟ اگر آپ دیکھیں تو پولیس میں کافی اس وقت انارکی کی Situation بنی ہوئی ہے کیونکہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو آپ نے اڑا دیا ہے، اس کو آپ نے ختم کر دیا ہے، یہ مجھے نہیں پتہ کیا ہے؟ ضلع ناظم کی کوئی پاورز نہیں ہیں اور کنٹرولنگ اتھارٹی جو ہے، وہ جو Public Safety Commission ہے اس کو Constitute بھی ابھی تک نہیں کیا گیا ہے اور ان کا تو کام ہی یہی ہے کہ پولیس آفیسرز کو دیکھیں، ان کے حالات کو دیکھیں، ان پر چیک رکھیں، ان کے پرابلمز کو دیکھیں۔ تو میری گزارش یہ ہے کہ بڑی Important بات ہے کہ یہ Public Safety Commission ابھی تک Constitute کیوں نہیں ہوا؟ جب ایک Law

موجود ہے، تو اس کو کیوں نہیں دیکھا جاتا؟ جب Public Safety Commission constitute ہو جائے گا۔ ان کو مراعات ملیں گی، ان کے کام کرنے کی تو جن پرابلمز کی عبدالاکبر صاحب نے اور میں نے نشاندہی کی ہے وہ فوراً حل ہو جائیں گے۔ Thank you

جناب سپیکر: تھینک یو۔ مسز نگہت اورکزئی، ایم پی اے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو جی مسٹر سپیکر! میں یہاں پر پولیس کے Against بات کرونگی کہ اتنی زیادہ جو رقم ڈیمانڈ ہو رہی ہے، میرے خیال میں تو وہ جو ایک پہلے بات ہوئی تھی کہ پولیس کا ہے فرض مدد آپ کی، اب تو یہ حالت ہے کہ پولیس کا ہے فرض لوٹ مار اپنے لئے، تو میں یہ سمجھتی ہوں کہ یہ جو پولیس، دراصل ہمارا صوبہ جو ہے یہ بالکل پولیس سٹیٹ بن چکا ہے۔ آئے دن اخبارات میں ہم لوگ یہ پڑھتے ہیں۔ Even یہ کہ ابھی جو تھوڑے دن پہلے لاچی میں پولیس سٹیشن سے ایک فرلانگ کے فاصلے پر جو لوٹ مار ہوئی ہے اور اسی علاقے میں ایک اور جگہ تقریباً چھ سات مہینے پہلے پولیس مین جو ہے، وہ سول کپڑوں میں، وہ پھر بعد میں پکڑا بھی گیا ہے لیکن ابھی تک مجرموں کو، مطلب یہ ہے کہ نہ کوئی پکڑا گیا ہے اور نہ ہی کسی کو کیفر کردار تک پہنچایا گیا ہے۔ اسی طرح جناب سپیکر صاحب، میں پشاور کی بات کروں گی کہ جی ٹی روڈ، کوہاٹ روڈ اور رنگ روڈ جو ہیں، ان پہ چھ تھانے آتے ہیں، پولیس سٹیشن چمکنی ہے، پولیس سٹیشن گلبہار ہے، پولیس سٹیشن یکہ توت، (مداخلت) بات تو کرنے دیں نا مجھے۔

جناب ظفر اعظم (وزیر قانون): یہ Irrelevant بات ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں یہ کیوں؟ عبدالاکبر صاحب بتائیں کہ کیا یہ Irrelevant ہے؟ آپ بولیں کیونکہ وہ آپ سے مشورہ مانگ رہے ہیں، کیا میں پولیس کے بارے۔۔۔۔۔

وزیر قانون: یہ Irrelevant بات ہو رہی ہے جی۔

جناب عبدالاکبر خان: Irrelevant تو سپیکر صاحب کی Discretion ہے کہ وہ Decide کریں کہ Relevant ہے یا Irrelevant ہے؟

جناب سپیکر: نہیں، میرے خیال میں اگر ان کو شوق ہے تو، نہیں،۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جب آپ نے Allow کیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں اگر ملک ظفر اعظم کو شوق ہے تو یہاں بیٹھ جائیں اور میں وہاں بیٹھ جاتا ہوں۔
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یا شاید میرا خیال ہے کہ صبح صبح پولیس والوں نے ظفر اعظم خان صاحب کے ساتھ کوئی بات کرلی ہے۔
جناب سپیکر: بس آپ، پلیز، پلیز۔
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں یہ سمجھتی ہوں، یہ کل کے اخبارات آپ دیکھ لیں۔ سر! میں تھوڑی سی بات۔۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: میرا مطلب یہ ہے کہ اتنے Aggressive موڈ میں نہیں، بلکہ انتہائی میٹھے لہجے میں اور تجاویز کی صورت میں Improvement کے لئے اصلاح احوال کے لئے کچھ کہیں۔
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں سر، پولیس کے بارے میں تو ہمیشہ Aggressive موڈ ہی میں بات ہوتی ہے۔ سر! کیا ابھی تک یہاں پہ اصلاح احوال ہو چکا ہے۔ کتنے 53 سال گزر چکے ہیں لیکن ابھی تک اصلاح احوال نہیں ہوا ہے تو اب اور آگے کیا ہوگا؟ میں تو یہ سمجھتی ہوں کہ اخبارات میں آپ دیکھیں کہ پشاور سے چترال پہنچنے والی دو خواتین سے پولیس کا ہتک آمیز سلوک اور کیا صرف یہ تھا کہ ان کا جو بریف کیس تھا وہ ڈی سی او کے بریف کیس سے ملتا جلتا تھا تو ان کو لے جا کر تھانے میں ان کے ساتھ ہتک آمیز رویہ اختیار کیا گیا تو یہ تو میرے خیال میں پولیس کے بارے میں جب ہم یہ بات کر رہے ہیں تو میرا خیال ہے کہ اتنی بڑی جو ڈیمانڈ کی گئی ہے۔ اس سلسلے میں میں تو یہ سمجھتی ہوں کہ بلکہ انکی تنخواہیں بھی کاٹ لی جائیں۔ کیونکہ وہ بہت زیادہ کماتے ہیں۔
جناب سپیکر: جی، مظفر سید صاحب۔

جناب مظفر سید: شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ ښنگه چې نورو حضراتو د پولیس په رول باندې خبره اوکړه ،زه هم یو دوه درے خبرې د هغې په سلسله کښې کومه چې حقیقت دا دے چې د پولیسو کار او د پولیسو ذمه داری، دا ډیره اهمه ده۔ښنگه چې عبد الاکبر خان او فرمائیل چې د ایجوکیشن نه پس ،حقیقت دا دے چې دا یو د خلقو د جان و مال د تحفظ او د امن و امان د راوستو او د هغې د بحال ساتلو، دا د پولیسو ذمه داری ده خو بل طرف ته په ادب سره عرض دا کوم

چې د پولیس نوم د عام سړی د پاره د وحشت او د دهشت او د بدئی او داسې د دغه یو نوم جوړ شوې دے چې پولیس وینی نو بس د هغه په ذهن کښې داسې راځی ګنی چې څه د خوراک والا څه ثیز راغے۔ ځکه چې هغه خپله رویه داسې جوړه کړې ده، هغه خپله رویه داسې جوړه کړې ده، هغه خپله حلیه داسې جوړه کړې ده، هغه خپله طریقه داسې جوړه کړې ده، هغه خپل Attitude داسې جوړ کړے دے چې په خلقو باندې دا یو اثر دے چې دا بالکل دغه مار دهاړ والا خلق دی حالانکه داسې نه ده۔ د دوئی په شا باندې ډیر نیک جذبات دی او د دوئی په شا باندې ډیر نیک مقاصد پراته دی۔ که تاسو اوګورئی په کوم ځائے کښې چې درګئی مالاکنډ وغیره نه چې اغواء اوشی، د دیر نه، د سوات نه، د بل ځائے نه نو د هغوئی به باضابطه طور واپس چې جواب ملاویږی۔ بالکل دوئی ته به پته وی او بیا به چې پیسے غواړې نو د دوئی په لاس باندې به غواړې۔ ګاډے چې حواله شی د مالاکنډ په غرونو کښې مے ادرولی دی، پولیسو ته حواله شوې دے ۔هلکه څنګه پولیسو ته حواله شوې دے؟ څنګه هغوې ته حواله شو؟ هیڅ چا ترے بیا دا تپوس او نه کړو او زه ډیر په ادب سره دا وایم چې یو ګاډی د دیر نه اغوا شوې وو د هغې په سلسله کښے مونږه منډه تړره وهله او په چا چې مو دعوی وه یا په چا چې وینا وه، د هغه نوم دلته مناسب نه ګنړم خو زه لاړم د آئی جی صاحب دفتر ته او هغه سړے د آئی جی صاحب په دفتر کښے ناست دے او خبره کوی او آئی جی صاحب او ما هم پیژندو، بیا مے ائی جی صاحب ته او وئیل، هغه او وئیل چې بس وو، دا ما راغوښتلے دے په دې طریقه باندې یعنی دومره پورے چې یو سړی باندې هغه دعوی ده، په یو سړی خلق راغلی دی، هغه سړی وائیلے دی چې دے ورسره وو۔بیا هم هغه ناست دے د آئی جی صاحب په دفتر کښے ښه کهلاؤ تندئی او ښه ټهیک ټهاک ګپ شپ لګوی او واپس اوځی او هیڅ چا ترے تپوس او نه کړو۔ حالانکه دا قانون دومره زیات سست دے، قانون خو ډیر زیات مضبوط دے، پکار وه چې دے ئے هم په دغه ځائے ګرفتار کړے وے، هم دغه ځائے کښې ئے نیولے وے او هم دغه ځائے کښې ئے قانون ته حواله کړے وے۔ نو مونږ به دا او وایو چې یره ټریفک پولیس ته ورشه، ماهانه په هر ځائے کښې، زمونږ ایم پی اے صاحب زما سره دے ځائے کښې، سید ګل صاحب ناست دے، سید ګل

صاحب پخپله باندې وائی چې د نن نه یو میاشت وړاندے هغه کلی ته روان دے په عام فلائنګ کوچ کښې نو هر پینځه کلو میټر، لس کلو میټر، باره تیره کلو میټر پس پولیس ولاړ دی، ګاډی ادروی، هغه سائیډ ته کوی، سل روپئی، دوه سوه روپئی ترے اخلی او بیا ټهیک روانیږی او بیا زمونږ ایم پی اے صاحب ورځی او د هغه د لاس نه پیسے اخلی او هغه بیرته واپس ډرائیور ته حواله کوی۔زه وایم چې دا یعنی هم د دې صوبے د پولیسو قصه زه کوم، په هر ضلع کښې د هغوې هم دغه حال دے۔ په هر ضلع کښې په هر چوک کښې چې د چا نمبر نه وی نو بس هغه به بر ناحقه پرچې کوی، هغه به بر ناحقه مطلب ټارچر کوی او که د ایف آئی آر صورتحال ئے اوګورئی چې ایف آئی آر په کومو خلقو درج کوی ،څنګه ئے درج کوی، په 107 کښې چې دوئی یو سړے راولی، په حبس بے جا کښې څنګه کښینوی، یعنی دا داسې خبرې دی چې په Detail سره پکښې زه نور تلل نه غواړم او د Custody په نوم باندې، یره نن مے پرے Custody راغستې ده۔ هغه سړے هغه ملزم دومره جرم ئے هم نه وی کړے۔ هغه ته انصاف پکار وی۔ پکار دی چې هغه واوریدے شی۔ دے د Custody په نوم باندې هغه دومره ډراؤ او دومره خوف و هراس په هغه باندې پهیلاؤ کړی چې هغه په دې باندې مجبوره وی چې د هغه رشته داران Indirect په هر لحاظ باندې وی خو هغه رابطه کوی۔ چې یره نن د ایس ایچ او صاحب سره رابطه اوکړئی ځکه چې نن Custody پرے راغستې ده۔ خدائے خبر چې بیګا له به ورسره څه کوی؟ او هسې ورته هغه چوکئی موکئی او سنډی را اوسنډی۔ سمګلنګ، زه بلا جهجهک دا خبره کوم، سمګلنګ هیڅ څوک هم نشی کولے چې تر سو ورسره پولیس نه وی شریک۔ د پولیسو په سرکردګی کښې په هر لحاظ باندې عام شریف شهری هغه به رااونیسی، عام شریف شهری به کښینوی، د هغه به تلاشی هم اخلی او بنه ورته پته وی چې دا سمګلنګ څوک کوی او په کومه لار باندې روان دے۔ نو بس هغه ته به یا ځان نا انجانه کوی یا به ورته سلوټ اوکړی یا به ئے ورله ټائم ورکړے وی۔

جناب سپیکر: مظفر سید صاحب مختصر۔

جناب مظفر سید: نو بهرحال زه به دا او وایم چې د دوئی کارکردگی هغه ډیره ناقصه ده ـ د امن و امان په صورتحال په انداز کښې دغه شان دے خلقو سره، زه پکښې یو تجویز دا هم پیش کوم چې یره لیډیز پولیس کښې کانسټیبلز چې کوم دی، د هغوې تعداد په صوبه کښې کم دے ځکه چې زمونږه، بلکه زه خو دا اورم چې 52% آبادی چې کوم ده او دلته چې د پولیسو مونږ تعداد ګورو نو په هغې کښې د میل تعداد ډیر زیات دے، فیمیل پکښې ډیر کم دی۔ نو دے وجه نه ما تحریک پیش کړے دے۔

جناب سپیکر: جناب پیر محمد خان صاحب

جناب پیر محمد خان: شکریه، جناب سپیکر صاحب، محکمه یقیناً چې ډیره اهمه محکمه ده ځکه چې دا د لا ء اینډ آرډر ټول تعلق د دې سره دے او په کوم ملک کښې چې لا ء اینډ آرډر قائم نه وی او امن نه وی، عوامو ته امن نه وی نصیب، نو هغه حکومت هغه ملک هغه کامیاب نشی کیدے۔ سپیکر صاحب! په دیکښې تاسو ټولو ته پته ده چې تهانړو ته چې کله څوک لاړ شی په څه معامله کښې، څه کیس کښې نو هلته کښې ئے دوئی رایسار کړی، هغه وهل ټکول ورسره کوی، بے عزتی ئے کوی او سړے دے حد پورے مجبوره کړی که هغه یو جرم نه وی کړے خو هغه وائی چې دا ما کړے دے۔ که قتل ئے نه وی کړے خو وائی دا ما کړیدے او هغه پخپل هغه پردے جرم په ځان باندې ثابتوی۔ داسې شوې دی، زما د یادو مخکښې هم ما اسمبلئ کښې یو مثال پیش کړے وو چې یو سړی باندې ئے د 302 کیس راوستے وو، هغه ئے نیولے وو او دومره ئے وهلے وو چې هغه اووئیل چې اؤ دا ما وژلے دے حالانکه د کوم مړی هغه کیس چې پرے وو نو هغه پخپله ژوندے وو خو هغه لاش چرته د بل چا وو۔ اؤ نوم پرے د بل سړی اغستې شوې وو۔ نو بیا څه درے څلور میاشتے پس پته اولګیده چې هغه مړے ژوندے اوختو نو بیا واپس راغلو۔ نو داسې واقعات پکښې ډیر راځی په دې دغه کښې د ډاکو کیسونه خو دوئ سره اندراج نه کوی۔ دے کښې لږ داسې اصلاح پکار ده چې یره دوئی که دے نه ویریږی چې په کومه علاقه کښې ډاکه اوشی، هغه ایس ایچ او یا هغوې ته څه سزا وی نو دے کښې د څه ردوبدل راولی چې د ډاکے دا کیس هغوې کم از کم اندراج کوی۔دا هغه ورځ د دې چارسدے په دې غاړه هغه

زمونږ د اخبار والا یو ورور هغه ګاډے ئے ترے اوتښتولو وهل ټکول ئے ورسره اوکړل، نو بیا چې کومے تهانړے ته به تلو نو هغه به وئیل نه ته په هغه کښې اولیکه چې دا په هغه تهانړو کښې شوې دے. بل ته به ئے وئیل چې دا په دې حدود کښې اولیکه هغې کښې شوې دے. نو دا هر یو خپل حدود نه اؤړی هغه ډاکه شوې وی نو بیا وائی نه دا ډاکه نه ده. ډاکے نه ئے دغه کوی په سړکونو باندې دا ځائے په ځائے ئے بورډونه لګولی دی نو دے خوا به ګاډے کړولے دے خواه به ګاډے کړولے، دا څه داسې دغه ئے جوړ کړیدے. په هر ځائے کښې راته ایجنسیانے جوړے شوې دی خو بس چې کوم ځائے دوئ دا بورډونه لګولی دی دے د پاره چې دے ایسار شی چې زه ترے څه واخلم؟دا بورډونه ختم کړئی خدائے د پاره زمونږ یو صوبه ده، هغه د اټک نه واخله او د دغه پورے چې کوم ځائے کښې زمونږ دغه Settled areaده نو دا بورډونه ترے ختم کړئ جی. چې خلقو ته تکلیف نه وی چې کهلاؤ په آسانه سره راځی. بل د دوئی دا موبائل دا ډیوټیانے چې دی، دا ډیر لوئے یو مصیبت دے. یو طرف ته خو سړے دا هم اووائی چې یره ټهیک ده امن و امان د پاره هم ضرورت دے خو بل طرف ته هغه موبائل چې دے، هغه د امن و امان پکار نه راځی. هغه صرف د ګاډو تلاشیانے، د هغوې نه پیسے راټولول، اؤ په دې څیزونو کښې مصروف شوې دی. نو دے طرف ته لږ غوندې اصلاح پکار ده چې خلقو نه دا لوټ مار داشے کم شی. په دغه کښې اکثر تاسو اخبارونو کښې وینئ چې په فلانی ځائے کښې سمګلران روان وو، مفروران اؤ سمګلر نه ګاډے قبضه شو خو 'سمگلر فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا'. عجیبه خبره ده چې دے په ګاډے کښې ناست وی او ګاډے ترے اونیولے شی او ګاډے قبضه شی او دغه چې دے 'سمگلر فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا'. چې بیا په دغه ځائے کښې څه جهاز ورته ولاړ وی چې دے ورته اوخیژی، لر شی؟ نو دا شے چې دے، دا ډیرے داسې خبرې دی چې دا عوام دا شې نوټ کوی او خفا دی په دې خبرو باندې. چې سمګلر ګاډے ترے نیولے کیږی اؤ سمګلر فرار هونے میں کامیاب هو ګیا. نو دا شې نه دے پکار. دے د پاره څه داسې اوکړئ چې د سمګلنګ مال چې اونیوی شی نو په هغې کښې دوئی له څه داسې Percentageڅه زیاته حصه مقرر کړی چې هغه خرد برد کیږی نه اؤ دوی ته د خپل

انعام د پاره لکه زمونږ په دغه نیب کښې دا کیسونه چې دی نو هغه که چا باندې کیس وی۔ نو هغوې نه خو هغه خپل 25فیصد فیس د پاره په هر چا باندې کیس راولی او سزا کوی۔

<u>جناب سپیکر</u>: زما په خپل خیال ډیر ښه تجویزونه دی اؤ وزیر صاحب د دوست دے اؤ ښه په کاغذ باندې اولیکه او ورله ئے ورکړه۔

<u>جناب پیر محمد خان</u>: نه سپیکر صاحب، هاؤس لږ غوندې دا اسمبلی خو ده۔ هم دے د پاره چې دیکښې مونږ خبرې اوکړو، په یو څیز باندې بحث اوشی۔

<u>جناب سپیکر</u>: مطلب دا دے ملک ظفر اعظم صاحب۔

<u>جناب پیر محمد خان</u>: ډیرے اهمے خبرې دی نو تاسو جلدی راباندې کوئی ځکه چې دا اسمبلی وی دے د پاره اؤ یو خبره جی خیر دے کښې ګاډو د پاره، تیلو د پاره چه کروړ روپئ مقرر شوې دی نو زه که دا اووایم چې پیسے ډیرے دی، زه ورته ډیرے نه وایم ۔ د شی هډو خو هغه علاقے چې زمونږه لرے ځانونه دی، په هغې کښې د موبائل ډیوټی ډیره ضروری ځکه لکه دوی اکثر د بونیر نوم اخلی نو تاسو خوشحالیږئی پرے، نو زه وایم شانګله، بونیر دواړه به زه اووایم اؤ داسې د دیر اؤ چترال دا لرے علاقے چې دی چې په هغې کښې د غرونو علاقه کښې واردات اوشی نو هغې ته رسائی ګرانه وی نو هغوې له د په ولے Priorityورکړی چې د تیلو دا پیسے چې کومے دی، دا زیاتے د دغه لرے ضلعو ته ورکړی چې هغوې پرے ډیوټی کولے شی اؤ یو تجویز به زه ورکړمه چې زما په خیال دا به د ټولو نه اهم وی ځکه چې دلته کښې دا واردات ډیر راځی مفرورانو سره معاملے راځی، که پولیس پکښې مړ شی نو د هغې غریب بچو چرته لاکهه، دوه لکهه ملاویږی نو په دوه لکهه روپئی باندې یو سړے لیونے دے چې هغه خپل بچی یتیمان کوی، چې هغه به خپله ښځه کونډوی او ملاویږی به ئے بچو ته دوه لکهه؟ او هغه به هم هغه د فنانس د محکمے هغه سر دردئ وی ، فائل ښکته لاړو، فائل بره لاړو، داسې اوکړی چې کوم سړے۔سپاهی په واردات کښې داسې مړ شی د مفرورانو سره، ډاکوانو سره نو د هغه بچو ته فوراً دس لاکهه روپئی د هغه په اکاؤنټ کښې چې هغې کښې ټائم نه تیروی، په اړتالیس

ګهنټو کښې د ننه د ننه د هغه په اکاؤنټ کښې د جمع کیږی او د هغې آمدن چې څه ماهواری راځی چې بچو ته ئے هغه ملاویږی نو دے به سر ورکوی او سعدی بابا هم وائی

زر به ده مرو سپاهی را تا سر به دید
و گرچه زر نه دهی سر به نهد در حاکم۔

نو که ته ورله پیسے ډیرے ورکوے خو دے به خپل سر ورکوی او که ته پیسے نه ورکوے نو دے خپل سر ستا دپاره نه ورکوی۔ نو چې پیسے ورته نه وی، بچی ئے سبا یتیمان وی، ښځه ئے کونډه وی، مور او پلار ئے بیا ژاړی او بدحال وی او خیرات غواړي نو دے ولے خپل سر ورکړی؟

جناب سپیکر: ملک ظفر اعظم صاحب۔

جناب پیر محمد خان: نو دا زما خاص تجویز دے چې په دې باندې غور اوشی۔

جناب سپیکر: ملک ظفر اعظم صاحب۔

جناب ظفر اعظم (وزیر قانون و پارلیمانی امور): تھینک یو سر۔ جناب والا! جو تجاویز آئی ہیں، میں تو یقیناً انہیں بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور بڑی مثبت تجاویز ہیں چونکہ سر، جس طرح عبدالاکبر خان نے خود اس کو Explain کیا کہ یہ بجٹ جو ہیلتھ کے بعد سب سے بڑا بجٹ ہے، اس میں اسٹیبلشمنٹ اور تنخواہ، دفتر اور یوٹیلٹیز بلز وغیرہ وغیرہ یہ ہوتے ہیں تو اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بتاتا چلوں کہ یہاں پر اس ایم ایم اے کے دور کے تقریباً پانچ چھ مہینوں میں پولیس کی کارکردگی اور امن عامہ کو بحال رکھنے میں انہوں نے ایک مثالی کردار ادا کیا ہوا ہے اور پہلے آئی جی پی صاحب جو تھے، انہوں نے ان ہی اصلاحات پر پوری توجہ دی تھی جو پیر محمد خان صاحب نے، رفعت صاحبہ نے اور وکیل صاحب نے پیش کیں، اب بھی، آئی جی پی صاحب، جب فرصت ملی تو ہم بھی ان کی تجاویز ان تک پہنچائیں گے۔ باقی رہا جو یہ فوری معاوضہ ادائیگی تو یہ تو ہوتی ہے اکثر اس۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے نگہت اور کزئی صاحبہ کا ذکر نہیں کیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: ان کا تو میں بعد میں ذکر ضرور کروں گا۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: جی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور :رفعت صاحبہ نے پبلک سیفٹی کمیشن کے متعلق جو بات کی، اس میں کچھ تحفظات ہیں۔اس پر غور کیا جارہاہے۔اس میں جو ہماری پولیس اوراس کے ساتھ سیشن جج کاذکر کیاہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ اس پر اگر آپ مناسب سمجھیں تو کسی اور ٹائم آپ کو پوری Detailsدے دیں گے۔تو معاوضے کی بات ہورہی تھی، معاوضہ جی تقریباًتقریباًاداہوتارہاہے جس طرح ابھی کل پرسوں جو واقعات ہوئے ہیں، ان کو بھی ہوگئے ہیں اور ساتھ ہی ان کی اولاد میں سے کسی کو نوکری بھی دی جاتی ہے اور خدا کرے کہ اس صوبے کے مالی حالات ایسے ہوں کہ ہم دس لاکھ جس طرح پیر محمد صاحب نے فرمایاکہ ہم اتنی ہی رقم دیں کیونکہ سارے واقعات بلکہ میں تو سمجھتاہوں کہ جتنی گولیاں ان پولیس والوں کے کانوں کے پاس سے ادھر ادھر سے گزر جاتی ہیں، شاید یہ ہی کسی اورForceپر گزرتی ہونگی۔تو میں سمجھتاہوں کہ میں ان کی تجویز سے اتفاق بھی کرتاہوں اور انشاءاللہ تعالیٰ ان تجاویز پر عمل بھی ہوگااور میں عبدالاکبر خان صاحب اور پیر محمد خان صاحب اور رفعت صاحبہ سے، اور کزئی صاحبہ سے اپیل کرتاہوں۔

(شور)

ایک آواز: رفعت اور کزئی۔

وزیر قانون و پارلیمان امور: رفعت صاحبہ اینڈ اور کزئی صاحبہ (قہقہے) نہیں ہیں، رفعت اکبر سواتی ہیں، رفعت صاحبہ اینڈ اور کزئی صاحبہ میں نے کہاہے تو میں ان سے درخواست کرتاہوں کہ یہ اپنی کٹ موشنز واپس لے لیں۔

جناب سپیکر: جناب عبدالاکبر خان صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں نے جو تجویز دی ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ حکومت ابھی اس کا اعلان کرے۔کیا حکومت اس پر غور کرنے کاارادہ رکھتی ہے؟کہ یہ جو تقریباًساٹھ کروڑ روپے بنتے ہیں، کیا یہ ان تنخواہوں میں تقسیم کرنے پر حکومت غور کرے گی؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جس طرح جی بجٹ میں وزیر خزانہ صاحب نے اعلان کیا تھا 15% increaseکا، تو کیاآپ مناسب نہیں سمجھتے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، نہیں، میں Increase کی بات نہیں کر رہا۔ میں یہ کہتا ہوں کہ جو اٹھاون کروڑ روپے آپ لے رہے ہیں، حکومت یہ اٹھاون کروڑ روپے دے رہی ہے۔ ڈریس الاؤنس کے لئے اور واشنگ الاؤنس کے لئے، اور راشن الاؤنس کے لئے تو کیا یہ پیسے پولیس والوں پر مہینے کے حساب سے تقسیم، پیسے آپ کے خزانے سے، بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ چار پانچ کروڑ آپ کو فائدہ بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر آپ اس پر غور کریں، میں یہ نہیں کہتا کہ آپ ابھی اس کا اعلان کریں مگر کیا حکومت اس پر غور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: یہ فیصلہ ان کو کرنا ہے یا چیئر کو۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: یقیناً ایسی جو اچھی تجاویز ہیں ان پر ضرور غور کریں گے۔

Mr. Speaker: Through Chair.

جناب عبدالاکبر خان: سر! جناب سپیکر!۔۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Through Chair.

جناب عبدالاکبر خان: میں ایک اہم بات بتانا چاہتا ہوں کہ دنیا کے جمہوری ممالک میں یہ پہلی اور واحد اسمبلی ہے کہ یہ Debating hall بن گئی ہے یہ تو قوالی کا وہ بن گیا ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں جناب سپیکر، ہر ایک اسمبلی میں ہر ایک ممبر کا رخ چیئر کی طرف ہی ہوتا ہے۔ جو بھی Seating arrangement ہوتی ہے کیونکہ یہ چیئر ایک ایسی پوسٹ ہے کہ سارے ممبرز جب بولتے ہیں تو وہ چیئر کو مخاطب ہو کر بولتے ہیں۔ یہاں پر تو ایک دوسرے کے سامنے ہو کر بولتے ہیں تو میں کیا کروں؟

جناب سپیکر: میرے پاس ایک معزز رکن اسمبلی کی طرف سے ایک تجویز آئی ہے کہ خدا کے واسطے عبدالاکبر صاحب سے یہ درخواست کریں کہ وہ ہاتھوں کو اپنے دائرے میں رکھیں۔ دائرے میں رکھنا یہ ہے کہ وہ چوک یادگار کے جلسہ میں تقریر نہیں کر رہے ہیں تو میں ان کی تجویز آپ کو پہنچا رہا ہوں، یہ میں ان کی تجویز آپ کو پہنچا رہا ہوں۔

(تالیاں)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں personal explanation پہ بول رہا ہوں کہ میں نے اس اسمبلی میں کبھی بھی چوک یادگار کی تقریر نہیں کی میں نے اس اسمبلی میں جب بھی بات کی ہے Facts and figures سے بات کی ہے، میں نے جب بھی بات کی اس کے پیچھے اگر کوئی چاہے گا تو میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ میں اس معزز رکن کا نام نہیں لینا چاہتا لیکن ان کو تھوڑی سی تکلیف ہے، کہیں وہ نہ ہو۔۔۔۔

Mr. Abdul Akbar Khan: I strongly protest on the words of the Chair. I strongly protest.

(Laughter)

I saw Deputy Speaker of this Assembly; I was a Speaker of this Assembly.

جناب سپیکر: بالکل۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! یہ اس اسمبلی کی تاریخ ہے کہ کوئی ایک شخص بھی سپیکر اور ڈپٹی سپیکر دونوں نہیں رہے ہیں۔ جناب سپیکر، آپ کے Words پر مجھے اعتراض ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں تو آپ کو مبارکباد دے رہا ہوں۔

جناب عبدالاکبر خان: مجھے آپ کے Words پر اعتراض ہے۔

جناب سپیکر: میں اپنے Words، اگر آپ کو اعتراض ہے تو، واپس لے رہا ہوں۔

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you.

جناب سپیکر: (قہقہہ) جی ظفر اعظم صاحب، عبدالاکبر خان! آپ نے کٹ موشن کے بارے میں کچھ نہیں بتایا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں عبدالاکبر خان سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ان کی تجویز پر بالکل غور ہو گا، ان شاءاللہ اور وہ مطمئن رہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: ٹھیک ہے، پھر میں Withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ رفعت اکبر سواتی صاحبہ۔

Mrs. Riffat Akbar Swati: Thank you Mr. Speaker. Before taking back my cut motion.

میری گزارش لاء منسٹر صاحب سے بھی ہے آپ کی چیئر کی Permission سے، میں دیکھوں گی ادھر تھوڑا لیکن زیادہ میں اس طرف دیکھوں گی۔ تو سر، بات یہ ہے کہ انہوں نے جو مجھے جواب دیا ہے وہ اتنا Satisfactory نہیں ہے اور وہ اس لئے کہ میں نے بات کی ہے پبلک سیفٹی کمیشن کی، There is a law on it. وہ مجھے جواب دے رہے ہیں کہ ہم اس پر غور کر رہے ہیں۔ جناب عالی، ابھی تک تو یہ کمیشن Constitute بھی نہیں ہوا ہے تو آپ کس چیز پر غور کر رہے ہیں؟ میں ایک بڑے مسئلے کی طرف آپ کی توجہ دلا رہی ہوں with the district Magistrate gone there is no regulatory authority to supervise this Department آپ کو Seriously لیں یہ ایک Legal matter ہے۔ دیکھیئے میں فگرز کی بات اس لئے نہیں کرتی کہ میں اکانومسٹ نہیں ہوں۔ اگر میں تھوڑی سی لیگل لائر ہوں تو تھوڑی سی Legal Modalities کو سمجھتی ہوں۔ میری جتنی بھی اسمبلی میں بات ہوئی ہے تو وہ اسی حوالے سے ہوئی ہے جو میری فیلڈ ہے کہ اگر مجھے کوئی چیلنج کرتا ہے اس پہ تو میں اس کا جواب دے سکوں۔ تو میری درخواست ہے Chair کی Permission سے منسٹر صاحب سے کہ جس طرف میں نشاندہی کر رہی ہوں، جو میں اشارہ کر رہی ہوں وہ آپ کا بھی فائدہ ہے۔ میں تو یہ تجویز پیش کر رہیں کہ جو کام نہیں ہوا اور جو law بن چکا ہے، اب اسمبلیاں آٹھ نو مہینے سے چل رہی ہیں، آپ کے پاس اتھارٹی ہے، آپ بلوایئے اور اس کمیشن کو Constitute کروایئے۔ یہ کمیشن ہو گا تو آپ کے کام آسان ہونگے۔ جب سے پاورز میں آپ لوگ آئے ہیں، کوئی ریگولیٹری اتھارٹی ابھی تک Constitute ہو ہی نہیں رہی ہے۔ آپ کیوں نہیں سمجھ رہے ہیں؟ It is just not the Minister اور انفراسٹرکچر جو اس کو Help کرے گا۔ There are certain Departments you have to create for good working of it. تو غور مت کریں بلکہ ابھی یہاں سے جب آپ اٹھ کے جائیں You should call the same people to get this safety Commission constituted. یہ قائم ہو گا تو آپ کا لیگل سسٹم بھی پولیس کے ساتھ ٹھیک چلے گا۔ Thank you very much. اگر یہ اس پر غور کریں اور ایک چھوٹی سی بات رہ گئی تھی، وویمن پولیس سٹیشن میں جو خواتین ہیں، ان کی ایک تو پروموشنز نہیں ہو رہی ہیں، Incentives کوئی نہیں ہیں۔ اب چونکہ بن چکے ہیں تو ان کو بھی ایک حصہ سمجھا جائے۔ مکمل وہ ان کا Part and parcel ہیں۔ It is the chip of

that same block of big police department.تو انشاءاللہ تعالیٰ اگر یہ چیز چلے جس کی میں نشاندہی کر رہی ہوں، یہ بہتری کے لئے میں کر رہی ہوں، میں Criticize قطعاً اس کو نہیں کرنا چاہتی۔ میں یہ نہیں چاہتی کہ میں جب یہاں سے باہر نکلوں تو چار پولیس والے میرے پیچھے ہوں۔ Thank you sir. I take it back

Mr. Speaker: Thank you very much. Mrs Nighat Orakzai Sahiba.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ لیکن میں منسٹر صاحب کے جواب سے بالکل مطمئن نہیں ہوں اور میں یہ تحریک (قہقہہ) واپس نہیں لونگی۔ وہ اس لئے کہ اس میں ایک اور قباحت بھی موجود ہے کیونکہ مجھے اس وقت انہوں نے Interrupt کر دیا تھا کہ اس میں کچھ Shoulder promotions ڈی ایس پیز کو دی گئی ہیں جو کہ ایس ایچ اوز ہیں، جب Vacancies موجود ہیں تو ان کو وہاں Permanent کیوں نہیں کیا جا رہا؟ لیکن اس بارے میں بات کریں کہ یہ جو Shoulder promotions ہیں، Shoulder promotions کے بارے میں آپ بات کریں جی۔ یہ بہت سیریس معاملہ ہے۔ چون (54) Vacancies موجود ہیں اور ان پر ایس ایچ اوز کو ڈی ایس پیز کی Shoulder promotions دے کر ان کو وہاں پر تعینات کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں۔۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: پلیز آپ اس سلسلے میں کچھ کریں۔

جناب سپیکر: یہ تو پھر Repetition ہے اور ایک مرتبہ آپ نے کٹ موشن پر بات کی ہے تو دوسری مرتبہ پھر۔۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اس وقت انہوں نے مجھے Interrupt کیا تھا۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں ہم نے اجلاس ساڑھے نو بجے شروع کیا تھا۔ آپ دیکھیں کہ ایک ہی ڈیمانڈ چل رہی ہے اور ایک گھنٹہ پورا ہو رہا ہے تو پلیز آپ۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: چلیں جی، میں واپس لیتی ہوں۔ میں واپس لیتی ہوں۔

وزیر قانون: جی اس پر مکمل غور کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: مظفر سید صاحب۔

جناب مظفر سید: میں واپس لے رہا ہوں جناب۔

جناب سپیکر: پیر محمد خان صاحب۔

جناب پیر محمد خان: زه جی واپس به ئے واخلمه سپیکر صاحب، خو دے لاء منسٹر او د نگہت صاحبه په مینځ کښې د صلح د پاره کمیټی پکار ده ځکه چې دوئی د یو بل خبره نه برداشت کوی۔

Mr. Speaker: Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 10. Therefore, the question before the House is that Demand No.10 may be granted. Those who are in favour of it may say yes and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. The Honourable Minister for Law and Parliamentary affairs NWFP, to please move his Demand No.11. Honourable Minister for Law and Parliamentary Affairs NWFP, please.

وزیر قانون و پارلیمانی امور: مہربانی۔ جناب سپیکر صاحب! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایسی رقم جو مبلغ -/221,209,030(دو سو اکیس ملین، دو سو نو ہزار تیس روپے) سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کو ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ تیس جون 2004 کو ختم ہونے والے سال کے دوران ،عدل وانصاف، کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 221,209,030/- (Rupees two Hundred twenty one million, two hundred nine thousand and thirty only) may be granted to the provincial government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2004, in respect of Administration of Justice. Cut motions on Demand No.11. Mr. Bashir Ahmad Bilour, MPA, to please move his cut motion on Demand No.11. Mr. Bashir Ahmad Bilour, MPA, please.

جناب بشیر احمد بلور: ډیره مهربانی سپیکر صاحب۔ زه د -/200روپو په دې ډیمانډ باندې کټ موشن پیش کومه۔

Mr. Speaker: The motion moved that the total grant be reduced by Rs. 200/- only. Mr. Ameer Rehman, MPA, to please move his cut motion on Demand No.11. (Absent, it lapses). Mr. Sikandar Hayat

Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No.11. (He is on leave).Mrs. Riffat Akbar Swati, to please move her cut motion on Demand No.11. Mrs. Riffat Akbar Swati, MPA, please.

Mrs. Riffat Akbar Swati: Thank you Mr. Speaker Sir! I move a cut motion of Rs.50/-only on Demand No. 11.

Mr. Speaker: The motion moved that the total grant reduced by Rs.50/- only. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No.11. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, please…

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں 15 روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion moved that the total grant be reduced by Rs. 15 only. Mr. Pir Muhammad Khan, MPA to please move his cut motion on demand No. 11. Mr. Pir Muhammad Khan, MPA, please.

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر! میں ڈیمانڈ نمبر 11 میں 5 روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion moved that the total grant be reduced by Rs.five only. Mr. Attiqur Rehman, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 11. Mr. Attiqur Rehman, MPA, please. (Absent, it's lapsed) Mr. Bashir Ahmad Bilour sahib, please.

جناب بشیر احمد بلور: ډیره مهربانی، سپیکر صاحب۔ ما چې دا کټ موشن پیش کړے دے دیکبنې دے منسټر صاحب ته دا ریکویسټ کوؤ چې دا عدالتونو باندې چې څومره پیسه خرچ کیږی، تاسو اوګورئی چې چا ته انصاف ملاویږی مقدمات داسې وی چې۔ نیکه اوکړی نو نمسی ته هم هغه فیصله نه رسی۔ خلق خپل جائیدادونه خرچ کړی، وکیلانو او په دوئی باندې پیسے اولګوی خو هغوئی ته انصاف نه ملاویږی۔ نو زما دا ریکویسټ دے چې دا محکمه چې ده، دے باره کبنې چیف جسټس سپریم کورټ یوه خبره کړې وه چې "عدالتوں میں تاریخیں بکتی ہیں، فیصلے بکتے ہیں اور انصاف بکتا ہے۔" دے حالاتو کبنې خو چرته دا عدالت وی چې نه Law of Necessity چې کوم ورځ نه زمونږ ملک کبنې پیدا شوې دے نو هغې کبنې د عدالتونو حالات تاسو اوګورئی چې یو سړے اپیل کوی چې ماته دا Permission راکړئی چې Law of Necessity تحت زما دا حکومت د قائم وی نو هغوئی وائی چې ما ورله د Amendment اجازت هم درکړو۔ نو دے حالاتو کبنې دے عدالتونو باندې اودے ججانو باندې لکهونه او اربونه روپئی خرچ

کولو، زما خیال دے هیڅ فائده نشته۔ L.F.O څوک تپوس نه کوی۔ وائی چې زمونږ L.F.O هم ټهیک دے، دا ستادا وردی هم ټهیک ده مونږه ورله، لاهور هائی کورټ غوندې، خبره راغله پکښې زمونږ داسې خبره نه ده، لاهور هائی کورټ کښې وائی چې هغوئی دا اپیل کړے وو چې Whether دے Uniform کښې صدارت ټهیک دے؟ نو هغوئی وائی چې دا آئینی دے، بالکل ټهیک دے۔ د لاهور هائی کورټ فیصله ده او زما خیال دے هغه او نه شوه چې راغلې ده۔ نو دے حالاتو کښې دا چرته چې عدالتونو کښې، تاسو لاړ شئی دے کچرو نه بغیر د پیسو نه ضمانت نه کیږی د غریب سړی خو، بدقسمتی زمونږ دا ده چې د هغوئی په ژوند، نه پوهیږو چې څنګه ژوند تیروی۔ نن د ایم ایم اے حکومت راغلې دے او د دوئی دا وعده ده چې "انصاف جو ہے وہ دہلیز پر ملے گا" نو هغه انصاف به کله په دهلیز باندې ملاویږی؟ څنګه به ملاویږی؟ د هغې څه طریقه به جوړیږی؟ د هغې د پاره مونږه ته دوئی څه داسې نه خپل بجټ تقریر کښې څه خبره کړې ده، نه بجټ کښې څه پته لګی۔ چې یره انصاف د پاره دے حکومت کوم داسې کار کړے دے چې هغه دهلیز باندې به خلقو ته انصاف ملاویږی؟ په دې وجه باندې زما دا خواست دے چې په دې باندې دومره پیسه لګول تقریباً ضائع کول دی ولے چې خلقو ته انصاف، چا سره چې پیسے وی د هغه په حق کښې کیس کیږی چې څوک رشوت ورنکړی، د هغه هیڅ شنوائی نشته۔ نو زما دا خواست دے چې په دې باندې زمونږ منسټر صاحب خبرې اوکړی۔

جناب سپیکر: ډیره مهربانی۔ مسز رفعت اکبر سواتی صاحبه۔

Mrs. Riffat Akbar Swati: Thank you, Mr. Speaker Sir. In respect of the Judiciary کرنا چاہتی ہوں۔ Withdraw

Mr. Speaker: Thank you very much. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو جناب سپیکر۔ میں Withdraw نہیں کروں گا اور میں تو اس پر بولوں گا (قہقہے) جناب سپیکر! میرے خیال میں اس ملک کے لیکن خاصکر اس صوبے کے عوام عدلیہ سے نالاں ہیں اور ان کی وجہ سے لوگوں کو انتہائی تکلیف ہے اور بشیر صاحب نے تو کہا ہے کہ دو چار سال، میں تو کہتا ہوں جناب سپیکر کہ بیس بیس اور تیس تیس سال تک کیس چلتے رہتے ہیں اور کوئی فیصلہ نہیں ہوتا۔ آج

عدالتیں بک رہی ہیں ضمانت کے کیس میں، پیسوں پر ضمانتیں ہورہی ہیں، فیصلے پیسوں پر ہورہے ہیں، سفارش پر فیصلے ہورہے ہیں۔ جناب سپیکر یہاں پر آپ نے بائیس کروڑ روپے ان کے لئے رکھے ہیں اور یہ چارج کے علاوہ ہیں۔ ہائی کورٹ کے علاوہ باقی جو ہیں ناان کے لئے بائیس کروڑ روپے آپ نے رکھے ہیں۔ میں تو کہتا ہوں کہ یہ بائیس کروڑ روپے ان پر خرچ کرنا بھی زیادتی ہے کیونکہ انہوں نے لوگوں کو کیا ریلیف دیا ہے؟ انہوں نے تو لوگوں کو انتہائی ذلیل کیا ہے۔ جناب سپیکر! میں آپ کو یقین سے کہتا ہوں کہ ایسے لوگ ہیں جو کیسوں کے فیصلے کے بغیر سالوں تک جیلوں میں پڑے ہوئے ہیں اور ان کے فیصلے نہیں ہورہے ہیں ان کی تاریخیں نہیں نکل رہی ہیں۔ جنکے پاس پیسے ہوتے ہیں، ان کے فیصلے دو تین مہینے کے اندر ہو جاتے ہیں۔ جناب سپیکر! میرے خیال میں اس صوبے کے عوام آج عدلیہ سے جتنے زیادہ نالاں ہیں، اس سے پہلے یا میرے خیال میں کسی اور گورنمنٹ یا کسی اور محکمے سے نہیں ہونگے جتنے عدلیہ سے نالاں ہیں۔ میں تو درخواست کرتا ہوں کہ یہ بائیس کروڑ روپے ان سے لئے جائیں اور اگر یہ ختم بھی ہوں تو انکی کوئی ضرورت ہی نہیں ہے اور اگر یہ محکمہ نہ بھی ہو تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔

جناب سپیکر: مسٹر پیر محمد خان، ایم پی اے۔

جناب محمد مجاہد خان الحسینی: میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: مسٹر پیر محمد خان، ایم پی اے۔

جناب پیر محمد خان: شکریه جناب سپیکر صاحب، زما رور عبدالاکبرخان خبره اوکړه۔ مختصر غونډې خبره ده ځکه چې زمونږه دا عدلیه چې ده، د دې نه ډیر زیات توقعات دی زمونږه د ټولو او په کوم ملک کښې چې عدلیه انصاف نه شی ورکولے نو د هغه ملک هغه زندګی چې ده هغه هم بحال نه شی پاتے کیدې ځکه چې دا مشهورے خبرې دی، تواریخ نه وتی دی چې دے جنګ عظیم کښې د چرچل یو مشهوره خبره ده چې هغه وئیل چې که انصاف وی نو مونږ به جنګ ګټو۔ که په عدالاتونو که انصاف نه وی نو بیا به مونږه دا جنګ عظیم نه واپس شو۔ نو هغه خپل دغه ورته اووئیل چې اؤ انصاف او عدل شته۔ نو هغوئی اووئیل چې کله عدل شته نو بس مونږه شکست نه خورو۔ او یقیناً چې بیا هغه کامیابی اومنده۔ دا عدلیه دا سې یو شاه رګ دے چې د دې نه بغیر حکومت چلیدے نه شی۔ که دا

قاضیان کښیني او که ججان ناست وی خو چې عدل پکښې نه وی نو ملک به خرابیږی او تباه کیږی به ځکه چې د دوه تنو په مینځ کښې، د دوه فریقو مینځ کښې مقدمه وی نو لازمی او ضروری خبره ده چې یو به ظالم وی او بل به مظلوم وی۔ نو چې د هغوئی په مینځ کښې هغه انصاف نه شی کیدې، په شل او په دیرش او څلویښت کاله کښې مقدمه نه ختمیږی او دا د دې فائلونو پیټے جوړ شی، یو کیس، تیر کال ما ورله صلح کړې وه نو د هغې هغه فائل چې مونږ کتو نو چوده سو صفحے ترے جوړے شوې وے یعنی بیا د هغې هغه کتو ته هم څوک نه وو سم خو په تاریخ باندې به ئے ورسره یوه پاڼړه اچوله او اضافه به پکښې راتله۔ بیا ورله ما صلح اوکړه او پندره بیس کاله اوچلیده۔ نو چې دا Pending کیسونه وی او د زمانو چلیږی، د پلار نه ځوی ته او د ځوی نه نمسو ته او په وخت باندې ختم نه شی، یو سړی به د بل ځوی به ئے قتل کړے وی، رور به ئے قتل کړے وی، د هغه به زړه سوے وی، د هغه به زړه دا غواړی چې زه بدل واخلم او دلته په عدالتونو کښې به هغه ځی او راځی تاریخونه به بدلیږی، خلق به ځی مفروران به شی۔ پکار ده چې د مفرورانو ضمانت اوکړی، زر نه زر اوکړی چې دا جرم ختم شی۔ چې یو سړے مفرور وی او د دې ځائے نه لاړو او په علاقه غیر کښې کښیناستو، د ده مقابله څوک کولے شی؟ دے ته داسې څه دغه پکار دے چې دے په ضمانت باندې راټینګ شی چې کم از کم نور واردات خو نه کوی کنه۔ نو هغه زمونږ د پاره داسې یو مصیبت جوړ دے په عدالتونو کښې چې د عدالت سره صرف یو څیز دے که خبره کوے نو بس توهین عدالت دے، په هغې کښې د راګیره وی، د دې نه علاوه ورسره څه نشته۔بلور صاحب یو خبره اوکړه یعنی مونږه د حکومت خلاف اوس څوک عدالت ته تلو ته نه دے تیار۔ په بنیادی حقوقو باندې هیڅ څوک عدالت ته تلو ته نه دے تیار چې زه لاړ شم او خپله مقدمه درج کړم نو چې داسې حال شی چې د ملک د ټولو کورټونو هغه وکیلان هغه احتجاج کوی، هغه قرار دادونه پاس کوی او هغې باندې عمل نه کیږی۔دا ډیره زیاته د افسوس خبره ده ځکه چې زمونږه ملک، هر ملک چې عدل پکښې نه وی نو د عدل نه بغیر نه شی چلیدے۔ بهرحال دا یو څو خبرې خو ما پیش کړے خو داسې دوی کوم اضافه چې کړې ده، تقریباً دو کروړ کړې ده۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: 12لاکھ،12لاکھ تقریباً۔

جناب پیر محمد خان: 2کروړ نه ده؟

جناب عبدالاکبر خان: 12لاکھ تقریباً ده۔

جناب پیر محمد خان: نو کوم اضافه چې ئے کړې ده نو مونږ خو به اجازت ورکړو ځکه چې بیا هم-----

Mr. Speaker: Pir Muhammad Khan Sahib! I will draw your kind attention to Article114 of the constitution. No discussion shall take place in a Provincial Assembly with respect to the conduct of any judge of the Supreme Court or a High Court in the discharge of his duties.

Mr. Abdul Akbar Khan: I am on a point of order, sir.

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! مونږه هغه-----

Mr. Abdul Akbar Khan: I am on point of order, sir janab Speaker! 114 relates only to the conduct of a judge. You cannot discuss a conduct of a judge, but judiciary is something else. Judiciary is an institution, you can discuss………

جناب پیر محمد خان: د عدالت خبره مے کړې وه-----

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب! زما نه پیسے غواړی-----

Mr. Abdul Akbar Khan: Sir, we have every right, why judiciary is discussing us?

جناب سپیکر! چې جوډیشری مونږهDiscussکوی، مونږ باندې خبرې کوی نو They are also an institution and we can discuss the judiciary, but not discuss the conduct of a judge.

Mr. Speaker: conduct of a judge.

Mr. Abdul Akbar Khan: So, we are not discussing the conduct……

Mr. Speaker: Conduct of a judge.

Mr. Abdul Akbar Khan: Yes sir.

جناب پیر محمد خان: دے کښې دا فرق دے سپیکر صاحب، لکه دوی چې اووائیل چې په یوParticular جج باندې په یو خبره کښې، په یو خاص مقدمه کښې چې فلانی څیز کښې دے دا نو بیا به هغه په دغه کښې راځی۔ دا خو پوره مونږه په عدلیه

باندې خبره کوؤ اوکه دغسې وی نو بیا مونږه ته دلته کښې راځی او بیا زمونږ نه بجټ ولے پاس کوی۔ بیا خو د دا راپسے نه راوړی کنه۔ چې بجټ پاس کوی نو زه به هغه ته د هغه خامئی ښائیم چې دا عدلیه چې ده، دا خو د دې ټول ملک دا نظام دغسې دے ، داسې نه ده چې یو Particular سړے مونږ ښایو چې ده کښې د اغیب دے فلانی کیس کښې ئے داسې اوکړه۔د هغه کیس مونږه ذکر نه دے کړے لهذا دے باندې بحث کیدے شی۔

جناب سپیکر: جی منسټر صاحب۔

ملک ظفر اعظم (وزیر قانون): جناب سپیکر صاحب! میں بشیر احمد بلور صاحب، عبدالاکبر خان صاحب، پیر محمد خان صاحب اور رفعت اکبر سواتی صاحبہ کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے جس مسئلے کی طرف یا عدالتوں کی طرف ہماری توجہ دلائی ہے تو یقیناً میں کسی حد تک ان سے اتفاق بھی کرتا ہوں لیکن ایسا بھی نہیں ہے کہ سارے ملک میں انصاف ناپید ہے۔ بالکل ہر ایک ڈیپارٹمنٹ میں مختلف الخیال لوگ ہوتے ہیں لیکن ہمارے خیالات تقریباً ساری دنیا نے محسوس کئے ہیں،اسی لئے انہوں نے Access to justice کے لئے فنڈز ورلڈ بینک نے Provide کئے ہیں اور اسی طرح ہم نے بھی کوشش کی ہے کہ ہم مقامی پولیس سٹیشن تک اصلاحی کمیٹیاں لائیں تاکہ لوگ عدالتوں کے چکروں سے بچیں اور انکے مسائل انکے گھروں اور انکی دہلیز پر حل کرنے کی کوشش کریں۔ جس طرف ہمارے پیر محمد صاحب نے اشارہ کیا، یہ گیارہ لاکھ،نوے ہزار روپے جو اس دفعہ بجٹ میں اضافہ کیا گیا ہے چونکہ اسمیں Prosecution and solicitors اور محتسب کی نئی آسامیاں پیدا ہو رہی ہیں تو اس وجہ سے انکو گیارہ لاکھ روپے جو اسکی نسبت کچھ بھی نہیں ہیں دیئے ہیں لہذا اس وجہ سے میں آپ لوگوں سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ موجودہ حکومت بھی اس کوشش میں ہے اور آپ بھی اس میں ہمارے ساتھ تقریباً یک آواز ہیں، آپ اپنے کٹ موشن واپس لے لیں۔Thank you very much۔

جناب سپیکر: بشیر احمد بلور صاحب!

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! ډیره مهربانی۔ دا منسټر صاحب خبرې اوکړے خو کله به دا جوړیږی؟ اصلاحی کمیټی به کله جوړیږی؟او بیا دهلیز ته انصاف به کله ملاؤیږی او دا کوم عدالتونو کښې نن سبا کومه رویه د خلقو ده،

بغیر د پیسو کار نه کیږی، بغیر د رشوت کار نه کیږی، د هغې د پاره دوی څه اونه وئیل چې مونږه به د هغې د پاره څه ایکشن اخلو؟ دهغې د پاره د دوی څه پالیسی ده؟ دا خلق به څنګه د دې عذاب نه خلاصیږی، دے کچهرو کښې بغیر د پیسو نه او بغیر د ټاؤټس نه به ضمانت نه کیږی؟ نو دوی خو مونږ ته داسې هیڅ خبره او نه کړه خو اوس ټائم دومره نشته نو په دې وجه چې دوی به کوشش کوی چې دا ټهیک کړی نو مونږ به داخپل کټ موشن واپس واخلو۔

<u>جناب سپیکر</u>: مسٹر عبدالاکبر خان۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپیکر! میں اس آبزرویشن کے ساتھ کہ جس معاشرے میں بادشاہ اور قاضی مل جاتے ہیں، اس معاشرے کو تباہ ہونے سے کوئی نہیں بچا سکتا، اپنا کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you. Mr. Pir Muhammad Khan, MPA.

<u>جناب پیر محمد خان</u>: سپیکر صاحب! خواه مخوا دوی دا پیسے دغه کړی دی او ورکوؤ ئے ورته خو لږ دا مهربانی د اوکړی بیا چې دا ججانو سره د302 مقدمات دی او خطره ورته هم وی نو هغوی له لږ د Protection انتظامات اوکړی۔ زه Withdraw کوم۔

<u>Mr. Speaker</u>: Since all the honorable Members have withdrawn their cut motions on Demand No.11.Therefore, the question before the House is that Demand No.11 may be granted. Those who are in favor of it may say' Yes' and those who are against it may say 'No'

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it .Demand is granted.

سکندر خان شیر پاؤ صاحب نے Leave کے لئے درخواست دی تھی اور ہاؤس نے اسکی منظوری دی ہوئی ہے جو کہ غلط فہمی میں ہوئی ہے اب وہ اپنی Leave application withdraw کرنا چاہتے ہیں، تو ہاؤس اسکی اجازت دیتا ہے؟

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it leave application is withdrawn. Demand No.12. The honorable Minister for Education, NWFP, to please move his Demand No.12.Honourable Minister for Education NWFP, please.

<u>مولانا فضل علی (وزیر تعلیم</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ! شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

" میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ -/10,978,829,000(دس ہزار، نو سو اٹھتر ملین، آٹھ سو انتیس ہزار روپے) سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دی جائے جو کہ 30جون2004 کو ختم ہونے سال کے دوران تعلیم کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے "

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs.10, 978,829,000/-(Rupees Ten Thousand, nine hundred seventy eight million, eight hundred and twenty nine thousand only) be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2004, in respect of Education. Cut motions on Demand No. 12. Mr. Mehta Ahmad Ghani, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 12. Mr. Mushtaq Ahmad Ghani, MPA, please.

جناب مشتاق احمد غنی: سر! میں ایک کروڑ روپے کی کٹ موشن ڈیمانڈ نمبر12 کے لئے موو کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion moved that the total grant be reduced by rupees one crore only. Mr. Shaukat Habib, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 12. (Absent, it lapses.) Mr. Jamshed Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 12. Mr. Jamshed Khan, MPA, please.

جناب محمد جمشید خان: په ډیمانډ نمبر 12 باندې د پانچ سو روپو کټ موشن پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion moved that the total grant be reduced by rupees five hundred only. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 12. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, please.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! زه ډیمانډ نه پیش کومه۔

جناب بشیر احمد بلور: سر! ډیل اوشو، ډیل۔

Mr. Speaker: Thank you. Mr. Bashir Ahmad Bilour, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 12. Mr. Bashir Ahmad Bilour, MPA, please.

جناب بشیر احمد بلور: زه دے ډیمانډ باندې 170 روپو کټ موشن پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion moved that the total grant be reduced by rupees one hundred and seventy only. Mr. Zargul Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No.12. (Absent, it lapses.) Mr. Amer Rehman, MPA, to please move his cut motion on

Demand No.12. Mr. Ameer Rehman, MPA, please. (Absent, it lapses.) Mr. Sikander Hayat Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 12. Mr. Sikander Hayat Khan, MPA, please.

Mr. Sikander Hayat Khan: Thank you, Mr. Speaker. Sir! I beg to move a cut of rupees one hundred on Demand No. 12.

Mr. Speaker: The motion moved that the total grant be reduced by rupees one hundred only. Mrs. Riffat Akbar Swati, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 12. Mrs.Riffat Akbar Swati, MPA, please.

Mrs. Riffat Akbar Swati: Thank you Mr. Speaker. I move a cut motion of rupees hundred on Demand No. 12.

Mr. Speaker: The motion moved that the total grant be reduced by rupees one hundred only. Mrs. Nighat Yasmin Orakzai, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 12. Mrs. Nighat Yasmin Orakzai, MPA, please.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو مسٹر سپیکر سر۔ میں ڈیمانڈ نمبر 12 پر سو روپے کی کٹ موشن پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion moved that the total grant be reduced by rupees one hundred only. Mr. Khalil Abbas Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 12. Mr. Khalil Abbas Khan, MPA, please. (Absent, it lapses.) Mr. Pir Muhammad Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 12. Mr. Pir Muhammad Khan, MPA, please.

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر! زه په ډیمانډ نمبر 12 کښې پانچ روپئ کټوتی تحریک پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion moved that the total grant be reduced by rupees five only. Mr. Atiq-ur-Rehman, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 12. Mr. Atiq-ur-Rehman, MPA, please.

جناب عتیق الرحمان: شکریہ۔ جناب سپیکر! زه ډیمانډ نمبر 12 باندې د تین روپو کټوتی تحریک پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion moved that the total grant be reduced by rupees three only. Mr. Mushtaq Ahmad Ghani Sahib, please.

جناب مشتاق احمد غنی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! محکمہ تعلیم کا یہ سب سے زیادہ بجٹ ہے، دس ارب ستانوے کروڑ روپے کا، جو صوبائی محکموں میں سب سے بڑی گرانٹ ہے۔ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ یہ محکمہ انتہائی نااہل ہے اور اسکی نااہلی کا ثبوت یہ ہے کہ لوگوں کا گورنمنٹ کے اداروں پر اعتماد بالکل نہیں رہا اور اسی وجہ سے پرائیویٹ شعبے کے اندر آپ دیکھیں تو بہت زیادہ اس وقت ایڈمیشن ہو رہی ہیں اور سکولز اور کالجز کھل رہے ہیں اور اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ جو گورنمنٹ سیکٹرز کے تعلیمی ادارے ہیں، وہ اپنا کام احسن طور پر کرنے میں ناکام رہے ہیں اور اسی وجہ سے لوگوں کا اعتماد دن بدن یہ کھو رہے ہیں۔ اس کے علاوہ اگر آپ دیکھیں تو کئی علاقوں میں جو سکولز ہیں، Particularly پرائمری سکولز جو کہ انتہائی اہم شعبہ ہوتا ہے اس میں پہلے تو استاد ہیں ہی نہیں، بدقسمتی سے چار پانچ سو سٹوڈنٹس کے لئے دو تین اساتذہ دا گر کسی دیہات کے پرائمری سکول کو فراہم کر بھی دیئے جاتے ہیں تو آپ موقع پر جا کر چیک کریں تو کبھی بھی تین استاد ایک وقت پر وہاں موجود نہیں ہونگے۔ بلکہ وہ اپنی باری لگا لیتے ہیں بیس دن کی، ایک ہفتے کی اور ایک ٹیچر پانچ پانچ اور چھ چھ کلاسز کو پڑھاتا ہے۔ پڑھاتا کیا ہوگا، ایک سنگین مذاق بنا ہوا ہے ایجوکیشن کے ساتھ، اس شعبے کے تحت اور میں سمجھتا ہوں کہ اس میں جناب سپیکر، انتہائی سخت ریفارمز کی ضرورت ہے۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ اگر تعلیم ہوگی تو جہالت اور تاریکی کے اندھیرے سے ہماری یہ غریب قوم باہر نکلے گی۔ لیکن اتنی خطیر رقم صرف کرکے ایک دفعہ اس پر ہم نے ایک کیلکولیشن کی ہے جو ہم کہتے ہیں کہ اس سرکاری شعبے میں مفت تعلیم ہے۔ In fact جناب والا، یہ مفت نہیں ہے بلکہ ہم نے ضلع ایبٹ آباد کا ایک Survey conduct کیا تھا When I was a nazim تو چار سو پچھتر روپے فی سٹوڈنٹ ہماری Average نکلی تھی Per month، یعنی حکومت کا نرسری سے لیکر کالج تک 475/ روپے فی سٹوڈنٹ خرچ آتا تھا۔ بلڈنگ کے اوپر، سٹاف کی تنخواہوں کے اوپر، ان ساری مدت میں، تو یہ مفت نہیں ہے، یہ قوم کے خزانے سے ادائیگی کی جا رہی ہے۔ لیکن اس کا ریٹرن کیا ہے؟ آپ کسی بھی بورڈ کا گزٹ اٹھا کر دیکھ لیں، اس میں سرکاری سکولوں کے جو رزلٹس ہیں، وہ بالکل 2 percent, 3 percent, some time zero percent بھی ہوتے ہیں۔ اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ اس محکمے کی گرانٹ سے ایک کروڑ روپیہ منہا کیا جائے۔

جناب سپیکر: مسٹر جمشید خان، ایم پی اے۔

جناب جمشید خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ ۔ شکریه، جناب سپیکر۔ لکه هر کال د تعلیم په مد کښې په بجټ کښې اضافه کیږی خو چې مونږ تعلیمی معیار ته اوګورو نو هغه لا لا راغورځیږی او د کلی په سکولونو کښې د تعلیم دا حال دے چې واړه د سورو د لاندې ناست وی، ټاټونه ورته هم نه وی۔ د غسې چې څنګه مشتاق غنی صاحب اوویئل چې رزلټ چې مونږ ګورو، نن هم رزلټ اوتے دے نو ټول پرائیویټ سکولونو پکښې فرسټ او سیکنډ او تهرډ پوزیشن اغستې دے۔ سرکاری سکولونو دا حالت نه دے۔ دغه وجه دا ده چې Accountability نشته۔ چې د دې استاذانو څه Accountability system هم وے چې د چا رزلټ زیرو وے چې د هغوې کم از کم انکریمنټ خو بندیدے او غسې دا ګرلز سکولونه جوړیږی، تر اوسه پورے جوړ شوې دی خو نه پکښې استاذان شته، او په ګرلز سکولونو کښې خاص کر زمونږ په کلی والو علاقو کښې، خاص کر په بونیر کښې، چې ډیر د استاذانو نه محرومه دی۔ نو زما په خیال دے له نور فنډ ورکول دا به زیاتے وی

جناب سپیکر: جی، بشیر احمد بلور صاحب!

جناب بشیر احمد بلور: ډیره مهربانی سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: د عبدالاکبرخان خبره مو معلومه نکړه چې دا ولے ؟

جناب بشیر احمد بلور: دا هغه بس۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عبدالاکبرخان والا۔

جناب بشیر احمد بلور: په فلور آف دی هاؤس نه وائیم چې اوس به پریس والا اولیکی بیا به عبدالاکبرخان خفه کیږی۔ سپیکر صاحب! ډیره مهربانی، دا د دس ارب روپو ګرانټ دے اودا پکار دی چې دے باندې تاسو لږ سوچ اوکړئی۔ نن د میټرک رزلټ راوتے دے۔ نن د پیښور او د بنوں او د ایبټ آباد، تپوس کوو چې دے کښې د پرائیویټ سکول یا سرکاری سکول کوم یو سټوډنټ ښه نمبرے اغستې دی، ټاپ کړے ئے دے، سیکنډ راغلې دے یا تهرډ راغلې دے ؟ ټول هغه

چې کوم دا پرائیویټ سکولونه دی، هغوي نو دا کیږی۔بدقسمتی داده چې زمونږه هولډ نشته خپل ډیپارټمنټ باندې، د افسرانو چې هغه شانتے، اوس پرائمری سکول استاد چې دے هغه استاد راځی که نه راځی۔ بدقسمتی داده چې مونږه Banاولګوو چې ټرانسفر چې دے هغه مارچ نه به اخوا دیخوا نه کیږی، مارچ په میاشت کښې به کیږی خو زرګونو ټرانسفر یو نه، یعنی آته آته سوه کسان په یویو ډسټرکټ کښې ټرانسفر شویدی۔ او بیا وائی Ban relax or Ban relaxedاو بیا ټرانسفر Ban relaxedاو ټرانسفر۔ نو دے دپاره پکا ده چې کومه پالیسی جوړیږی په هغه پالیسی باندې په صحیح طریقے سره عمل درآمد اوشی۔ ایجوکیشن باره کښې خو بیا دوئی اووئیل چې مونږ به مفت تعلیم ورکوو، مونږ به کتابونه هم مفت ورکوو، یونیفارم به هم مفت ورکوو، هغې د پاره داسې هیڅ کښې پیسے خو نه ښکاری چې چرته نه به ورکوی؟ خو پکار دادی چې کومے علاقے کښې دوئی دا فیصله اوکړی نو بیا هغه لوکل ایم۔پی۔اے په هغې کمیټی کښې د واچوی۔ چرته فری بکس ورکوی چې داسې او نه ګڼړی چې ذاتی یا هغه خپل خلقو ته، پکار ده چې څه Uniformityد ټولو د پاره برابر وی او ایجوکیشن باره کښې زمونږه خو دا ایمان دے چې باچا خان ټولو نه مخکښې اتمانزو کښې یو مدرسه کهلاو کړې وه سکول هغه وخت چې کوم وخت سکول کښې خلقو سبق وائیلو نو انګریزانو خلاف او د باچا خان دا نظم جوړ کړے وو۔

سبق د مدرسے وائی د پاره د پیسے وائی په جنت کښې به ئے ځائے نه وی په دوزخ کښې به غوپے وهی هغه وخت زمونږ خلاف دا خبرې به کیدے چې مونږ د ایجوکیشن دپاره دومره زیات Insistکوو، انګریزانو وخت کښې، ولے چې بغیر د ایجوکیشن نه او بغیر د تعلیم نه خلق مخکښې نه شی کولے او دا چاوئیل؟ دا به تاسو ته پته وی، دا مولانا صاحب ته به پته وی چې دا چا به باچا خان پسے دا خبرې کولے ،انګریزانوپه دنیا باندې،سبق د مدرسے وائی دپاره د پیسے وائی په جنت کښې به ئے ځائے نه وی په دوزخ کښې به غوپے وهی نو زما دا خواست دے د منسټر صاحب نه چې لږ Strict actionدواخلی او خپل محکمے ته د لږه زیات توجه ورکړی چې دا ټولونه اهم محکمه ده۔ دی نه انجینرز دے نه ډاکټران دے نه سپیکر صاحب، تاسو او دا ټول خلق د دې معاشرے دے نه Step by

Stepځی نو دے کبنې چې څومره زیات کوشش اوکړی نو زما خیال دے ، دے کبنې نور ډیر زیات ګنجائش شته د کوشش او دجدوجهد او د ښه کولو باندې۔ زما دا خواست دے ۔

جناب شاه راز خان: سپیکر صاحب! زه جی یو ه خبره کومه۔

جناب سپیکر: مسٹر سکندر حیات خان، مسٹر سکندر حیات خان، ایم۔پی۔اے

جناب شاه راز خان: سپیکر صاحب! دے بشیر بلور صاحب خبره اوکړه نو لږ وضاحت کوم جی چې دا کوم۔ دوئی وائی سبق د مدرسے وائی او دا ملیانو وئیل کنه جی نو۔۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: نه نه ، ما خو د ملا نوم نه دے اغستې۔

جناب سپیکر: هغه نوم نه دے اغستې۔

جناب شاه راز خان: ګوره زه دے کبنې لږ وضاحت کوم جی۔ داد ترنګزئی حاجی صاحب تحریک وو، باچا خان د هغه ملګرے وو، سکولونه به ئے جوړول ترنګزئی بابا جی صاحب مشر وو۔۔۔۔۔۔

Mrs. Raffat Akbar Swati: Mr. Speaker Sir! He cannot move wazahat , It is a cut motion

جناب سپیکر: یار کټ موشنز دی۔

جناب شاه راز خان: او د هغه په قیادت کبنې دغه تحریک چلیدو سکولونه جوړ شوې وو۔

جناب سپیکر: سکندر حیات خان شیر پاو صاحب، سکندر حیات خان شیر پاو صاحب۔

جناب سکندر حیات خان: تهینک یو مسٹر سپیکر سر! جناب سپیکر صاحب! څنګه چې مانه مخکبنې هم زما معزز اراکینو د دې ډیپارټمنټ باره کبنې خبره اوکړه، د دې ډیپارټمنټ نه زما خیال دے ټول ځائے کبنې، هر ډسټرکټ کبنې، هر ځائے کبنې عوامو ته ډیر شکایت دی او څنګه چې زما نورو معزز اراکینو خبره اوکړه، زیات تر که کلی دی او که ښارئے وی ،هغې کبنې زیات تر د خلقو پرائیویټ سکولونو طرف ته رجحان دے نو دا خو یو دے ډیپارټمنټ باندې، دغه باندې یو

جناب سپیکر، که تاسو ورسره ورسره دغه دے یو قسم غونډېNo Confidence اوګورئ چې زمونږه دلته کښې چې څومره ایم۔پی ایز ناست دی که د دوئ خلقو ته تاسو لاړ شئ نو کم ازکم درے څلور پنځه سکولونه به داسې وی چې هغې کښې اوسه پورے سټاف نشته۔ نو زه خو به وائیم چې دے ډیپارټمنټ دا بالکل Miss Managementدے او دے ته پکار نه دی چې مونږه دا ګرانټ د ورکړے شو۔ لس اربه روپے ډیر لوئے شے دے۔ دوئ که دا صحیح طریقے سره Manageکولے ، صحیح دغه کولے نو یو ډیر ښه نظام د تعلیم مخامخ راتلے شو۔خو جناب سپیکر صاحب ډیر افسوس سره مونږه وایو چې نن څنګه چې بشیر خان اووئیل چې کوم میټرک رزلټ هم اووتلےدے ، نو هغې کښې د سرکاری سکولونو هډو نوم نشته او هم هغه پرائیویټ ادارو دغه دے۔ نو دا جناب سپیکر، چې حکومت دا اداره قائم کړې ده او دا ډیپارټمنټ ئے دغه کړې دے دا دے دپاره چې عوامو ته صحیح تعلیم ملاو شی، معیاری تعلیم دغه شی۔هغې کښې دوئ فیل شویدی نو دغے د پاره مونږه دا دغه کوو چې دوئ ته د دا دغه ورکړے شی۔

جناب سپیکر: مہربانی، مسز رفعت اکبر سواتی صاحبہ؟

محترمہ رفعت اکبر سواتی: تھینک یو مسٹر سپیکر سر! میں تو شروع اسی بات سے کروں گی کہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ والے اپنا قبلہ درست کریں۔ اس لئے کہ اتنی زیادہ Discrepanciesاور اتنی زیادہ Problems Createکرنے Relative Departmentsکے لئے ان لوگوں نے اپنا عام دستور بنا لیا ہے۔ سر! سب سے بڑی بات میں پھر اسی Legal angleسے اس کو Tackleکروں گی۔ میری گزارش ہے کہ یہ ایجوکیشن والے کیوں نہیں ایک Effective Regulatory Authorityکو اختیارات دیتے؟Please try to understandیہ سب اختیار اپنے ہاتھ میں نہ منسٹر صاحب رکھ سکتے ہیں، نہ ڈیپارٹمنٹ کا انفراسٹرکچر رکھ سکتا ہے۔وہاں پر ہم نے Capacity Buildingکرنی ہے۔ابھی اس وقت Temporaryطور پر تین ممبران کی ایک ریگولیٹری اتھارٹی ہے، پہلے بھی میں کہہ چکی ہوں اسی ایوان میں، پتہ نہیں کہ گورنر کے آرڈیننس کے تحت وہ چارٹر کرتے ہیں۔ خود کرتے ہیں، کون اجازت دیتا ہے؟اور کیسے یہ سکولز سے کالجز کالجز سے یونیورسٹیاں بنتی ہیں؟اس کا ایک سسٹم ہے ایک لیگل طریقہ ہے۔

صرف اعلان کرنے سے چیزیں نہیں بنتی ہیں۔ اس کو ایک سسٹم سے گزرنا ہوتا ہے۔ تو سر، میرے ان سے یہ گزارش ہے کہ برائے مہربانی اگر آٹھ مہینے گزر جانے کے بعد بھی ان کو شاید اس اہم بات کا اور اس آرڈیننس کا پتہ نہیں ہے تو یہ پلیز اس کو دیکھیں، پڑھیں اور سمجھیں کہ Regulatory Authority، ایک Effective Regulatory Authority کا ہونا بہت زیادہ ضروری ہے اور یہ اتنا بڑا اگر بجٹ ہے کہ جس میں Ghost School، Ghost اساتذہ، Ghost بہت ساری چیزیں اسے کھا جاتی ہیں تو ان کو As salaried authority رکھ دیں تاکہ وہ اپنے Power کو Freely exercise کر سکیں، ان کے اوپر Pressure نہ ہو۔ میری یہ گزارش بھی ہے اور سفارش بھی ہے۔ آٹھ مہینے گزر جانے کے بعد Please آپ کی اجازت سے میں ان کو کہونگی کہ For God sake اگر آپ نے اس سسٹم کو چلانا ہے تو فوراً ایک Permanent Regulatory Authority کو Constitute کریں۔ یہ Law ہے اور Law کو کوئی Follow نہیں کر رہا ہے۔ ڈیپارٹمنٹ چل رہے ہیں لیکن Law کو کوئی فالو نہیں کر رہا دوسری بات سر، میری گزارش یہ ہے کہ ابھی میرے ایک فاضل Collogue نے ایک بات کی تھی کہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کا سسٹم ٹھیک نہیں ہے اور جیسے کہ میں نے بھی نشاندھی کی ہے کہ Ghost system بڑا چلتا رہا ہے لیکن یہاں پر ساتھ میں یہ بھی کہتی چلونگی کہ مجھے افسوس یہ ہے کہ آج کے دور میں جو Government Institutions ہیں، ان کا Standard گر گیا ہے جس کو Private institutions نے ہتھیا کر Commercialized کرنا شروع کیا ہے۔ اگر یہ اپنا قبلہ درست کریں۔ اپنے کام کو ٹھیک کریں تو کیا وجہ ہے کہ اس ملک میں انگلش میڈیم کے نام پر اتنی بڑی Commercialization ہو رہی ہے۔ پوری دنیا میں نہیں ہو رہی ہے۔ آپ یہ دیکھئے کہ آپ کی جو دس سال پہلے بیورکریسی تھی، تمام Establishment تھی وہ ٹاٹ کے سکولوں سے آئی ہے۔ وہ کوئی انگلش میڈیم، ہائی کیمبرج اور آکسفورڈ نامی سکولوں سے نہیں آئی ہے اور وہی پاکستان پر حکمرانی کر رہی ہے۔ تو افسوس نہیں ہوتا کہ آج ہمارا ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اتنے زیادہ اندھیروں میں کیوں پڑ گیا ہے۔ کونسی ایسی غلطیاں ہیں؟ وہ اپنی غلطیوں کو درست کیوں نہیں کرتے؟ ٹاٹ کے سکولوں کے پڑھے ہوئے بچے آپ کے کمشنر اور چیف سیکرٹریز اور کیا کیا بن چکے ہیں تو تھوڑی سی نظر پیچھے دوڑائیں اور دیکھیں کہ آپ کی کارکردگی

میں کوئی فرق ہے اور دوسرا یہ کہ آپکی اس Situation کو، اس نااہلی کو Cash کرتے ہوئے ہر بندہ جو ایک بس بھی چلا رہا ہے، وہ بھی سکول کھول کر بیٹھ گیا ہے جو رکشہ چلا رہا ہے وہ بھی سکول کھول کر بیٹھ گیا ہے اور نام ہیں آکسفورڈ، کیمبرج اور پتہ نہیں Wool were Hampton and British this & British that, کیا ہو گیا ہے ہم لوگوں کو؟ پاگل ہو گئے ہیں ہم لوگ؟ یہ کیا نام ہیں جو ہم اپنے سکولوں کو دے رہے ہیں، کس لئے دے رہے ہیں اور بار بار میں کہہ رہی ہوں۔ برائے مہربانی اپنے Medium of instruction کو اردو رکھیں، انگلش کو As a subject ڈالیں۔ آپ کی جو کارکردگی اب خراب ہوئی ہے ناوہ اس انگلش سے ہوئی ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ انگلش کا اتنا زیادہ اثر ہم پر کیوں ہو گیا ہے؟ میں انگلش کے خلاف As a subject نہیں ہوں، میں نے خود انگلش پڑھی ہوئی ہے میں نے انگلش میڈیم سکول سے پڑھا ہے لیکن ایک نتیجے پر میں پہنچی ہوں کہ ہم اپنے سسٹم کو کیوں خراب کر رہے ہیں؟ ہم ایک فرنگی زبان کو اپنی زبان بنا کر اپنے بچوں کو پھر ایسی Situation میں دھکیل رہے ہیں اگر ایک بچہ اپنی Regional language پشتو، سندھی، پنجابی، سرائیکی یا بلوچی کچھ بھی ہو گھر سے نکلتا ہے تو ایک دم آپ اس کو پکڑا دیتے ہیں کہ آپ یہ انگریزی نصاب پکڑ لیں۔ آپ لوگ میرے خیال میں خود اس پر Work نہیں کرتے، خود نہیں دیکھتے، ایک مافیا بنا ہوا ہے۔ جن لوگوں نے یہ سلیبس اور Curriculum کو بنایا ہے، پیسے کھائے ہیں اور اس System کو چلانا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ انکی اس نااہلی کی وجہ سے، جگہ جگہ Residential Areas میں لوگوں نے پرائیویٹ ادارے کھول لئے ہیں اور اگر آپ ان کے مالکان سے پوچھیں جو بہت سارے ہمارے پاس آتے ہیں تو ان پر یہ جھوٹے مقدمے پھر کرتے ہیں، ان کے گھروں پر یہ قبضہ کر لیتے ہیں تو یہ Regulatory Authority اگر یہاں پر ہو تو ایسا کبھی بھی نہیں ہو گا۔ (تالیاں) اس اتھارٹی کا ہونا بہت ضروری ہے اور ایک بات کی نشاندھی میں اور کرنا چاہتی ہوں کہ برائے مہربانی ایک اور مافیا ہے، اسکو ختم کریں، نقلی ڈگری دینے والا مافیا، یہ ایجوکیشن والوں کو سمجھ نہیں آرہی کہ وہ اپنے بچوں کو ساتھ کیا کر رہے ہیں؟ آنے والے بچے پاکستان کے معمار ہیں۔ اگر نیچے بیٹھ کر پڑھنے والے، اتنی بڑی High echelon تک پہنچ سکتے ہیں تو آپ ان کو دوبارہ کیوں نہیں اس Situation پر لے جا سکتے؟ آپ Ghost سکولوں کو پیسہ دے رہے ہیں، Ghost اساتذہ کو، پھر ہم

شکایت کرتے ہیں۔ جناب کہ سکولوں میں اساتذہ موجود نہیں ہوتے۔ میں ایک اور نشاندھی کرنا چاہتی ہوں سر، اگر Regulatory authority ہو تو یہ اس کا کام ہے۔ اس کا Proper اپنا سیکرٹریٹ ہونا چاہیے اس کو دیکھنا ان کا کام ہے کہ کہاں پر کیا کیا غلطیاں ہو رہی ہیں؟ ایجوکیشن ایک ایسا محکمہ ہے کہ جس کو ہم نے Commercialize کر کے رکھ دیا ہے اور یہ آپ لوگوں کی غلطیوں کا نتیجہ ہے، آپ لوگوں کی نااہلیوں کا نتیجہ ہے۔ آپ براہ مہربانی انکو درست کریں۔ کیونکہ ایجوکیشن نہیں ہے تو کچھ بھی نہیں ہے۔ پھر آپ نپولین کی، ہٹلر کی اور پتہ نہیں کس کس کی مثالیں دیتے ہیں۔ آپ کیوں دیتے ہیں یہ مثالیں؟ آپ اپنے سسٹم کو ٹھیک کریں اور سر، Before I wind میں اس بات کو بھی یہاں دھرانا چاہتی ہوں، Sorry sir, میرے پاس Points زیادہ ہیں کیونکہ میرا ایجوکیشن سے بھی ایک بڑا تعلق رہا ہے اور ہزارہ کی ایک Educationist میں سے میں بھی گنی جاتی ہوں۔ تو مجھے سسٹم کا تھوڑا سا پتہ ہے۔ سر، ابھی Recently آپ کے Knowledge میں بھی ہے، جب سے اسمبلی شروع ہوئی ہے، میں نے ایک Adjournment motion پیش کیا تھا۔ میری Call attentions تھیں۔ میری Resolutions تھیں، میری منتیں تھیں۔ میں نے مانسہرہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں ایک بہت بڑا Oil skimp پکڑا ہے اور اس وجہ سے مجھے بلاک کیا جاتا ہے، کیوں بلاک کیا جاتا ہے؟ اگر میں ایک غلطی کی نشاندھی کر رہی ہوں اور Treasury Benches چاہتے ہیں کہ وہ اسکی اصلاح کریں، اس کو ٹھیک کریں تو بے جا میٹنگز، بے جا باتیں اور بے جا Dictator ship ان Meetings کو ختم کریں اور اپنے آپ کو درست کریں۔ اگر آپ لوگ نہیں کرنا چاہتے تو ہم بھی پھر Regular میں اٹھ کر کہیں گے کہ ہمارا اتنے کا کٹ موشن ہے اور ہم واپس لیتے ہیں۔ کچھ عرصہ بعد جب آپ کی کارکردگی Nil ہو جائیگی تو پھر آپ کہیں گے کہ جی ہم حکومت کو گرا رہے ہیں۔ آپ تو خود اپنی حکومت کو گرا رہے ہیں۔ تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: مسز نگہت اورکزئی صاحبہ! میرے خیال میں تو کوٹہ اب ختم ہو گیا ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! میں دو تین باتوں کی نشاندھی کرونگی۔ میں زیادہ بات نہیں کرونگی کہ ایجوکیشن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس سے زیادہ اور کیا باتیں کریں گی؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں سر، وہ تو انہوں نے اپنے طریقے سے بات کی ہے اور مجھے ذرا اپنے طریقے سے بات کرنے دیں۔ منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، زیادہ تر باتیں تو ہو چکی ہیں سر، لیکن تمام صوبے جتنے بھی سکولز ہیں، ان کی حالت زار دیکھ کر ہمیں ترس آتا ہے اور پشاور جو کہ ہمارے صوبائی دارالحکومت کا دل ہے اس میں آپ دیکھیں کہ صدر میں گرلز ھائی سکول کینٹ نمبر ون ہے، اس میں ابھی تک بچیاں جو آٹھویں، نویں اور دسویں کی ہیں، وہ ٹاٹوں پر بیٹھی ہیں۔ اس کے علاوہ اسکی جو چھتیں ہیں، وہ ٹین کی بنی ہوئی ہیں، اور اس کے نیچے وہ بچیاں بیٹھی ہیں۔ تو آپ مئی، جون کی گرمی دیکھیں اور نومبر، دسمبر کی ٹھٹھرتی ہوئی سردی دیکھیں، میں تو یہ سمجھتی ہوں کہ اگر منسٹر صاحب، کیونکہ وہ بہت بڑی گرانٹ مانگ رہے ہیں، میرا خیال ہے کہ اگر وہ اپنا قبلہ درست نہیں کریں گے تو پھر یہ اخبارات، مطلب یہ ہے کہ ہم لوگ پھر ان کو Criticize کریں گے تو یہ اچھا نہیں لگے گا۔

Mr. Speaker: Thank you very much. Pir Muhammad Khan Sahib, please.

جناب پیر محمد خان: شکریه جناب سپیکر صاحب، دوئ خو اضافه د تیر کار ډیره زیاته غواړي او دوئ خبرې اوکړے د تعلیم محکمه خو یقیناً ډیره اهمه او ډیره غټه ده خو کارکردگی خوئے دا ده چې په سکولونو کښې پړهائی ئے نشته۔ استاذان خو ټول سیاست دان دی۔ چې جلوس کښې گرځی، په سټیج باندې ولاړوی، په یونینونو پسے گرځی او په ووټونوپسے گرځی۔ دټولو نه اول خو زما حسین احمد صاحب ماته گوری ځکه چې دوئ د یونین صدر سیکرټری هم پاتے شوې دی۔ زما دا ریکوسټ دے چې په یونین هم داسې پابندی نه شو لگولے خو ددوئ د ووټونو کومه طریقه ده نو دا بدله شی او دا ورته بدلول پکار ده ځکه چې د دې یو ووټ د پاره په معمولی معمولی خبره هړتالونه کوی، سکولونو ته نه ځی که څوک بالاافسر ئے بدل کړی او سزا ورته ورکوی نو بیا د هغې دپاره احتجاج کوی نو ددوی هغه لاس هم بندوی۔ نو چې داسې اوشی چې لکه سی ټی، پی ټی سی او داسې په هائی لیول د هغې د پاره د په یونینونو داسې اوکړی چې Senior most راواړوه درے تنه، څلور تنه، دا صدر او دا سیکرټری اودا هغه دغه شو۔ په دې کښې هډو ووټ ته ضرورت نه راځی او داسې سلسله چالو کړئ نو زما خیال دے چې دا ووټونو دا څیزچې ددوئ ختم شی نو دوئ به ډیوټئ طرفته

راشی۔ او دوئمه خبره دا ده چې دا بې ترسه نقلونه دی، دهغې غټه وجه دا ده چې په سکولونو کښې پړهائی نه کیږی۔ سکول ته به غریب ورکوټی لاړ شی، هر څوک خو ټیوشن نه شی کولے، هغه دوئ په دې مجبوره کوی چې دے د ټیوشن کوی۔نوهلته کښې ورته پړهائی نه کوی، دلته کښې به ټیوشن له رائحی۔ که ټیوشن نه شی کولے نوبیا فیل کیږی۔ نو بیا خپلو وړو ته پړهائی نه وی کړی نو په امتحان کښې بیا پخپله لګیاوی، نقل ورله ورکوی۔ نو پخپله هغه استاذان ورله نقل ورکوی چې زما په مضمون کښې پاس شی۔ د دې نقل دا څیز چې دے، دا میلان نور ختمول ضروری دی او بله زمونږه دے خور د دې خپلے ژبے خبره اوکړه نو په دې خپله ژبه کښې تعلیم ډیر ضروری څیز دے۔ مونږه چې څومره دورے کړی دی، عبدالاکبرخان ،مونږه شریک هم تلی یو، یواځے هم تلی یو نو دا او هر څه چې وی نو هغه ئے پخپله ژبه کښې ترکی ته تاسو لاړ شئ۔ ټول تعلیم د Russian states چې چې څومره تعلیم دے، که سائنس دے او نوره ډاکټری ده هغوې سائنس، انجینئرنګ، میډیکل،دا په ترکئ کښې دے۔په عربو کښې په عربی کښې دے، په چین کښې په چینئ ژبه کښې دے۔ټول سائنس دان په چینئ ژبه دغه کوی۔ جرمنی چې څومره مخکښې ملک دے، دهغوې ټول تعلیم په خپله جرمنئ ژبه کښې دے۔ بلکه په دې انګلینډ کښې دننه خپلے مقامی ژبے دی، دهغوې تعلیم په خپلو خپلو ژبو کښې دے۔ یو په دې ملک کښې، په پاکستان او هندوستان کښې چې هغه غلامی اوس به تر قیامته پورے زمونږه د مغزونه اوځی نه، یعنی مونږه به اول چې تعلیم حاصلوو نو اول به مونږه انګریزی ورپسے ایزده کوو۔ تر لسمه پورے به ورکوټے غریب په سرکاری سکول کښې لګیا وی نو انګریزی به پکښې یو سبجیکټ لګیاوی۔ تر لسمه پورے خو دے دومره انګریزی نه شی ایزده کولے۔ چې ایف ایس سی بیا ده له انګریزی ورځی چې ده له پوره عبور حاصل وی۔ او دے په میډیکل او نان میډیکل بنے نمبرے واخلی او مخکښې لاړشی نو هلته کښې به غریب ته مشکل راشی۔ او کورس به ورته په انګریزئ کښې شی او دوئ ته مشکلات شی او بیا داسې مخکښې، نودا کورس چې دے، په دې ټول په دې کښې دغه پکار دے۔ انګریزی As subject دے وائی کنه خیر دے که پرائیویټ کښې وی او که په دغه کښې، او بله دا یوه خبره

ده زمونږه دے ورور چې پیش کړې ده او دغه ترے ډیر غلطه جوړه شوه خو دے طرفته دا توجه پکارده چې دا یونیفارم چې دے ،د پتلون خبره نه کومه که پتلون وی او که ملیشیا ، هر څه چې دی خو په ټوله صوبه کښې یو یونیفارم پکار دے ځکه چې ډیره غریبان واړه وی۔ او د بلے غاړے به ډیر مالداروی د هغه په کپړه او د   ده په کپړه کښې فرق وی۔ په دې ماشوم کښې احساس کمتری شروع شی۔ په دې وخت کښې ده ته هغه پته اولګی چې د ډیر غټ خاندان سړی ځوئے دے۔ او زه ډیر غریب یمه۔ نو چې دے وخت کښې په ده کښې احساس کمتری *تالیاں*) اودا څیز شروع شی۔ نودا تر آخره وخته پورے رسی (*تالیاں*) نود یونیفارم داخبره چې دوی کړې ده نو غالباً چې دغه نیت ئے کړےده نو لږ به هغې قرار داد کښې داسې غوندې راغله چې هغه نتیجه بل شان شوه۔ دے طرف ته خصوصی توجه پکارده۔ یوه خبره جی بله، مونږته،نه ډیره اهمه خبره ده دا خو ډیر اهمے خبرې دی، د یوسکول نه د یوے استاذے خط راغلې وو چې ما بیګا هم تاسو ته هغه خبره یو ځلے تیره کړې ده،چې تاسو داسې اوګړئ چې مونږ په دې سکولونو کښې دا ټولے استاذانے چې دی نو دا مالدارے نه وی، دا بعضے پکښې مالدارے شته، هغوی چې سکولونو ته راځی نو هره ورځے نوے ډریس اغوندی، نوے نوے کپړے او روزانه هغه زیورات د هغوی، نو مونږه کښې احساس کمتری پیدا کوی، تاسو په سکولونوکښې د استاذانو ملازمینو د پاره زیورات پرے بند کړئ اؤ ددوئ دپاره یو ډریس کړی چې استازه سکول ته راځی، دا به زمونږه یو ډریس وی او مونږه کښې احساس کمتری به نه وی (*تالیاں*) نو دے طرف ته لږ فکر اوکړئ۔

<u>جناب سپیکر: عتیق الرحمن صاحب</u>۔

<u>جناب پیر محمد خان:</u> په آخر کښې یوه خبره مے پاتے ده جی،مادوئ ته،سیکرټری صاحب ته هم وائیلی دی اؤ هغه هم Agreeشوې دے چې دا بالکل، زمونږه دیهاتی علاقے داسې دی،په ښاریه کښې خو د جینکو سکولونه، کالجونه هم وی خو په لرے ځایونو کښې لکه تاسو په خپله علاقه کښې اوګورئ،هائی سکول د جینکو په ډیر لرے ځایونو کښې هډو وی نه نو په مډل کښې په هائی سکولونو

کښې زمونږه، نو زما په حلقه کښې لس هائی سکولونه دی د هلکانو نو په دې ټولو کښې بالغے جینکئ ناستے دی، په دې پرائمری کښې ماشومانے جدا وی او چې کله د مډل نه هائی ته لاړے شی نو بیا یوځائے شی، مخلوط تعلیم شی۔ نو دا ډیره د افسوس خبره ده، دے طرفته توجه ورکول غواړې چې کوم ځائے د هلکانو هائی سکول دے نو هلته کښې ورسره د جینکو هائی سکول جوړول غواړی۔ دا دومره خرچ چې کیږی نو دے طرفته د دوئ مهربانی اوکړی او خاص طور زمونږه دیهاتو په دې توجه اوکړی۔ شکریه جی۔

جناب سپیکر: عتیق الرحمن صاحب۔

جناب عتیق الرحمان: ډیره مهربانی، جناب سپیکر۔ زمانه مخکښې پرے معزز اراکینو خبرې اوکړے خو ډیرے ښے خبرې ئے پرے اوکړلے خو یو څو خبرې کول زه ضروری ګنړم۔ جناب سپیکر! د دې محکمے کارکردګی بالکل ناقصه ده۔ ناقصه په دې ده چې زه به جنرل غوندې یو څو خبرې اوکړمه هغه دا شان چې تاسو که جناب سپیکر صاحب۔ اوګورئ چې زنانه ټیچرانے چې کومے دی، هغوې سره هم دوئ ذاتیات کوی او داسې ځایونو ته ئے ټرانسفر کړی چې هلته کښې د تلو ډیره مسئله وی او د کورنه وتل، بلکه خپل یونین کونسل والا به وی او هغه ئے دومره لرے ټرانسفر کړی چې هغه هلته کښې تلے نه شی او په هغه سکولونو کښې ماشومانے هم دغه شان ناستے وی او بالکل سبق طرفته ئے توجه نه وی۔ هغه ځکه چې هلته کښې هغه ټیچر یا ټیچره، نو دا څیز دے، پکار ده چې په دې باندې ددوئ سوچ اوکړی۔ بل سکولونه بندیږی، ټیچران پکښې سبق نه ښائی، نشته پکښې اؤ دوئ ئے داسې ځایونو ته ټرانسفر کړی دی چې هلته کښې تلل اؤ هلته Conveyance ډیر زیات مشکل دے۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: جی، عتیق الرحمان صاحب۔

جناب عتیق الرحمان: جناب سپیکر صاحب۔ د دې محکمے کارکردګی ناقصه په دې ده۔

(شور)

ایک آواز: مجاہد صاحب کے پاس موبائل ہے وہ قبضہ میں لیا جائے۔

جناب سپیکر: جی عتیق الرحمان صاحب۔

Mr. Atiq-ur-Rehman: Thank you

جناب بشیر احمد بلور: انصاف خو دا نه دے۔

سید قلب حسن: انصاف خو دا دے چې څنګه تاسو د عبدلاکبر خان صاحب نه اغستې وو نو دوئ نه ئے قبضه کړئ۔

جناب سپیکر: موبائل دے ؟

ایک آواز: اؤ جی۔

جناب سپیکر: موبائل واخلئ ترے۔

(قہقہے/تالیاں)

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: زما نه واخلئ خیر دے۔

سید قلب حسن: د مجاهد صاحب نه د قبضه شی۔

جناب سپیکر: موبائیل واخلئ ترے۔

(تالیاں/ قہقہے)

ایک آواز: د روغ وائی جی چې تائے ورکړے جی ؟۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی، عتیق الرحمان صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: نه، نه، هغه ته ئے ورکړے دے۔

ایک آواز: چې تائے ورکړو نو هغې نه ئے واخلئے۔

(بحکم سپیکر سارجنٹ ایٹ آرمز نے موبائل فون اپنے قبضے میں لے لیا)

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی، عتیق الرحمان صاحب۔

جناب عتیق الرحمان: جناب سپیکر! د دې محکمې کارکردگی ناقص په دې ده چې دوئ ماته په دې فلور باندې وائیلی وو،ایجوکیشن منسټر صاحب چې زه به قابضینو نه زمکه اخلم،تر اوسه پورې ئې نه ده اغستې۔سراج الحق صاحب په فلور باندې وائیلی وو،نو دا خو د دې محکمې کارکردگی ده،نوره اندازه ئې تاسو پخپله اولګوئ دوئ زمکه ترې نه نشی اغستې نو دوئ به تعلیم خلقو له څه ورکړی؟ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: مہربانی۔مولانا فضل علی صاحب۔

مولانا فضل علی(وزیر تعلیم): ډیره شکریه،جناب سپیکر صاحب۔زمونږه معزز اراکینو خو ډیر تفصیل سره ایجوکیشن باندې خبرې اوکړې جی۔مشتاق احمد غنی صاحب،جمشید خان صاحب اؤ د عبدلاکبر خان صاحب خصوصی شکریه ادا کومه چې هغوې مخکښې نه Withdraw کړو جی،بشیر بلور صاحب او سکندر حیات خان صاحب۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه،Withdraw کړې ئې نه دې ،هډو پیش کړې ئې نه دې۔

وزیر تعلیم: رفعت اکبر سواتی صاحبه،نګهت یاسمین اورکزئی،پیر محمد خان صاحب، عتیق الرحمان صاحب،ټولو تفصیل سره ایجوکیشن باندې رڼړه اوغورځوله جی۔چونکه سپیکر صاحب، دا محکمه زمونږه ټول معزز اراکینو دا خبره اوکړه چې انتهائی اهم ده او که زه دا اووائم چې زمونږه د ټول قوم،د معاشرې ،د ملک دارومدار هم په دغه محکمه باندې دې نو دا به ریښتیا وی ځکه دغې معاشرې نه زمونږه بچې راځی،هغه زمونږه د ملک او د قوم صباله واک داران وی۔نو دې طرف ته خصوصی توجه پکار ده۔او دې سره سره تاسو ته دا هم پته ده چې دا یو ډیر هیوی ډیپارټمنټ دې او د صوبه سرحد آټھ لاکھ پچانوې هزار ملازمینو کښې ایک لاکھ،ستر هزار تقریباً چې دی دا محکمه تعلیم سره وابسطه دی۔نو ایک لاکھ ستر هزار مسئلې خو دادی جی۔دا د ټول تعداد څه تقریباً باون فیصد حصه ده،نو ډیره هیوی محکمه ده،کار پکښې یقیناً چې ډیر زیات کول دی۔او زه دا خبره افسوس سره کوم چې زمونږه په دې پچپن سال کښې۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان: پوائنٹ آف آرډر۔سپیکر صاحب!دوئ وائی چې آتھ کسان لاکھ دی او باون فیصد دي،ایک لاکھ ستر هزار دی نو دا څنګه باون فیصد جوړیږی ؟

وزیر تعلیم: تقریباً ایک لاکھ،ستر هزار استاذان ما وئیل چې دا محکمه تعلیم سره وابسطه دی۔

جناب اسرار اللہ خان: تاسو اووئیل کنه باون پرسنټ او ټول آتھ لاکھ دی، نو دا باون پر سنټ څنګه شول ؟

وزیر تعلیم: خیر ټوټل څه کیدے شی۔

جناب سپیکر: کم دی کم۔پرسنټیج کم دے۔

وزیر تعلیم: ایک لاکھ،ستر هزار تقریباً دی جی،لږ کم به وی،تعداد کښې به لږ فرق وی بهر حال جی دا خبره هم زه افسوس سره کوم چې زمونږه په دې پچپن کالو کښې ډیره کمه توجه ورکړے شوې ده محکمه تعلیم طرف ته او دغه وجه ده چې دا نن کوم حالات دی او زمونږه معزز اراکینو کومے خبرې اوکړے نو دا نن نه دی پیدا شوې او نه دے شپږ میاشتو کښې پیدا شوې دی، دا د پچپن کالو کښې پیدا شوې دی۔ورځ تر ورځ، کارکردګی خرابه شوې ده او چا ورته توجه نه ده ورکړے دا خبره هم زه ډیر افسوس سره کوم، دے سره سره چې کوم زمونږه معزز اراکینو کومے خبرې اوکړے جی، یو، یو باندې به زه معمولی خبره اوکړمه که ستاسو اجازت وی۔

جناب سپیکر: څما په خپل خیال خو هغوې تجاویز ورکړی دی۔ ښه مفید تجاویز دی او ستاسو ئے لږ مختصر کړئ۔

وزیر تعلیم: جی مختصر، مشتاق احمد غنی خان چې کومه خبره اوکړه چې پرائیویټ سیکټر باندې اعتماد سیوا شوې دے، دا خبره یقینی ده او چې پرائیویټ سیکټر ډیر حد پورے هغه څه تقریباً مونږه سره چې څومره اعداد و شمار دی جی، بیس لاکھ بچی چې دی، دا سرکاری سکولونو کښې دی او درے لکهه،دا پرائیویټ سکولونو کښې دی۔ په دې کښې سات لاکھ بچی چې کوم دی زمونږه، هغه

اوس هم سکولونونه بهر دی، نو څه تقریباً زمونږه دا ټارګټ دے جی چې لس کالو کښې تمام میل او پنځلس کاله کښې ټول فیمیل چې دی، دا سکولونو ته راولواو پرائیویټ سیکټر باندې په دې وجه اعتماد سیوا شوې دے چې هغه نجی ادارے وی او د هغوې ګرفت په هغوې باندې سخت وی۔ لکه څنګه چې مخکښې ما عرض اوکړو چې زمونږه د محکمے ګرفت د مخکښې نه کمزورے راروان دے، دے وجه نه مشکلات په هغې کښې پیښ شوې دی خو مونږه ان شاء الله دا عزم کړے دے او دا Regulatory authority مو دے مقصد دپاره جوړه کړې ده چې مونږه د دې اصلاح اوکړو۔ لکه څنګه زمونږه رفعت اکبر سواتی صاحبه هم هغه طرف ته اشاره اوکړه او دوئی بله خبره دا اوکړه چې استاذان نه وی موجود، نو د دې مختلف وجوهات دی۔ بعضے ځایونو کښې داسې دی چې هغه رورل ایریا دی هلته د استاذانو کمے دے او کوم استاذان سپیکرصاحب، چې مونږه هغه ځائے ته ورکړو، بیا ځی نه هغه ځائے ته حاضری هغه ځائے کښې نه کوی۔ نو د هغې دپاره مونږه اوس پالیسئی کښې دا تبدیلی کوؤ چې د خپل یونین کونسل وائز خلق هغلته بهرتی کړو او هغوې له Relaxation ورکړو لکه څنګه مونږه مخکښې دا خبره د اسمبلی دغه نه پاس کړله چې مونږه Basic تعلیم د پی ټی سی دپاره، هغه مو میټرک اوګرځولو۔ نو دا مو کوشش دے پکښې چې د خپلے خپلے علاقے خلق وی پکښې۔ نو بیا به د استاذانو حاضری پکښې یقینی وی۔ جمشید خان صاحب چې کومه خبره اوکړه چې تعلیمی معیار ورځ تر ورځه غورځیږی او سکولونو کښې ټاټونه وغیره نشته، هغې دپاره هم مونږه فنډ مختص کړی دی او مونږه په اے ډی اوز باندې دا زور راوړے دے چې ټولو سکولونو ته فرنیچر او ټاټونه او د هغې د لیبارټری سامان وغیره، دا مهیا کړی۔ بشیر بلور خان چې کومه خبره اوکړله جی د میټرک ریزلټ په حواله باندې نو زه دے کښې یو رائے ورکوم تمام معزز اراکینو ته چې دا ټول زمونږه ملک دے، زمونږه بچی دی، زمونږه سکولونه دی، نو مونږ له پخپله هم زمه داری پکار ده جی چې زمونږه ایم پی ایز حضرات پخپله باندې ځی او په سکولونو باندې چهاپے غورزوی او باقاعده د هغې رپورټ محکمے ته راځی او باقاعده بیا مونږه په هغې باندې کارروائی کوؤ۔ لکه مونږه مخکښې هم د بعض معزز اراکینو په

وینا باندې د محکمې د افسرانو خلاف کارروائی کړی دی او هغه په ریکارډ باندې موجوده دی۔ او دا د سکندر حیات خان چې کومه خبره اوکړه هغه هم دغه رنګ د پرائیویټ سکولونو د رجحان باره کښې د استاذانو د نشت والی باره کښې، استاذانو کمې چې دے، مخکې هم د یو سوال په جواب کښې دا عرض ما کړے وو جی، د هغې یوه بنیادی وجه دا ده چې پنځو کالو نه بهرتی نه ده شوې، استاذان ریټائر شوی دی او د هغوئی ځایونه خالی پاتے شوې دی۔ بیا د هغې نه علاوه بعض استاذان مړه شوې دی وفات شوې دی او د هغوې ځایونه خالی پاتے شوې دی۔ اوس ان شاءالله مونږه دا کمې پوره کوؤ۔ رفعت اکبر سواتی صاحبه چې کومه خبره اوکړه چې ډیپارټمنټ والا د خپله قبله درست کړی، نو مونږه هم دا غواړو چې قبله زمونږه او د دوئی د ټولو درسته شی۔ خو دوئی ته هم دغه ذمه دارئی حواله کوم لکه څنګه چې دوئی دغه دا یو کیس ئے نیولے دے او هغه د اسمبلی د شروع کیدو نه په هغې باندې بحث شروع دے نو په هغې کښې هغه بله ورځ مونږه په هغې باندې میټنګ کړے دے باقاعده چئیرمین حبیب الرحمان صاحب موجود دې، هغوې ته ټول دغه معلوم دے، یو حد پورے دوئی ته اطمینان حاصل شوې دے په هغې خبره باندې۔ او دا خبره بله دوئی ډیره اهمه اوکړه په هغې باندې زه د دوئی شکریه ادا کوم چې مونږ له اردو لینګویج نو دا خو Already مونږه دلته کښې سرکاری ژبه ګرځولے ده، اردو ژبه او ټولے سمرئ چې ځی وزیر اعلیٰ صاحب ته منسټرانو ته، هغه په اردو کښې ځی۔ خه بله خبره چې دوئی کومه اوکړه جی چې نقلی ډګرئی، دا ورکولے شی، نو زما په خیال ایجوکیشن ډیپارټمنټ کښې داسې نه ده چې نقلی ډګرئی ورکولے شی۔ خلق د درے نه، د باړے نه او د یو ځائے نه د بل ځائے نه که راوړی نو نقلی ډګرئی به راوړی جی خو ډیپارټمنټ کښې داسې څه نشته دے جی چې نقلی ډګرئی ورکولے شی، او که چرے د دې ثبوت وی نو باقاعده مونږ د هغه خلقو خلاف، زه دا دلته وعده کوم جی چې د دغه خلقو خلاف به مونږه کارروائی کوؤ۔ نګهت اورکزئی صاحبه چې کومه خبره اوکړه د پیښور حالت زار باره کښې د ټاټونو، نو دا مخکښې ما خبره ذکر کړه چې زمونږه دا کوشش دے، د دے دپاره مو فنډ مختص کړے دے چې دا چهتونه، د سکول بلډنګونه، چرته چار دیواری

نشته، چرته څه کمې دے چې هغه برابر کړو۔ د پیر محمد خان صاحب دے خبرې سره زما مکمل اتفاق دے ، زه د دې بالکل خلاف یم چې استاد د په سیاست کښې ملوث وی یا د په سټیجونو باندې تقریرونه کوی۔ یونین د د هغوې وی، یونین خلاف نه یو۔ نظریاتی سیاست که څوک کوی لیکن په تعلیمی ادارون کښې سیاست، د هغې زه بالکل خلاف یم او دے خبرې سره زما بالکل اتفاق دے ، مونږه هم دا غواړو او زه د خپلو معزز اراکینو نه دا امید او طمع لرم چې دے باره کښې ښه ښه تجاویز مونږ ته راکړی ځکه چې مونږ د پاره وی آئی پیز زمونږه بچې دی۔ نو مونږه دا غواړو او استاذانو دپاره زمونږه چې کوم ټیچر ټریننګ دے ، په هغې کښې بنیادی طور داسې تبدیلی راولو چې واقعی استاد سره دا احساس وی چې دا بچی زما د پاره ټولو نه اهم دی، زما روزی او هر څه دے بچو سره دی او د ملک، معاشره او قوم او هر څه وابسطه، زمونږه د ملک او د قوم ترقی، هغه د دې سره وابسطه ده۔ نو دا زمونږ کوشش دے۔ دے کښې مونږه د خپلو ملګرو د مفید تجاویزو محتاج یو او دا خپله ژبه باندې، دے سره هم زما اتفاق دے چې خپله ژبه پکار ده۔ ټولو قومونو ترقی په خپلو ژبو کښې کړې ده او دا هغه زهنی غلامی ده زمونږه چې اوسه پورے مونږ باندې سوره ده او انګریزی خو یو لینګویج دے ، Knowledge نه دے علم جدا شے دے او ژبه جدا شې دے۔ دوه زره، اته سوه ژبے دی په دنیا کښې۔ پکار ده چې مونږ ټولے ژبے زیزده کړو لیکن خپلے ژبے ته اهمیت ورکول او په خپله به کښې تعلیم، دے سره زمونږ اتفاق دے۔ نو د قوم خپله ژبه ده او زمونږه ژبه د پښتو، دا ځکه خو بشیر صاحب، زه همیشه دپاره خبرې په پښتو کښې کوم۔ پښتو زمونږ ژبه ده، مونږ ته په هغې باندې فخر دے (*تالیاں*) او مونږه په هغې باندې خوشحالیږو۔ دا ،مونږه موروثی ژبه ده بل د مخلوط تعلیم کومه خبره اوکړله شانګله کښې نو دا اوس هغه مجبوری دلته راغله جی چې په دغه ایریا کښې د تعلیم ډیر کم دے او نه پیدا کیږی نو دے وجه نه کیدے شی بعض سکولونو کښې وی داسې، هغه به هم د دوئی په اجازت سره وی خو زمونږه دا کوشش دے چې د هغې ځائے خلق په هغې کښې بهرتی کړو او هغوئی ته هر قسم Relaxation ورکړو چې دا مسئله هم ختمه شی۔ عتیق الرحمان صاحب چې کومه خبره اوکړه د ټرانسفر باره کښې، نو دا یو

ډیر اهم ایشو دے سپیکر صاحب! مونږ ته خو مخکښې هم د ټرانسفر مسئله باندې دلته خو به د خبرې موقع ملاؤ نه شوه چې مونږ په هغې باندې جواب کړے وے، په هغې باندې باقاعده کمیټی جوړه شوه او څه اوشول او هغه ټولے خبرې مخے ته راغلې۔ خو زه ډیر افسوس سره دا خبره کوم چې دا ټرانسفر مونږ از خود نه کوؤ۔ دا زمونږ دغه Elected ممبران صاحبان مونږه ته راځی، هغوې په مونږه باندې ټرانسفر کوی۔ زمونږ ممبران صاحبان دلته کښې راشی، پرون هم ماته راغلې وو ټرانسفر دپاره یو آسانه خبره ده، د سی ایم نه relaxation راواخلی۔ که نه ورکوی نو هم خفا کیږی که چیف منسټر صاحب نه ورکوی نو هم خفا کیږی زمونږ ممبران صاحبان او که ورکړی نو هغه مسئلے مونږ ته جوړے کړی۔ مونږ چې جی د کوم کمې دے، په دېشپږومیاشتو کښې مونږ به نو هم ډیر څه کړی وو، هغه زه اوس وایمه چې اوسه پورے څه Achievementدی خو دا خبره ده جی چې مونږه دے ټرانسفرز داسې پهنساو کړی یو۔۔۔۔۔۔

<u>جناب عتیق الرحمان:</u> مطلب دا دے چې دا د سی ایم صاحب غلطی ده۔

<u>وزیر تعلیم:</u> نوے خو دا نه دی وائیلی جی چې دا سی ایم۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> دا Interference عتیق الرحمان صاحب، عتیق الرحمان صاحب، بار بار د ډسکشن اجازت نه دے جی۔

<u>وزیر تعلیم:</u> عتیق الرحمان یا بل ممبر صاحب راشی د چیف منسټر نه د هغې ری لیکسیشن دا وخلی او بیا په مونږ باندې ټرانسفر کوی۔۔۔۔۔۔

<u>جناب عتیق الرحمان:</u> زمونږ والا خو هغه پروپوزل هم پراته دی

<u>وزیر تعلیم:</u> په ټرانسفر کښې مونږه شپږ میاشتے مصروف اوساتلے شو۔زه اوس هم دا ریکویسټ کوم چې که دا مصروفیت که آئنده شپږ میاشتے نور وی نو بیا به هم مونږه په دغه څیز کښې مصروف یو۔ زمونږه ممبران حضرات چې راشی، هغوې له هم زمونږ په هغه حالت باندې هلته رحم ورشی څومره خلق دے ټرانسفر د پاره ولاړ دی۔ نو یو طرف ته خبره ده چې استاذان نشته او بل طرف ته دا مسله ده د ټرانسفرز۔ دے سره سره سپیکر صاحب، زه به په دې خبره هم لږه رڼړا اوغورځوم

چې اوسه پورے مونږه څه اوکړل؟مونږ راتلو سره سره ړومبنے کیبینټ اجلاس کښې دا فیصله اوکړه۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسټر صاحب! منسټر صاحب! د دې د پاره لوئے وخت دے بس ممبرانو ته۔۔۔۔۔

وزیر تعلیم: خبره ختمومه، دغه جواب ورکوم بس مختصر انداز کښې تعلیم مونږه مفت کړو او دے سره سره یونیفارم مونږه مفت ورکوو په پرائمری سطح باندې، دوه زره استاذان مونږه په دې شپږو میاشتو کښې بهرتی کړل پنځه کاله کښې چا بهرتی نه وه کړے۔ مارشل لاء دور، فوجی دور هم تیر شو، دوه زره استا ذان مونږه اوس په دې شپږو میاشتو کښې بهرتی کړل۔ تقریباً لس زره استاذان مونږ اوس بهرتی کوو۔ایس ای ټی ایک هزار جی بالکل تیار دی، پروموټ شوې دی هغه،دے سره سره ایلمنټری کالجونه مونږ دوباره کهولاوو۔47 پرائمری سکولز، 208 د پرائمری نه مډل ته، 200 د مډل نه هائی ته،200 دهائی نه سیکنډری ته، دے سره سره مونږه چوبیس کالجونه کهلاوو جی، آتهـ مردانه اور سوله زنانه اور اے پی ایف نه مونږ اته نور کهلاوو، نو دے سره به دا ټول تعداد بتیس کالجونه شی۔د خواتین یونیورسټی قیام مونږه کړے دے ، تعلیمی ورکشاپ په هغې باندې باقاعده یو تعلیمی پالیسی، په هغې کښې به زمونږ د ایم پی ایز حضرات، دا ټول به Involve وی۔ د دوئی په مشورے سره به وی۔ بل ایجوکیشن کمیشن شریعت بل کښې چې کوم مونږه پاس کړے دے جی، هغه جوړوو نو دا ټولے خبرې به ورسره هغوې ته کوو ان شاء اللّٰه، ویب سائیټ باندې دا ټول سکولونه مونږه اچولی دی۔ هر معزز ممبر زمونږه په کمپیوټر باندې، په انټرنیټ باندې خپل سکول او د هغې تمام تفصیلات کتلے شی۔ داصرف ایجوکیشن ډیپارټمنټ خصوصیت دے چې دا ټول ئے په هغې باندې اچولے دی، اوس دے سره سره زه عرض کوم خپل معزز اراکینو ته چې هغوې د خپلے کټ موشنز واپس واخلی او مونږه ته د دې اجازت راکړی۔

جناب سپیکر: مشتاق احمد غنی صاحب زما په خپل خیال۔۔۔۔۔

جناب پیر محمد خان: زما خیال دے یونیفارم خبره تا سو نه هیره شوه۔ د دې سکولونو د واړو او د زنانو د یونیفارم دا خبره که دوی توجه اوکړی۔

وزیر تعلیم: پیرمحمد خان صاحب د خبره اوکړه، زما د دې خبرې سره هم اتفاق دے بالکل۔ پکار نه دی چې دا سې زیوراتو سره دے راځی۔

جناب سپیکر: مشتاق احمد غنی صاحب۔

جناب مشتاق احمد غنی: آنریبل منسٹر صاحب کی طویل ترین Clarification کے بعد میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Thank you Mr. Jamshed Khan Sahib!

جناب جمشید خان: دا نوی اپ گریډیشن چې شه دی، دے کښې خو زما بالکل هیڅ شه نشته جی، دے نوے سکولونو جوړیدو کښې حصه شته۔ خو د منسټر صاحب دا یوه خبره ډیره ښه ده چې مونږه بهرتی کوو نو هغه به د یونین کونسل په سطح باندې کوو ان شاء الله که د دې سره که زمونږه چې فائده اوشی نو ښه به وی۔ زه واپس اخلم۔

جناب سپیکر: بشیر احمد بلور صاحب

جناب بشیر احمد بلور: منسټر صاحب د گھوسټ سکولونو باره کښې شه خبره او نه کړه چې دوی به په هغې باندې شه ایکشن اخلی؟ او آیا اوسه پورے شه ایکشن ئے اغستې دے که نه دا تاسو ته به یاد وی چې مونږ Last اسمبلئی کښې یو کمیټی جوړه کړې وه چې هغه هزاره کښې تقریبا کروړونو روپو Ghost سکولونو، هغه حاجی عدیل قیادت لاندے-----

جناب سپیکر: په پښتو کښې د غه سکولونه، بهوت سکولونه اووایه۔

(قہقہہ)

جناب بشیر احمد بلور: بهوت سکولونه، دا سې سکولونه چې هغې کښې خلق نه وی

(شور)

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب بشیر احمد بلور: هغې باره کښې مخکښې دلته یو کمیټی۔۔۔۔۔۔

جناب انور کمال: جناب سپیکر! بهوت سکولونه، دا خو اردو لفظ دے د پیریانو سکولونه یادوی پکښې۔

(قہقہہ)

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: نه، شیطانی سکولونه، د دې ترجمه شوه، شیطانی سکولونه،

جناب بشیر احمد بلور: بالکل، دا داسې چل دے چې دا مسلسل خبرې دی هغه مونږ پښتو کښې، انګلش کښې هم وایو، اردو کښې هم وایو داسې پابندی نشته چې هغې باندې تاسو خواه مخواه داسې خبره کوئی۔زما مطلب دے چې هغوې باره کښې چې اوس خبره اوکړه هغه یو کمیټی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اصل کښې منسټر صاحب په هغه وخت کښې یعنی مطلب دا دے چې په دغے باندې پوهیدلے نه دے ګنی هغه خو د یوے یوے نکتے جواب ورکوو۔

جناب بشیر احمد بلور: او بل دا چې ما دا هم ریکویسټ کړے دے خپل تقریر کښې چې دوئی یو یونیفارم ورکوی او دوئی دا کوم سکولونه ته، ماشومان ته په کتابونه ورکوی؟ پکار دا چې دے کښې دا لوکل ایم پی اے خواه مخواه انوال کړے شی چې دا هغه صحیح خلقو ته ملاؤ شی، دے باره کښې هم یوه خبره نه ده کړے او باوجود د دې نه او بیا دوئی وائی چې مونږ تعلیم ډیر عام کړو، زه به افسوس کوم چې دوئی پخپله بجټ کښې وائیل چې سینتالیس پرائمری سکولونه به کهلاوئی ټول صوبه کښې نو هغې کښې به څه تعلیم عام کیږی خو خیر دے هغې باوجود مونږه دا کټ موشن واپس کوو۔

جناب سپیکر: ډیره مهربانی۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: ما ته خو یو پوټے اجازت راکوئی کنه۔ وزیر صاحب په پښتو کښې خبرې اوکړے او اسو دلته کښې اردو کښې لګیائی خپل کارونه کوئی۔خپله ژبه کښې خبره کوئی کنه۔

Mr.Speaker:Mr.Sikandar Hayat Khan'M.P.A.please Mr. Sikander Hayat Khan.

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر ! منسٹر صاحب د وضاحت نه پس زه دا خپل کټ موشن واپس اخلم خو صرف یو عرض کومه چې دوی اووئ چې دا ایک لاکھ ،ستر هزار ملازمین دی او ایک لاکھ ،ستر هزار مسائل دی ، په دغه شے باندې مونږه پوهه نه کړو آیا دوی دغه مسائل وائی او که نه څه نور څه دلته دغه کوی

جناب سپیکر: رفعت اکبر سواتی صاحبہ

محترمہ رفعت اکبر سواتی: تھینک یو مسٹر سپیکر سر! میں اپنی کٹ موشن تب واپس لوں گی جب مجھے منسٹر صاحب دو باتوں کی یقین دہانی کرائیں ایک تو اس Effective regulatory authority, ہے اس کا ذکر نہیں آیا۔ پلیز اس کو Constitute کر رہے ہیں یا نہیں کر رہے ہیں؟ غور کر رہے ہیں، for god sake غور، اور دوسری بات میری جو ہے sir cross talk ہو رہی ہے بہت۔ مسٹر سپیکر سر! مسٹر سپیکر سر!

جناب سپیکر: جی

محترمہ رفعت اکبر سواتی: میں آپ کی توجہ چاہتی ہوں نا سر۔

جناب سپیکر: جی، Already آپ کی طرف توجہ ہے۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: سر! Cross talk اتنی چل رہی ہے، کیا کریں؟ آپ ڈانٹتے ہی نہیں ہیں نا

جناب سپیکر: جی

محترمہ رفعت اکبر سواتی: دوسری بات جو بہت اہم ہے ایک تو میں ایجوکیشن کی Effective Regulatory Authority کی بات کر رہی ہوں اور دوسرا، پلیز، اگر آپ کالجز کو یونیورسٹی بنا رہے ہیں تو برائے مہربانی جو under graduates ہیں، ان کے لئے فوراً کوئی Funding کریں، ان کے لئے کالجز بنائیں ۔ یہاں Already صوبے میں انسٹیٹیوشن کی اور کالجز کی اتنی dearth ہے کہ وہ کہاں جائیں گے؟ آپ بتائیں آپ کے پاس انتظام ہے؟ یا وعدہ کریں ہاوس کے سامنے کہ آپ ان کے لئے انتظام کریں گے تو میں واپس لیتی ہوں۔

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): جناب سپیکر! زما خیال دے رفعت اکبر سواتی صاحبه توجه نه وه زما خبرو طرف ته۔ ما خو د هغه ریگولیټري اتهارټي ذکر هم اوکړواو دا چې کوم مسئله دے را اوچته کړې وه ،تذکره مے هم اکړه۔ په هغه باندې مونږه بله ورځ میټنگ هم کړے دے او دے سره سره دا د خواتین یونیورسټي مونږ خو ځان له علحیٰده یونیورسټي جوړوو،دا نه چې د کالجونه دغه۔۔۔۔۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی صاحبہ: نہیں سر،فرنٹیئر ویمن کالج کو Up-grade کر کے یونیورسٹی کیا جارہا ہے اور اس کے Under graduates کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔اسی طرح خیبر میڈیکل کالج کو یونیورسٹی کیا جارہا ہے بلکہ اب تو گندھارا یونیورسٹی کے بھی Working پہ کچھ کر رہے ہیں۔وہی جیسے میں نے کہا کہ آگے بھاگ پیچھے چھوڑ،تو سر؛ان Under-graduates کا کیا بنے گا؟ ہم تو ان کیلئے کالجز نہیں کھولیں گے، ہم تو Institutions نہیں کھولیں گے۔آپ نے بجٹ میں بھی ان کے لئے کچھ نہیں رکھا ہے تو سر، میں ایک genuine بات کر رہی ہوں۔آپ مجھے بتائیں وہ بچے، بچیاں کہاں جائیں گی، کہاں بھیجیں گے، As under-graduates کون سا کالج ان کو لے گا؟ تو آپ ان کے لئے کوئی انتظام کریں سر۔آپ ہی جواب دے دیں۔میں ایک Genuine بات کر رہی ہوں۔

وزیر تعلیم: هغې د پاره خو مونږ انتظام کوؤ کنه۔ د چوبیس نه بتیس کالجونه مونږ کهلاوؤ۔ ما خو مخکښې دا خبره ذکر کړه۔ مونږه هاؤس ته دا درخواست کوؤ چې د دوئ کټ موشن واپس واخلي۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: اگر آپ ایڈمٹ کرتے ہیں کہ ان بچوں کو جب اس انسٹی ٹیوشن کے یونیورسٹی لیول پہ جانے سے وہ انسٹی ٹیوشن چھوڑنا پڑے گا تو انہیں ان کالجز میں جگہ ملے گی، تو میں اپنا کٹ موشن واپس لیتی ہوں کیونکہ یہ بہت اہم مسئلہ ہے، تھینک یو۔

جناب سپیکر: مسز نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں واپس لیتی ہوں جی۔

جناب سپیکر: پیر محمد خان صاحب۔

جناب پیر محمد خان: زۀ د دوئ د یقین دهانی نه پس خپل کټوتی واپس اخلم۔

جناب سپیکر: مسٹر عتیق الرحمان، ایم پی اے۔

جناب عتیق الرحمان: جی ما ته ئے هغه سرکاری زمکے په باره کښې څه خبره او نه کړه Minister concerned غائب، چرته کښې شته؟ مهربانی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: منسټر صاحب! آنریبل ایم پی اے وائی د هغه سرکاری زمکه چې چا قبضه کړے وه، د هغې په باره کښې را ته څه او نه وئیل۔

جناب عتیق الرحمان: هیڅ یقین د هانی د او نکړه۔

وزیر تعلیم: هغه سرکاری زمکه چې قبضه شوې ده جی، هغې کښې باقاعده مونږ ډی۔سی۔او سره خبره کړے ده۔ په هغې باندې کورټ فیصله هم کړے ده۔ هغه ډی۔سی۔او سره خبره کړے ده، مونږ به دوباره د هغې تحقیقات اوکړو چې څه شوې؟

جناب عتیق الرحمان: سر! د دې خلور میاشتو نه خبره شوې ده نور هیڅ څه دغه پرے نه دے شوې ټهیک شو سر، زۀ ستا سو په هغه باندې واپس اخلم۔

Mr. Speaker: Since, all the Honorable members have withdrawn their Cut motion on Demand no.12, therefore the question before the house is that Demand No. 12, may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted. The honorable Minister for health, NWPF to please move his Demand no. 13. Honorable Minister for Health, NWFP, please.

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): شکریہ، جناب سپیکر بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ -/Rs.2,641,131,000 (دو ہزار، چھ سو اکتالیس ملین، ایک سو اکتیس ہزار روپے) سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2004ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران صحت عامہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the house is that a sum not exceeding Rs. 2,641,131,000/-(Rupees two thousand, six hundred

forty one million, one hundred thirty one thousand only) be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th, June 2004 in respect of 'Health'"

Cut motion on Demand No. 13... Mr. Mushtaq Ahmad Ghani, M.P.A to please move his cut motion in Demand No.13

جناب مشتاق احمد غنی: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ میں پانچ کروڑ روپے کی کٹ موشن مطالبہ زر نمبر 13 کیلئے Move کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion moved that the total grant be reduced by Rupees five crore only. Mr. Jamshed Khan, M.P.A to please move his Cut motion on Demand no. 13. Jamshed khan, M.P.A, please.

جناب جمشید خان: په ډيمانډ نمبر 13 باندې زه تين سو روپو کټ موشن پيش کوم۔

Mr. Speaker: The motion moved that the total grand be reduced by Rs. 300/- only. Mr. Abdul Akbar khan, M.P.A, to please move his Cut motion on Demand No. 13. Mr. Abdul Akbar khan, M.P.A, please.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں دوسو پچاس روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion moved that the total grant be reduced by Rs. 250/- only. Mr. Sikander hayat khan, M.P.A, to please move his cut motion on Demand no. 13. Mr. Sikandar hayat Khan, M.P.A, please.

Mr. Sikandar hayat khan: I beg to move a Cut motion of Rs. 200/- on Demand No.13

Mr. Speaker: The motion moved that the total grant be reduced by Rs. 200/- only. Mr. Bashir Ahmad Bilour, M.P.A, to please move his Cut motion on Demand No.13. Mr. Bashir Ahmad Bilour, M.P.A, please.

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپيکر صاحب! زۀ دے ډيمانډ کښې ايک سو گيارہ روپو کټ موشن پيش کوم۔

Mr. Speaker: The motion moved that the total grant be reduced by Rs.111/- only. Mr. Ameer Rehman, M.P.A, to please move his cut motion on Demand no.13. Mr. Ameer Rehman, M.P.A please. (Absent, it lapses). Mrs. Nighat yasmin Orakzai, M.P.A, to please

move her cut motion on Demand No. 13. Mrs. Nighat yasmin orakzai, M.P.A, please.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک مسٹر سپیکر۔ میں سو روپے کی کٹ موشن پیش کرتی ہوں ڈیمانڈ نمبر 13پر۔

Mr. Speaker: The motion moved that the total grant be reduced by Rs. 100/- only. Mrs. Riffat Akbar Swati, M.P.A, to please move her cut motion on Demand no.13

Mrs. Riffat Akbar Swati: Thank you, Mr. Speaker Sir, I move my cut motion for Rs.50/- on Demand No.13.

Mr. Speaker: The motion moved that the total grant be reduce by Rs. 50/- only. Mr. Zar Gul khan, M.P.A, to please move his cut motion on Demand No. 13. Mr. Zar Gul Khan, M.P.A, please.

جناب زر گل خان: مهربانی سپیکر صاحب، ډیمانډ نمبر 13 باندې زۀ د دس روپے کٹوتی پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion moved that the total grant be reduce by Rx.10/- only. Mr. Pir Muhammad Khan, M.P.A, to please move his cut motion on Demand No.13. Mr. Pir Muhammad Khan, M.P.A, please.

جناب پیر محمد خان: شکریه ۔ جناب سپیکر صاحب زه په ډیمانډ نمبر 13 کښې پانچ روپے کٹوتی تحریک پیش کوم۔

Mr. Speaker: the motion moved that the total grant be reduced by Rs. 5/- only. Mr. Attiq-ur-Rehman, M.P.A, to please mo9ve his cut motion on Demand No.13. Mr. Attiq-Ur-Rehman , M.P.A, please.

جناب عتیق الرحمان: جناب سپیکر! زۀ ډیمانډ نمبر 13 کښې، دوۀ روپو کٹوتی تحریک پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion move that the total grant be reduced by Rs.2/- only. Mushtaq Ahmad khan, M.P.A, please.

جناب مشتاق احمد غنی: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ جناب، یہ محکمہ تعلیم اور پولیس کے بعد تیسرا بڑا محکمہ ہے اور اس کی بہت بڑی گرانٹ ہے اور اتنی خطیر رقم صرف کرنے کے باوجود اگر آپ دیکھیں بی۔ای۔یوز اور ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہاسپٹلز میں غفلت اور نااہلی کا ہر روز مظاہرہ نظر آتا ہے۔ ان ہسپتالوں میں جناب والا،

دوائی اسی شخص کو ملتی ہے جو Already دوا خریدنے کی استطاعت رکھتا ہے یعنی وی۔آئی۔پی کو تو Through back doors اور Chits کے اوپر مارکیٹ سے Medicine مل جاتی ہیں لیکن جو صحیح مستحقین ہیں، ان کو ہسپتالوں سے ادویات نہیں ملتیں اور ان کے رویئے بھی مریضوں کے ساتھ اچھے نہیں ہوتے ہیں۔ مریضوں کی عام Complaints ہیں ہر ہاسپٹل کی کہ وہاں ان کے ساتھ اچھے رویئے کا اظہار نہیں کیا جاتا۔ جناب! Recently ایبٹ آباد میں ایک واقعہ ہوا ایوب میڈیکل کمپلیکس میں، ایک ڈاکٹر کا بہیمانہ قتل ہوا اور اس پہ سارا شہر سراپا احتجاج تھا کہ یہ زیادتی ہوئی ہے اور اس ملزم کو گرفتار ہونا چاہیے جس نے ہاسپٹل کے اندر جا کر ایک ڈاکٹر کا قتل کیا تھا لیکن جناب، اس کا Reaction یہ ہوا کہ ہاسپٹل کے اندر مسیحوں نے وارڈوں میں داخل مریضوں کو ٹھڈے مار مار کر (لاتیں مار کر) باہر نکالا اور ثبوت میں مہیا کر سکتا ہوں جناب، کہ ہسپتال کے دروازوں پہ تقریباً بیس لوگوں نے دم توڑا جو ہاسپٹل تک آئے، ان کو اندر داخلہ نہیں دیا گیا۔ کئی بچوں کی زچگی ہسپتال کے دروازوں پہ ہوئی اور اس حد تک وہاں ناانصافی ہوئی ہے کہ مریضوں کو گالیاں تک دے کر وارڈوں سے باہر نکالا گیا ہے۔ تو اس محکمے کے لئے میں نہیں سمجھتا کہ اتنی بھاری گرانٹ منظور کی جائے، اس لئے میرا اس پر Stress رہے گا کہ ان سے پانچ کروڑ کی کٹوتی کی جائے۔

Mr. Speaker: Thank you very much. Mr. Jamshed Khan, M.P.A.

جناب جمشید خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ، جناب سپیکر! -----

جناب شاد محمد خان: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

جناب سپیکر: شاد محمد خان۔

جناب شاد محمد خان: سپیکر صاحب!عرض دا دے چې تاسو ډیر زوړ Parliamentarian یئ جی، تجربه مو شته، زه پاڅم نو دا ټول هال ما پسے داسې خوشحاله خوشحاله وی۔ دا ولے؟ د دې به نور څه مطلب وی؟ (تالیاں) دا بحث چې دے نو دا ډیر خشک دے نو مهربانی اوکړئی نن وخت باندې شروع دے ساړهے نو بجے نه نو دا Tea-break اوکړئی چې دا خلق ورته فریش شی بیا او بیا کوؤ۔ دا ختمیږی نه۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: تاسو پخپله شاد محمد دې هال ته پاؤ باندې په یولس بجے راغلئی۔ تاسو صرف پینځه لس منټه ساعت اوشو۔۔۔۔

جناب شاد محمد خان: نه جی، زه پونے چھ بجے رارسیدلے یم۔

جناب سپیکر: خه! جمشید خان صاحب!

جناب جمشید خان: شکریه، جناب سپیکر۔ په هیلته ډیپارټمنټ کښې۔۔۔۔

جناب سپیکر: د دې په ځائے که دا ریکوئسټ د کړے وے چې دا چا کټ موشن پیش کړی دی، مطلب دا دے که دا Withdraw کړو نو۔۔۔۔

جناب جمشید خان: جناب Preventive measures جی برائے نام دی۔ د څو کالو نه هیپاټائیټس "بی" او "سی" چې چا به پیژندو هم نه، دا دومره عام دی چې وبائی شکل ئے اختیار کړے دے۔ دغسې ملیریا چې هغې باندې څومره پیسے اولګیدے، څومره Campaign اوچلیدو خو ملیریا خو دومره عامه شوې ده چې د هغې هډو څه سر نشته۔ دغسې د برسات په موسم کښې زمونږ په علاقو کښې Diarrhea شروع شی، د هغې د پاره زمونږ څه پروګرام نشته۔ دغسې دوئ د ټریننګ او ریسرچ د پاره 03 کروړ، 71 لاکھ 08 هزار، 02 سو چار روپۍ مختص کړی دی نو چې په ټریننګ او ریسرچ کښې دوئ څه کړے دی تر اوسه پورے د Mental hospital مینټل هسپتال کارکردګی هم غیر تسلی بخش ده چې څوک هلته هغه خپل مریض لږلے هم نه شی، هلته ورسره داسې سلوک کیږی۔ ډرګ کنټرول محکمه هم برائے نام ده چې په بازار کښې دوه نمبر دوایانے خرڅیږی او د هغې هډو څه تپوس نشته۔ نو دے وجه باندې دوئ له دا فنډ ورکول، زما په خیال انصاف به نه وی۔

جناب سپیکر: جی!

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: جناب سپیکر صاحب! پیر محمد صاحب کا مطالبہ ہے کہ دس بجے ہمیں چائے پلائی جائے۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان صاحب، عبدالاکبر خان صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! ډیمانډ باندې تقریر نه مخکښې زۀ جناب سپیکر، تاسو Constitution Article 122 اوګورئ۔

جناب سپیکر: 122یعنی ایک سو بائیس۔

جناب عبدالاکبر خان: او جی۔ "So much of the Annual Budget Statement as relates to the expenditure charged upon the Provincial consolidated fund may be discussed in, but shall not be submitted to the vote of the Provincial Assembly". ټهیک شو جی؟ بیا سیکنډ دے جی۔ "So much of the Annual Budget Statement ----

Mr. Speaker: "As relates of other expenditure" -----

Mr. Abdul Akbar Khan: Yes. "As relates to other expenditure shall be submitted to the Provincial Assembly in the form of demands for grants, and that Assembly shall have power to assent to, or to refuse to assent to, any demand, or to assent to any demand subject to a reduction of the amount specified there-in".

جناب سپیکر! دوئمه لاره دا ده چې ګورنمنټ به ډیمانډ آف ګرانټس راوړی څنګه چې مونږ دا دے اوس پرے لګیا یو، ډسکشن کوو۔ اوس جناب سپیکر، زۀ هم دے Constitution لاندې چې کوم رولز جوړ شوې دی، رول 137(3), 137(3):- " Each demand shall contain a statement of the total grant proposed and statement of the detail estimate under each grant divided in two items". مطلب دا دے چې هر یو ډیمانډ چې راځی هغه به د هر یو ځان ځان له، د هر یو خبرې چې کوم دے نو دغه لیکلی شی څنګه چې دا نور ډیمانډز کښې راغلل اوس جناب سپیکر، دوئی چې کوم ډیمانډ اوس واغستو، 'Thirteen' هیلتھ باندې، دیکښې ما سره تقریباً کم از کم په کروړونو روپئ دی چې د هغې هیڅ ذکر نشته دے دے ځائے کښې۔ دا Page-27 که تاسو اوګورئ، دیکښې صرف دغه شته 'Budget Estimates 2002-2003' شته، '2003-2004' نشته۔ آخر کښې هر یو دغه چې ئے کړے دے جناب سپیکر، یو پاڼړے باندې دغه نشته صرف آخر کښې ټوټل ئے کړے دے چې دا دومره پیسے دی هیڅ Detail نشته۔ دا هیڅ Detail نشته۔ هیڅ Detail نشته جناب سپیکر، منسټر څه ډیمانډ کوی؟ که دا سې چل وی نو بیا خو د ګورنمنټ د ټول ډیمانډز په ځائے باندې یوه خبره اوکړی چې اکاون ارب روپو بجټ دے او بس هغه مونږ ته

راکړئ۔ Constitution کښې جناب سپیکر، چې دا آرټیکل راغلې دے، رولز کښې چې دا Provision راغلې دے نو د دې مطلب دا دے چې د دې صوبے هر یوه پیسه چې کومه ده، هغه به هله دے حکومت ته ملاویږی چې تر څو پورے دے اسمبلئ ممبرانو ته چې دا د عوامو نمائندګان دی، هغوې ته پته او نه لګی چې دا پیسه به په څه خرچ کیږی؟ دا خو آسان کار دے، هر یو ډیپارټمنټ به وائی چې یو ارب روپئی ما له راکړئی او بیا زما خوښه ده چې زۂ ئے څنګه خرچ کوم۔ نه، هغه به د یو ارب روپو Detail لیکی۔ Jananb Speaker! This demand, is against the constitution, and I hope that the Minister will with draw and will correct it.

Mr. Speaker: Minister for Health please.

جناب عنایت اللہ(وزیر صحت): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ د دې اسمبلئی نه په 1999ء کښې چې کله سردار مهتاب چیف منسټر وو، هغې کښې یو قانون پاس شوې وو او هغه 'Medical and Health Institutions Reforms Act' وو۔ په هغې کښې هسپتالونو ته اټانومی ورکړې وه، خود مختاری، او د 'خود مختارئی مطلب دا وو چې په، او دے اسمبلی پاس کړے وو دا قانون چې دا هسپتالونو ته به حکومت Single line figure ورکوی اګرچه په تیر شوی بجټونو کښې دا نه ده Follow شوې او دا هسپتالونه په دننه Totally خود مختاره وی چې خپل فنډز او د خپل فنډز management به پخپله باندې اوکړی۔ د هغې قانون لاندې دا درے واړه هسپتالونه، ټیچنګ هاسپټلز چې دی، Autonomous Bodies دا خود مختار دی۔ د وئی ته مونږ Single line figure ورکړے دے او دغه Single line figure هغوې پخپله باندې د هغې د خپلو ضروریاتو مطابق تقسیم کوی۔

جناب عبدالاکبر خان: دا خو جی بس ډیره اهم خبره شوه جی۔آیا ایکټ Constitution باندې د پاسه دے؟قانون و آئین د پاسه دے؟ که قانون د آئین نه لاندې وی نو بیا خو آئین به Prevail کوی۔نو جناب سپیکر!که Even دے اسمبلی یو ایکټ پاس کړو،غلط ایکټ ئے پاس کړو، Constitution هغه نه شی Over –ride کولے۔ دا رولز چې تاسو جوړ کړی دی، تاسو دا د آرټیکل 67 لاندې جوړ کړے دی۔ تاسو آئین د لاندې جوړ کړی دی۔ دا آئین دے ،Autonomous bodies که هر څه شے شو صبا خو به ګورنر هاؤس وائی چې زما،هغه خو لا بیا هم دغه کیدې شی

ځکه چې Charged expenditure دے ، هغه به وائی زما دا Detail مه راوړئی ، چیف منسټر هاؤس به وائی چې زما دا Detail به هم نه راوړئی۔ بل ډیپارټمنټ به وائی زه هم Autonomous یم، زما Detail هم مه راوړئی۔ جناب سپیکر! Act is subservient to the Constitution. Act cannot over ride the Constitution.

جناب سپیکر! دا خو په خپله منسټر صاحب منی چې تر اوسه پورے نه دی شوې۔ Even د ایکټ د پاس کیدو باوجود ځکه نه دی شوې چې پروس کال بجټ کښې چې دا خو به 1999 ء کښې پروس کال بجټ د Revised هغه 2002-03 شته، ولے څه چل اوشو، ایکټ دوئی وائی چې 1999 کښې پاس شوې دے ،ولے پروسګنی کښې نشته؟

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب به اوس دا ګوری۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه ،دا نه ګورمه۔هسې دا مو کتل چې په پولیس باندې کوم دغه راغلے دے ، په هغې کښې دوئی اوچته کړے وے۔

جناب عبدالاکبر خان: پولیس نه وو کنه جی۔

جناب سپیکر: څنګه نه وو؟

جناب عبدالاکبر خان: پولیس، دا شے نه وو۔ ما چې تاسو ته Anomaly یاده کړل، دا پولیس کښې نشته۔ بل یو ډیپارټمنټ کښې نشته۔ It is only in the Health . It is only and only in the Health.

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر خزانہ): جناب سپیکر صاحب! محکمہ صحت سے انسانی جانوں کا ایک واسطہ ہے اور یہ ایک انتہائی Sensitive حساس ادارہ ہے اور مسئلہ ایسا ہے کہ جس میں اگر کچھ لمحوں کے لئے بھی تاخیر ہو جائے تو انسانیت کو خطرہ ہو سکتا ہے۔ میں ان کے دلائل سے Agree کرتا ہوں لیکن بہر حال اس اسمبلی کے اندر ایک مثال موجود ہے تو یہ عین ممکن ہے کہ سیشن کے اختتام پہ یا کسی مناسب لمحے پہ ان کی جو Reservations ہیں آئین کے حوالے سے، رولز کے حوالے سے اور اسمبلی کے فیصلے کے حوالے سے،اس بات پر پورا ایوان ان کا ساتھ دے، بہر حال اس وقت چونکہ بجٹ سیشن ہے اور صحت کے حوالے سے بات ہو رہی ہے تو Kindly میں درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اپنا۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں میں بھی تو بجٹ کے متعلق ہی بات کر رہا ہوں جناب سپیکر، میں تو کوئی اور بات نہیں کر رہا ہوں۔ میں تو چوک یادگار کی تقریر نہیں کر رہا ہوں (قہقہے) جناب سپیکر! میرا مطلب یہ ہے کہ اگر یہ Trend نکل گیا۔ ایک دوا اور ڈیپارٹمنٹس میں بھی یہ ہے وہ اس کے بعد آئے گا تو اس وقت میں بولوں گا جناب سپیکر، لیکن انہوں نے تو ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال کا بھی نہیں لکھا ہے۔ جو ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال میں خرچہ ہو رہا ہے، اس کا بھی ذکر نہیں ہے۔

ایک آواز: کوئی وجہ ہو گی۔

جناب عبدالاکبر خان: کوئی وجہ نہیں ہے۔ وہ Non –Salary account ہے۔

سینیئر وزیر خزانہ: جناب سپیکر صاحب! ہر چیز کا معلوم ہے، تنخواہوں کا بجٹ معلوم ہے، ایڈمنسٹریشن کا بجٹ معلوم ہے۔ اس کے علاوہ جتنا اور بھی ہے تو وہ مریضوں پر اور ان کے ویلفیئر پر خرچ ہوتا ہے۔ لہٰذا ان کی بات صحیح ہے کہ ان کی تفصیلات آنی چاہئیں۔ ان کی معلومات میں اضافہ ہونا چاہیئے۔ لیکن گزشتہ سے پیوستہ سیشن کو اپنے لئے ماڈل بنا کر انہوں نے ایک مجموعی خرچہ شامل کیا ہے۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر: بشیر احمد بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپکر صاحب! زمونږ منسټر صاحب ډیرے ښکلے خبرې کوی او ډیر داسې په مینه کوی چې سړے ورته جواب نه شی ورکولے خو دا ده چې یو شے Constitution او ستاسو رولز کښې وی نو پکار دا ده چې هغه باندې عمل اوکړے شی۔ دا د Pending کړی او بیا خیر دے ،وقفے نه پس د بیا جواب ورکړی۔ خپل سیکرټریانو نه د تپوس اوکړی چې دا ولے داسې شوې دی؟ لږه هغوې ته هم پته اولګی چې دا څه ان پړها خلق نه دی۔ ناست اسمبلی کښې دی، دوئی به څه وائی خلق به داسې منی۔ دا پوائنټ آؤټ شوې دے۔دوئی د ټی بریک نه پس خپل سیکرټریان د دا او غواړی چې تاسو ولے دا داسې کړے دے ؟ کیدے شی هغوې سره څه جواز وی۔هغه جواز د مونږ ته راکړی مونږ په ئے اومنو داسې څه خبره خو نه ده جی۔

سینیئر وزیر خزانہ: جناب سپیکر! میں ان سے Agree کرتا ہوں بے شک کسی بھی لمحے میں وہ ساری تفصیلات طے کرلیں۔ لیکن وقت کی بچت کی خاطر اگر اس کو ہم چلائیں اور اس کی اس وقت منظوری دیں تو اس میں ایوان کا اور عوام کا فائدہ ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! Next demand لے لیں، اس کو بعد میں کرلیں، کوئی فرق تو نہیں پڑتا۔ آج ہی پاس کرلیں گے۔

سینیئر وزیر خزانہ : آج ہی کرلیں گے۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں آج ہی کرلیں گے۔

جناب سپیکر: میں استدعا کروں گا کہ ڈیمانڈ کو آپ Carry on کریں، وہ آپ کو Detail دیں گے ۔Detail دیں گے۔ Detail دیں گے۔ہاں، وہ Detail دیں گے آپ کو۔جی، عبدالاکبر خان صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! بس زما خو هم دغه پکښې خاص۔۔۔۔

جناب محمد ارشد خان: دا Detail به جی یو اځې د وئی ته ورکوی که ټولے اسمبلی ته به بنائی۔

جناب عبدالاکبر خان: ټولو ته به بنائی۔

جناب محمد ارشد خان: ټول هال ته به بنائی۔

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں اس پر کافی بولنا چاہتا تھا لیکن جناب سپیکر، پھر وہی بات ہے کہ ہمیں ڈسٹرکٹس کا پتہ نہیں ہے۔ ہمیں صرف یہ پتہ ہے کہ ایک سو بائیس کروڑ روپے یہ دے رہے ہیں پشاور کے اندر جو ہسپتال ہیں، ان کو اور دو سو چونسٹھ کروڑ روپے ان کا سارا بجٹ ہے۔ دو سو چونسٹھ کروڑ روپوں میں سے وہ ایک سو بائیس (122) کروڑ روپے پشاور میں خرچ کر رہے ہیں۔اس کا مطلب یہ ہے کہ سارے صوبے میں سو (100) کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔جناب سپیکر! یہ بھی زیادتی ہے۔اسی لئے تو ان ہسپتالوں پر رش بڑھ گیا ہے۔اسی لئے تو ان ہسپتالوں میں لوگوں کو بیڈز نہیں مل رہے ہیں، اس لئے تو ہسپتالوں میں Congestion ہے۔اس کی وجہ یہی ہے کہ ڈسٹرکٹ کے جو ہسپتال ہیں، وہاں پر یہ خرچ

نہیں کر رہے ہیں، وہاں پر یہ Facilities نہیں دے رہے ہیں تو مجبوری کے تحت لوگ یہاں آ رہے ہیں، پراونشل کیپیٹل کو آرہے ہیں اور اس لئے یہاں کے ہسپتالوں میں رش بڑھ رہا ہے۔ رورل ہیلتھ سنٹرز اور بی ایچ یوز کو تو چھوڑیں جناب سپیکر، وہاں تو آپ کو گولی بھی نہیں ملے گی، اس لئے جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker</u>: Order please.

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: اگر یہ ان فنڈز کی منصفانہ تقسیم کر لیں اور ڈسٹرکٹس کو بھی فنڈز دے دیں، ہم نہیں کہتے کہ پراونشل ہسپتال کو یہ بڑے بڑے ہسپتال ہیں، صوبے کے یہ بڑے بڑے ہسپتال ہیں، ان کو بھی دے دیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ جو ڈسٹرکٹس ہیں، جو رورل ایریاز میں ہسپتال ہیں، ان کو بھی پیسے دے دیں۔ لیکن ہمیں تو کوئی پتہ نہیں کہ مردان ڈسٹرکٹ ہیڈ کورٹر ہسپتال میں کتنا خرچ ہو رہا ہے، ہمیں کوئی پتہ نہیں کہ بونیر ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں کتنا خرچ ہو رہا ہے؟ ہمیں کوئی پتہ نہیں کیونکہ کسی ڈسٹرکٹ کا بھی ذکر نہیں ہے۔ تو کسی آنریبل ممبر کو جب یہ پتہ نہیں ہے کہ ان کے ڈسٹرکٹس میں ہیلتھ پر کتنا پیسہ خرچ ہو رہا ہے تو وہ کیا بات کریں گے؟ یہاں اسمبلی میں وہ کیا کہیں گے کہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ والے ان کو یہ بھی نہیں بتاتے کہ ان کے ڈسٹرکٹس میں تو Lump sum کا بھی ذکر نہیں کیا گیا ہے، ادھر تو پھر بھی Lump sum کا ذکر کیا گیا ہے۔ ایک سو بائیس کروڑ تو Lump sum سے نکالے ہیں لیکن جناب سپیکر، ادھر تو Lump sum کا بھی ذکر نہیں کیا گیا ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ یہ عوام کا پیسہ ہے اور ہیلتھ میرے خیال میں سب سے زیادہ اہم شعبہ ہے اور اگر اس شعبے پر اسی طریقے سے خرچہ ہوتا ہے، اسی طریقے سے اس پر کام ہوتا ہے تو پھر دوسری بات جناب سپیکر، اہم جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ اس اسمبلی نے جو پرائیویٹ پریکٹس پر پابندی تھی اس کو ختم کر دیا ہے لیکن گورنمنٹ اس کے لئے ابھی تک کوئی ایکٹ نہیں لائی ہے۔ ابھی تک کوئی قانون سازی نہیں کی گئی ہے۔ اس لئے قانونی طور پر تو وہ فیصلہ بحال ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ وزیر صاحب اس کا ذرا خیال رکھیں اور باقی ڈیٹیل ہمیں دے دیں۔ تھینک یو۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you. Sikandar Hayat Khan Sahib.

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر! هیلتھ ډیپارټمنټ یو ډیر اهم ډیپارټمنټ دے
اؤ څنګه چې عبدالاکبر خان اووئیل چې دیکښې Detail مونږله راکړے شوې نه
دے، مونږ زیات خبره نه شو کولے خو جنرل خبره به دغه اوکړمه جناب سپیکر، د
اربن د علاقے به مونږه خبره نه کوؤ، دلته کښې زیات تر ممبران د رورل علاقے
سره تعلق ساتی۔هغې کښې تاسو اوګورئی چې په هسپتالونو کښې ډاکټران اول
خو وی نه، چې وی هم نو هغوې دغه یو څو ګهنټو له پاره راځی۔ مریضان چې
راشی، په ګهنټو ګهنټو انتظار کوی۔ چې هغه ډاکټرئے اووینی نو ورته زر دا
دوائی چې یره پیښور ته ئے رسوئ او مونږ سره دلته کښې دوائی نشته، مونږ
سره سامان نشته، مونږ سره دغه نشته۔ دلته کښې چې مونږه اوګورونو دوئ ته
دومره غټ ګرانټ دغه ملاویږی ۔ ډیمانډ دوئ کوی لګیا دی، دومره دا پیسے
ملاویږی، هیلتھ کښې چې مونږه لاړ شو هسپتالونو کښې چې هغې کښې دغه
اوکړی نو نه صفائی وی نه Equipments وی هلته کښې، نه میډیسنز وی، نه
ډاکټران هلته موجود دی۔ اکثر په رورل ایریاز کښې تاسو اوګورئی نو داسې
داسې هسپتالونه شته چې کلونو نه پکښې ډاکټر نه وی راغلې۔دغه وجه ده
جناب سپیکر چې تاسو لاړ شئ په کلو کښې په کمپاؤنډرانو له مریضان چې دی،
هغوې دے ته مجبور دی چې هغوې لاړ شی Quacks اؤ کمپاؤنډرانو له لاړ شی
اؤ هغوې ته خپلے انجکشنے اؤ علاج کوی۔ او دغه د وجه نه ډیر، روزانه زما
خیال دے چې یو یا دوه یا درے چې دی، مرګونه کیږی۔ نو دا یوه ډیره خطرناکه
خبره ده اؤ د دې روک تهام پکار دے۔ دومره غټ ډیپارټمنټ دے، دومره غټ
ګرانټ ورته ملاویږی اؤ بیا هم هغې کښې مینجمنټ نشته، دغه نشته۔ نو دغه د
پاره جناب سپیکر، زما دا خواست دے چې دوئ ته د دا ګرانټ نه ورکړے شی
جی۔

Mr. Speaker: Thank you. Bashir Ahmed Bilour Sahib.

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! ډیره مهربانی۔سپیکر صاحب، دا داسې
محکمه ده چې دا غریب خلقو د پاره چې کوم وخت سړے مریض وی او بیمار وی،
هغه ته د علاج ضرورت وی نو هسپتال ته چې لاړ شی نو یو ډسپرین ګولئ هم چا
ته ملاویږی اؤ زمونږ دا آپریشن تهیټر چې دی، مریض چې آپریشن ته بوځی بیا یو

لوئے چټ ورله ورکړی، کوم چې بهر خلق ورته ولاړ وی، خپلوانو ته وائی دا سامان راوړئی نو هلته کښې نه سپرټ شته، نه کاټن شته اؤ بیا نوره دوائی خو هډو سوال نه پیدا کیږی۔ سپیکر صاحب مریض لاړ شی، ډاکټران په موقع موجود نه وی۔ ایمرجنسی ته تاسو د شپے لاړ شئ نو ډاکټر موجود نه وی، نو دے دپاره زما دا مطلب دے چې پکار دا وه چې زمونږ دا منسټر صاحب د لږه زیاته توجه ورته ورکړی۔ دا داسې اهمه محکمه ده چې څنګه چې زما ورور یو خبره اوکړه چې مالدار سړی د پاره خو هر څه ډیر دی، وی آئی پی د پاره دوائیانے به هم مفت وی خو غریب سړی د پاره یو ډسپرین هم نه ملاویږی اؤ مونږ همیشه دا دعوے کوؤ چې علاج چې دے نو هغه به مونږ خلقو ته مفت ورکوؤ۔ سپیکر صاحب! زمونږ دلته ډائریکټر جنرل دے د هیلتھ، دا نن سبا دوه ډائریکټر جنرل لګیادی په هیلتھ کښې کار کوی۔ آخر دا بره چې داسې تضاد پیدا وی، یو ډائریکټر جنرل وائی چې زه ډائریکټر جنرل یم او حکومت وائی چې دا بل ډائریکټر جنرل دے نو پکښې دا لاندے چې کوم ډاکټران دی نو په هغوې باندې به څه اثر پریوځی؟ لاندے عمله به څنګه کار کوی؟ د چا خبره به منی؟ د چا حکم به منی؟ نو دا هسې زما خیال دے مخکښې په پاکستان کښې کوم وخت نه چې مونږ دا لګیایو او دے اسمبلو ته راځو نو مونږه خو داسې کله نه دی لیدلی چې دوه ډائریکټران په یو وخت کښې کار کوی۔ پکار ده چې حکومت یوه فیصله اوکړی۔ دا څنګه فیصله ده چې دوئ کار کوی او څوک ئے نه منی۔ اؤ ډائریکټر غوندے سړے ئے نه منی نو بیاد حکومت هغه اتهارټی به څوک منی؟ سپیکر صاحب! 1990نه 1993پورے د میر افضل خان دور کښې مونږ دا فیصله کړې وه چې هر یو ډسټرکټ کښې هسپتال جوړ شی۔ زما خیال دے هغه وخت چې کوم مونږه د هسپتالونو افتتاح ګانے کړے وے، مردان هاسپټل، اؤ دا کوهاټ او دا کوم ډسټرکټ، د هغې نه پس یو هم، داسې چا څه شروع کړی نه دی۔ پکار دا ده چې حکومت هر یو ډسټرکټ کښې لوئے هسپتال جوړ کړی اؤ Equipment د ورکړی څنګه چې عبدالاکبر خان اووئیل چې دا پسیه پیښور ته راځی، تکلیف خو ټولو ته کیږی خو اوسیږی ټول په پیښور کښې، کورونه ټول په پیښور کښې دی د خلقو، مریضان پیښور ته راځی خو هغه مریضانو ته چې زمونږ د علاقے خپل

مریضان دی هغه شان نه ملاویږی Facilitiesکوم چې د بهر نه خلق راځی۔ خو زه دا وایم چې پکار دا ده چې ډسټرکټ لیول باندې هسپتالونه د جوړ شی او هغوې ته ټول Equipment د ورکړی چې خلقو ته خپل علاج هلته ملاؤ شی۔ یو سړے د هنګو نه، یو سړے د دیر نه، یو سړے د چترال نه، یو سړے د بونیر نه چې پېښور ته راځی نو په لاره کښې هغه مریض چې وی، نو هغه زیات مریض جوړ شی نو په دې وجه باندې حکومت چې دے په دې باندې، په دې کښې تاسو اوګورئی یو نوے بی ایچ یو نشته دے، یو هسپتال نشته، یوه ډسپنسری نشته نو دا به څنګه په ډسټرکټ لیول باندې خلقو ته علاج ملاؤیږی او کور کښې د ننه، مونږه همیشه دا دعوے کوؤ چې په کور کښې به خلقو ته علاج و معالجه حاصلیږی نو هغه به څنګه حاصلیږی؟ هسپتال په کښې نشته، ډسپنسری نشته، بی ایچ یو نشته نو پکار دا ده چې مونږه خو دومره په هغه نه پوهیږو خو حکم دا دے چې کوم کار نه شئی کولے هغه بار بار مه وائی۔ چې کوم کار کولے شئی نو د هغې د خلقو سره وعده اوکړئی۔ نو زما منسټر صاحب ته خواست دے چې په دې باندې ډیر زیات نظر اوکړی چې په هر یو ډسټرکټ کښې د هسپتالونه جوړ شی او هغې ته د Equipmentملاؤ شی او چې کوم هسپتالونه شته، دا آپریشن تهیټر چې کوم قصاب خانے جوړ شوې دی، په دې باندې دے لږ زیات نظر واچوی۔

میاں نثار گل: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: مسز رفعت اکبر سواتی صاحبہ۔

Mrs. Riffat Akbar Swati: Thank you, Mr. Speaker Sir.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! نمبر زما دے۔

جناب سپیکر: آپ کا ہے ہاں۔ Sorry، مسز نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ ایوان کا ماحول میرے خیال میں بہت زیادہ سیریس ہو چکا ہے اس لئے تو آپ بھی اگلے کو پچھلا پکار رہے ہیں اور پچھلے کو آگے پکار رہے ہیں لیکن سر، اس میں میں آپ سے تھوڑی سی اجازت چاہوں گی کیونکہ یہ صحت کا مسئلہ ہے۔ ایجوکیشن میں میں نہیں بولی ہوں لیکن صحت کا مسئلہ ایسا ہے کہ لمحوں کی بات ہوتی ہے اور آدمی گزر جاتا ہے تو اس میں آپ مجھے پانچ چھ منٹ ضرور دیں گے۔ میں زیادہ تفصیل میں نہیں جاؤں گی۔

جناب سپیکر: شاد محمد خان سے ہم پوچھیں گے کہ وہ۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! وہ بالکل مجھے ٹائم دیں گے (شاد محمد خان سے) مجھے تھوڑا سا ٹائم دیں گے آپ؟ سر! سب سے پہلے تو میں محکمہ صحت کے بارے میں یہ بتاؤں گی کہ یہاں پر میرے پاس ایک فائل موجود ہے۔۔۔۔۔۔

جناب شاد محمد خان: پوائنٹ آف آرڈر، سر!

جناب سپیکر: جی۔

(تالیاں)

جناب شاد محمد خان: دا عرض مے کولو سپیکر صاحب، چې که زمونږ غوندې کمزوری خلق د بیمارانو په صحت باندې هغه اوکړی نو اورکزئی صاحبه صحت خو د خدائے فضل دے ډیر ښه دے۔۔۔۔

(قہقہے)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ، شاد محمد خان صاحب۔ دا ستا سو جنگ هم زه د لته جنګيږم۔ میرے پاس جی ایک فائل ہے جس میں ہمارے معزز رکن اسمبلی، عبدالماجد خان کے بھی سائن ہیں اور پھر آنریبل منسٹر صاحب نے بھی اس پر سائن کئے ہوئے ہیں اور چونکہ سینئیر منسٹر صاحب نے فلور پر کہا تھا کہ جو ہم لوگ اقدامات کر رہے ہیں تو صحت کے حوالے سے پانچ بیماریوں کا انہوں نے ذکر کیا تھا کہ ہم مفت علاج مہیا کریں گے اور یہ گردوں کے بارے میں ہی ایک فائل ہے کہ اس کو آج پندرہ بیس دن ہو گئے ہیں کہ آنریبل منسٹر صاحب کے سائن ہونے کے باوجود کہ انہوں نے کہا ہے کہ فری ڈائیلاسز اس کو کر دیا جائے لیکن یہ بندہ پچھلے ایک مہینے سے مختلف ہسپتالوں میں پھر رہا ہے اور اس کی کہیں پر شنوائی نہیں ہوئی ہے تو میرے خیال میں محکمہ صحت کا تو ایک یہ حال ہے کہ وہ مر جائے گا لیکن کوئی پوچھنے والا بھی نہیں ہوگا اور میں اپنا لہو کس کے ہاتھوں پہ تلاش کروں، وہی بات ہو جائے گی کہ تمام شہر نے پہنے ہوئے ہیں دستانے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ڈی آئی خان میں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کے لئے باقاعدہ کروڑوں روپے مختص ہو چکے ہیں لیکن تعمیر کا کام بہت زیادہ Slow ہے۔ جبکہ ابھی دو ہفتوں میں PMDC کی ٹیم آنے والی ہے۔ صحت کے حوالے سے۔۔۔ (مداخلت) سے بات ہو رہی ہے اور میرا خیال ہے آپ اس کو اگر نہیں سننا

چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے میں بیٹھ جاتی ہوں (مداخلت) میری صحت تو بہت ماشاءاللہ، آپ نظر مت لگائیں لیکن بات یہ ہے کہ جو ہمارے عوام ہیں، ان کی صحت کے بارے میں بات ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: اگر آپ سیریس نہیں ہیں، اگر آپ اس ایوان میں سیریس نہیں ہیں، اس کے Decorum کا خیال نہیں رکھتے تو میرے خیال میں یہ انتہائی زیادتی ہے کیونکہ عوام کی نظریں آپ لوگوں پہ لگی ہوتی ہیں۔ آپ عوام کے منتخب نمائندے ہیں، براہ خدا آپ تھوڑا سا Decorum کا خیال رکھیں، جی۔

میاں نثار گل: جناب! جب ہم عوام کے منتخب نمائندے ہیں تو میں ایک عوام ہی کا واقعہ آپ کو بیان کرنا چاہتا ہوں اس فلور پر ہیلتھ کے متعلق، آپ مجھے اجازت دیجئیے۔

جناب سپیکر: جی، جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! یہ تو لگتا ہے کہ باقاعدہ ایک سازش کے طور پر، کیونکہ جب بھی میں بات کرنا چاہتی ہوں اور چونکہ میں ایسے طریقے سے بات کرتی ہوں تاکہ ان تمام لوگوں کے جتنے بھی منسٹرز بیٹھے ہوئے ہیں، ان تمام کے قبلے درست ہو جائیں تو یہ لوگ مجھے Interference کر کے میری تمام باتوں کو مجھ سے ادھر ادھر کر دیتے ہیں جو میرا ایک تسلسل ہوتا ہے وہ ٹوٹ جاتا ہے تو یہ باقاعدہ میرا خیال ہے۔۔۔۔

Mr. Speaker: Please carry on.

آپ Topic پر آجائیں Relevancy پر آجائیں۔ وہ توجہ سے سنیں گے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! اس فائل کے بارے میں سب سے پہلے تو آنریبل منسٹر صاحب سے بات کرنا چاہوں گی کہ جب تمام چیزیں فلور پر ہو چکی ہیں اور سینئیر منسٹر صاحب نے بھی یہ بات کی تھی تو میرا خیال ہے کہ، میں یہ فائل آپ کو بھجوا رہی ہوں، آپ اس کو سٹڈی بھی کر لیں اور دیکھ بھی لیں۔ اور اس کے علاوہ جو ڈی آئی خان کے ڈی ایچ کیو ہاسپٹل کے بارے میں میں نے بات کی ہے، کروڑوں روپے مختص ہو چکے ہیں لیکن ابھی تک وہاں پر کام بھی Slow ہے اور اس کے علاوہ تعمیر بھی ناقص ہے تو اس کے بارے میں بھی مجھے پوری تفصیل چاہیئے ہو گی اور تیسری بات یہ ہے کہ جب بھی یہاں کسی بھی روڈ پر کوئی ایکسیڈنٹ ہوتا ہے اور جب لوگ وہاں پر مریضوں کو لے کر جاتے ہیں، ہاسپٹلز میں، تو تین تین، چار چار گھنٹے

تک سیریس مریضوں کو نہ دوائی ملتی ہے، نہ فرسٹ ایڈ ملتا ہے اور اس کے گواہ آنریبل منسٹر صاحب ہیں کیونکہ پچھلے دنوں ہی روڈ پر ایک ایکسیڈنٹ ہوا تھا حالانکہ نہ وہ میرا رشتہ دار تھا، نہ میرا کوئی بچہ تھا لیکن اس کے باوجود میں اسے ہاسپیٹل لے کر گئی لیکن چار گھنٹے گزرنے کے باوجود، اس کو سر پر چوٹ آئی تھی اور اس کے بیڈ کے پیسے، کیونکہ ہاسپیٹلز میں بیڈ تک نہیں ملتے ہیں، تو اس کے بیڈ کے پیسے بھی میں نے اپنی جیب سے دیئے اور میرے پاس اس وقت چونکہ میں فنکشن سے آ رہی تھی، میرے پاس پیسے بھی نہیں تھے تو میں نے اپنا موبائیل گروی رکھا دکاندار کے پاس، کیمسٹ کے پاس، تو خدارا انہیں یہ کہیں کہ یہ فرسٹ ایڈ کے لئے کچھ نہ کچھ تو وہاں پر کیا کریں تاکہ اگر کوئی مریض آتا ہے تو بجائے اس کے کہ اس کو سرنج کے پیچھے دوڑائیں، اس کو دوائی کے پیچھے دوڑائیں، اس کو بیڈ کے پیچھے دوڑائیں، اس کو جو سی۔ٹی سکین ہے یا جو بھی سکینز ہیں، اس کے پیچھے دوڑائیں، تو مہربانی کریں کہ ایک مریض کی جان جو چند لمحوں کی ہوتی ہے اور کسی وقت بھی اس کی Death ہو سکتی ہے تو خدارا ان مسیحاؤں کو کہیں کہ کم از کم اس شعبے میں تو یہ کافی احتیاط کریں۔

جناب سپیکر: مسز رفعت اکبر سواتی صاحبہ۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: تھینک یو، مسٹر سپیکر سر۔ کچھ باتیں ایسی تھیں جو میں کرنا چاہ رہی تھی لیکن میں ان کو دہرانا نہیں چاہو نگی لیکن کچھ چیزوں کی میں نشاندہی کرنا چاہتی ہوں۔ سب سے پہلے تو، سر، ہیلتھ کے حوالے سے بات ہو رہی ہے، میں پہلے بھی کر چکی ہوں تو سر، میں منسٹر صاحب کو، آپ کی اجازت سے، یہ Reminder دینا چاہتی ہوں کہ اسمبلیاں بننے کے بعد اور اس سے پہلے کہ ہم نے حلف اٹھایا ہو، ایک آرڈیننس Promulgate ہوا تھا۔ 1st of November, 2002 کو اور گورنر آف این۔ڈبلیو۔ایف۔پی نے اس آرڈیننس کو نافذ کر کے بھیجا تھا، اب اس میں یہ ہے کہ

"All the Departments will fall under the Local Authorities and the Government will not interfere in their matters. Monitoring Committees will run the Teaching Hospitals and the Districts Hospitals will be run by the Districts Committees and the overall command will be in the hands of the Health Regulatory Authority."

میں دوبارہ اسی پر واپس آ رہی ہوں، ابھی میرے فاضل Colleague نے عبدالاکبر خان صاحب نے جن Discrepancies اور Figures کے علاوہ جو بھی غلطیاں بتائی ہیں، یہ پتہ ہے۔ کیا وجہ ہے؟ یہ کیوں ہو

رہی ہیں کیونکہ آپ کے پاس ہیلتھ ریگولیٹری اتھارٹی نہیں ہے۔ اگر آپ کے پاس ہیلتھ ریگولیٹری اتھارٹی ہوتی تو آپ کا یہ جو بجٹ ہے، اس میں یہ Figures یہاں پر موجود ہوتے تو جناب والا، بات یہ ہے کہ میں واپس ادھر آتی ہوں This was just the Ordinance جس کی میں نشاندہی کر رہی تھی جو بہت Important ہے۔ اس کے علاوہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ جو ہے، اب ہیلتھ ریگولیٹری اتھارٹی کے نہ ہونے سے کیا Situation ہے؟ ان کو خود یہ نہیں پتہ کہ ان کو کیا کرنا ہے؟ ایک سائیڈ پر تو ہیلتھ کا ڈیپارٹمنٹ Decentralize ہو چکا ہے۔ It has been decentralized to the Districts اور دوسری طرف جو ہاسپیٹلز ہیں In the Districts وہ Declare ہو چکے ہیں۔ Corporate Authorities، تو، Sir, this is a very important point when they have been declared as the Corporate authorities meaning, کیا مطلب ہوا کہ وہ کارپوریٹ اتھارٹیز ہیں کہ وہ تو Independent ہیں۔ From the provincial Government اور Independent ہیں۔ From the Provincial Government اور Independent ہیں۔ From the district governments اب دیکھیں جی، یہ Loop-holes ہوئے ہیں، یہ Mistakes ہیں جن کو Address نہیں کرتے اور بجٹ بھی بن جاتے ہیں اور سارا سلسلہ بھی بن جاتا ہے تو اس میں یہ بتائیے مجھے، اس پر ہمیں آگاہی دیں کہ یہ جو فنڈز ہیں، جن کی میں بات کر رہی ہوں From the un allocable funds they are not under the districts government in the province to see that the Department, which was once decentralized. جیسے میں ابھی ذکر کر چکی ہوں۔ And could not be handed over to the Health Regulatory Authority at the Provincial level. تو اس صورت حال میں، مطلب ہے منسٹر صاحب یا سینیئر منسٹر صاحب ہمیں Explain کریں کہ جب Legal Modalities کو آپ ڈیل نہیں کرتے، ہر ڈیپارٹمنٹ کی ایک Constitution ہوتی ہے، ایک اپنا سسٹم ہوتا ہے اور اس کے تحت چلانا ہوتا ہے تو آپ یا تو یہ کہہ دیں کہ ہم نے گورنر کے آرڈیننس کو Defy کر دیا ہے، ہم اس کو نہیں مانتے۔ اگر آپ گورنر کے آرڈیننس کو مانتے ہیں جو 1st November 2002 کو جاری ہوا تھا تو خدا کے لئے، پھر اس میں جو اقدامات یا احکامات ہیں، آپ ان کو کیوں نہیں

Follow کر رہے؟ آپ اس کو، چونکہ ہیلتھ ریگولیٹری اتھارٹی ہے نہیں، Constitute کیوں نہیں کر رہے؟ Why it is not bearing constituted? Then Abdul Akbar Khan Sahib is very right to point out the mistakes, we are very right when we speak of these patients. کہ وہ ہاسپیٹلز میں جاتے ہیں اور ان کے ساتھ کیا ہوتا ہے؟ As a matter of fact منسٹر صاحب آپ سے بھی through the permission of the Chair میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اگر آپ نے یہ آرڈیننس پڑھا ہو آپ کو پتہ ہو تو پھر تو آپ ہاسپیٹلز پر چھاپے بھی نہیں مار سکتے۔ it is not your job. It is the job of the Health Regulatory Authority. I cannot understand either the ordnance is not being read and if the ordinance has been read what the Governor has said? Then why we are finding these discrepancies? یہ تو Legal modalities کی میں بات کر رہی ہوں۔ اس کے ساتھ میں یہاں یہ ضرور ذکر کرنا چاہتی ہوں کہ ایبٹ آباد، ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد کا بھی ذکر ہوا تھا، ہاسپٹلز کے حالات، مانتے ہیں کہ ہاسپٹلز میں حالات اس قسم کے ہیں کہ گندے بھی ہیں، ٹھیک نہیں ہیں، Medicines کے Problems ہیں لیکن یہ صرف ہمارے یہاں ہی نہیں یہ پرابلم یہ پوری Indian ocean countries میں ملیں گے یہ Problems کیونکہ ہمارے پاس Lack of Education ہے، Lack of training ہے، Lack of expertise ہے تو میری درخواست آپ سے یہ بھی ہے کہ ایکسیڈنٹ کے حوالے سے جب بات ہوئی ہے، آپ حیران ہو جائیں گے کہ ہمارے پورے ملک میں، صرف صوبہ سرحد کی میں بات نہیں کر رہی ہوں، پیرامیڈیکل ٹریننگ کہیں بھی نہیں ہے۔ مثال کے طور پر جب ایک ایکسیڈنٹ ہوتا ہے تو آپ کو یہ نہیں پتہ چلتا کہ ریڑھ کی ہڈی ٹوٹی ہے، سر میں چوٹ آئی ہے، کہاں کیا ہوا ہے؟ اس کو جب وہ اٹھا کر ہاسپٹلز لے جاتے ہیں By the time اس کی ایک ہڈی تو ٹوٹی ہوتی ہے، چار اور بھی ٹوٹ جاتی ہیں تو اس پر زور دیا جائے. Health Ministry should work on it. دیکھیں ساؤتھ کوریا ہے اور بہت سی Countries ہیں جو آپ کو Assistance اس میں دینا چاہتی ہیں آپ یہاں تھوڑا سا ایک Conducive atmosphere بنائیں تاکہ انوسٹمنٹ اور گرانٹس اور اس طرح کی چیزیں آئیں۔ ماحول ہو گا تو تب یہ لوگ آئیں گے۔ ہمارے پاس بجٹ میں اگر اتنا پیسہ نہیں ہے، ہم اتنی Allocation نہیں کر

سکتے۔ آپ Understand کریں کہ Accident cases, 90% ہمارے ملک میں یا تو Maim ہو جاتے ہیں یا وہ مر جاتے ہیں۔ ایک بات یہ ہو گئی سر اور ایبٹ آباد کے حوالے سے میں واپس آ رہی ہوں بات ہوئی تھی کہ، بلکہ I would like to praise and give due respect to all the private hospitals, جب ایوب میڈیکل کمپلیکس میں یہ پرابلم پیدا ہوئی تھی کہ کسی ماں کا بچہ کسی نے مار دیا تھا اور اس طرف کوئی دھیان نہیں دے رہا، یہ دے رہے ہیں کہ ٹھڈے مار رہے تھے، آپ کیا بات کرتے ہیں؟ میں اپنی طرف کی بنچز کی بات اس لئے کر رہی ہوں کہ میں ان کی بھی درستگی کروں کہ تمام پرائیویٹ ہاسپٹلز نے اپنے دروازے ان مریضوں کے لئے مفت کھول دیئے تھے اور ایک عجیب سماں بنا ہوا تھا ایبٹ آباد میں کہ جن ہاسپٹلز میں آپ پہلے بغیر پانچ ہزار روپے جمع کیئے اندر گھس نہیں سکتے تھے، ان ہاسپٹلز نے گورنمنٹ کو سپورٹ کیا ہے، انہوں نے اپنے پورے دروازے ان کیلئے کھولے ہیں۔ تو یہ بہت بڑی بات ہے، کسی کے اچھے کام کو آپ وہ تو نہ کریں لیکن جہاں پر غلطیاں ہیں، ہم ان کو Identify کر سکتے ہیں اور میں پھر کہونگی کہ Health Regularity Authority ہو تو انکے سارے پرابلم سر، ختم ہو جائیں اور End میں میں یہ کہونگی کہ میری ایک جاننے والی کام کرنے والی بچی ہے تو اس نے مجھے کہا کہ کتنے دنوں سے میں ہاسپٹل جا رہی ہوں، وہ اصل میں ایک BHU میں جا رہی تھی، اور مجھے دوائی نہیں مل رہی ہے، میرا خیال کوئی نہیں کر رہا ہے تو میں نے کہا کیا تمہیں ملا ہے، میں تمہیں خرید کر دوں تو اس نے کہا کہ نہیں میں نے ہسپتال والوں کو Finally کہا ہے کہ اچھا تمہارے پاس دوائی نہیں ہے تو مجھے زہر دے دیں تو اس نے جواب دیا کہ ایک ہفتے بعد آنا۔

جناب سپیکر: زرگل خان، مسٹر زرگل خان۔

جناب زرگل خان: مهربانی سپیکر صاحب! سرا! یو خو دے باره کښې، د تناول چې دے دا ډیره غټه علاقه ده جی او د ربن ټاؤن شپ کښې جی یو غټ هسپتال دے۔ یو ډیر وخت اوشو چې هلته لیډی ډاکټره نشته، پانچ چھ لاکھ آبادی ده نو د محکمے نه ئے 264 کروړ روپئی ورله ایښې دی جی او کاشف اعظم صاحب وائی چې پیښور له څه نشته دے۔ عبدالاکبرخان خو اوویئل 122 کروړ روپئی دی جی۔ دویمه خبره دا ده جی زما دا کټ موشن دے باره کښې دے۔

جناب سپیکر: یو ایئرکنډیشنډ شو او یوه لیډی ډاکټره شوه۔

(قہقہہ)

جناب زرگل خان: نه جی، هغه شوې دے، هغه شوې دے، اوس دا محکمه چې ده، په دې کروړها روپئی لګی د دې نه مخکښې هم جی۔ وجیهه الزمان خان د دې منسټر وو، ښه ټهیک ټهاک وو خو چې د دې اوته ئے واخستو نو نزله پرے اولګیده جی نو د موجوده منسټر صاحب هم دغسې حال دے۔ نو یوه محکمه چې د خپل منسټر علاج نه شی کولے۔ چانه خو نو د دې دا پوزه راکاړی جی، نو کم از کم دے باره دغه پکار دے۔ چې دوئی صحت مند وی نو ان شاءالله دا عوام به هم صحت مند وی .Thank you sir

جناب سپیکر: پیر محمد خان صاحب! د زرګل خان په شان مهربانی اوکړه، ګوره شاد محمد خان واک آوټ کړے دے۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! محکمه چې څومره اهمه ده ځکه چې د دې تعلق د ډیر متاثره خلقو سره وی چې په هغې کښې قسما قسم بیمارئی مرضونه وی۔ په دې کښې ایکسیډنټ شوې خلق راشی نو د هغې د ډیر لوئے تعاون او د همدردئی ضرورت وی ځکه مریض چې ډاکټر له لاړ شی، وچ ولے او د هغه تندی ته چې مریض اوګوری نو که د ده تندے ورته اونړوی، خوشحاله وی نو زما خیال دے چې یو پچیس تیس پرسنټ خو دے هسې هم ښه شی خو که دے ورته تریو او تریخ ناست وی او برند شرند، ډاکټرانے صاحبانے ناستے وی، خفه نه شئی، که ډاکټر ورته په وچ ولے ناست وی نو هغه مریض سم د واره چې لاړ شی نو دے دومره Pressurize شی چې د خپلے بیمارئی بیا وضاحت هم نه شی کولے۔ اول، خبره خو دا ده چې د مریض سره ښه سلوک پکار دے، بیا چې کله دوئی له مریضان لاړ شی نو هغه معائنه د جلدئی نه، چې پرائیویټ ټائم وی خاص کر، نو د جلدئی جلدئی چې بل مریض راشی لکه د ګاهک غوندې نو فارغه وی زر، هغه تسلی بخش معائنه ورله اونکړی او که د لیبارټرئی دغه وی نو زر زر ورته ټستونه لیکی او غیر ضروری ټستونه ورته لیکی، غیر ضروری الټرا ساونډ ورته لیکی اور غیر ضروری ایکسرے پرے کوی نو دے ټولو څیزونو ته، او دے طرف

ته توجه پکار ده چې منسټر صاحب ورله توجه ورکړی او دوئی سره په دې خبره اوکړی چې یره دا غیر ضروری دغه نه کوی۔ بل په هسپتالونو که اوس هغه زکواة فنډ دے ، نو هغه زکواة پیسے نشته که چرته غریبانان مریضان راشی نو مونږ پسے ځان راورسوی چې یره هسپتال کښې خو مفت دوائی نه راکوی۔ وائی د زکواة پیسے نشته۔ مونږه ورله خط ورکړو۔ هغه بیا لاړ شی نو بیا ورته هغوئی وائی چې پیسے نشته نو چې نه وی نو که مونږه ورله خطونه هم ورکړو او که هر څه چې کوؤ نو هغه زکواة د محکمے سره هم خبره کول غواړی چې دا زر نه زر ورته فنډز ورکړی۔ په زیات مقدار کښې چې د هغوې هغه علاج پرے اوشی۔ بل دا لری هسپتالونه چې دی، په هغې کښې یوه غټه مسئله بله وی۔ هغه دا وی چې که چرته ایکسیډنټ اوشی مثلاً په هغه ملاکنډ ډویژن کښې اوشی یا په هزاره کښې یا په جنوبی اضلاع کښې، نو په هغې کښې چې کله خلق زخمیان شی چې ملا یا سر خاص Head injury نوهغه چې هلته اوشی په ایکسیډنټ کښې نو هغه دلته راوړل غواړی، هغه چې په لارے راوړی نو نور خراب شی او یا په لارے مړ شی یا دلته چې ئے راورسوی نو د مرګ حد ته رسیدلے وی۔ د هغې د پاره سټی سکین او نیورو سرجن ضروری دے۔ نو دے لرے هسپتالونو ته خاصکر سوات ته خو د دستی یو سټی سکین واخلی، هغه د ورکړی او ورسره که نیورو سرجن انتظام د ورته ورکړی نو که داسې کیسونه راځی چې په لارے لارے ترینه نه وی مړ شوې۔ بل د یو بل شی مونږ ته چا اطلاع راکړےوه نن چې په دې ایل آر ایچ کښې دوی پندره نرسانے دی، هغه د یکم تاریخ نه فارغ وی، لرے کوی ئے۔ دلته د نرسانو ضرورت دے ، مریضانو ته تکلیف وی او پندره لرے کړی او څه ورځے روستو اته کسانے به ترے بیا واخلی یعنی دومره پورے مونږ ته اطلاع ده نو لږ دا مهربانی د اوکړی چې بے ضرورته خلق د لرے کوی نه۔ خلق روزګار نه مومی او دوی ئے لرے کوی او سباله په هغې کښې بیا کسان اخلی۔ نو شته څه چې دی، داد بحال اوساتی بلکه زه وایم چې په دېکښې داضافه اوکړی، نورے کسانے دے بهرتی کړی۔ تاسو سپیکرصاحب، ډیره جلدی کوئی ګنی نو داخو ډیره اهمه محکمه ده ، په دې کښې پکار وو چې مفصل پرے بحث اوشی۔

جناب سپیکر: عتیق الرحمان صاحب!

جناب عتیق الرحمان: شکریه، جناب سپیکر۔ دا ډیره اهم محکمه ده۔ دے سره د انسان جانونو او دے سره د انسان ټول هغه تړلی دی که انسان صحت مند وی نو معاشره به صحتمنده وی نو دا ډیره اهم محکمه ده۔ په دې باندې به زه یو څو خبرې اوکړم سرا! زمونږ په هنګو کښې چې کوم هسپتال دے، د هغې نن دا پوزیشن دے چې هغه بله ورځ د شپے ایکسیډنټ شوې وو سر، ایمبولینس، خو زمونږه بدقسمتی دا ده چې مونږه د دیر نه یو، بدقسمتی موده چې د دیر نه یو، مونږه ته فیملی پراجیکټ والا اوس یو ایمبولینس راکړے وو خو خبر شوې یمه چې هغه هم دیر ته لاړو۔ نو زه دوی ته مبارکئ ورکوم چې دا مو مبارک شه که نور څه مو پکار وی نو هغه به هم درکړو (تالیاں) مونږه ته یو ایمبولینس ملاؤ وو، هغه په دې وجه ملاؤ وو چې هنګو ته ډیر زیات ضرورت وو دا ایمبولینس، هغه ورځ ایکسیډنټ شوې وو د فلائنګ کوچ نو هلته کښې فلائنګ کوچونه ئے ورته نیولی وو او په سیټونو باندې هم دغه شان مریضان غورځولی وی ځکه چې ایمبولینس مونږه سره نه وو بیا Interesting خبره دا وه چې هغوې ترئے د آکسیجن والا سلینډرے چې کوم وی، نو هغه چې د نیمے لارے پورے راوړی وی نو چې کتلی ئے وی نو هغه هم خالی وی نو داخو د هسپتالونو پوزیشن دے اوغټه خبره ورکښې دا ده چې هلته کښې Equipments نشته، میډیسن نشته د غریبو خلقو د پاره چې ورشی او هغه چې کوم د او پی ډی پرچی وی، هغه باندې دوی دا دغه کړی وه چې یره دے باندې به غربیانو ته میډیسن ملاؤیږی او دوایانے به ملاؤیږی خو هغه غریبانو ته نه ملاؤیږی۔ هغه هغه، خلقو ته ملاؤیږی چې کوم اثرورسوخ والا خلق وی،کوم مالداره خلق، کوم Approachable خلق وی، غریب خلق هم دغه شان پاتے دی او یوه بله خبره به هم اوکړم چې په ایل آر ایچ کښې او دلته کښې چې کوم ټیسټونو والا فیس دے، هغې کښې هم فرق دے۔پکار ده چې هغه د یو شی هلته کښې زما په خیال 450 روپے اخلی، دلته کښې دوه نیم سوه آخلی په KMC کښې یا خو که دا وی چې دا محکمے نه بیل بیل دی نو مونږه به اووایو چې صحیح دی۔ که نه د صوبائی محکمے لاندے راځی نو پکار ده چې دا دے پوره کړے شی۔ ډیره ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: شکریہ جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ اس لئے ادا کرتا ہوں کہ میں نے کوئی کٹ موشن جمع نہیں کی تھی لیکن ایک واقعہ ہے ہیلتھ کے متعلق جو میں بیان کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب پلیز، اسکو نوٹ کریں۔

میاں نثار گل: تین دن پہلے ضلع کرک میں فائرنگ کا ایک کیس ہوا تھا، اس میں ایک ماں اپنے بیٹے کو بچا رہی تھی، ایک بیٹا اس کا مر گیا اور دوسرا زخمی بیٹا اسکا کرک ہپستال میں تھا جسکو وہاں ایڈمٹ کیا گیا تھا زخمی ماں بھی ادھر آئی۔ لیکن کرک والوں نے اس سے کہا کہ ہمارے پاس آپ کے علاج کے لئے کچھ بھی نہیں ہے تو اسکو پشاور Refer کر دیا گیا۔ تقریباً تین بجے وہ وہاں سے روانہ ہوئی اور پانچ بجے لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور پہنچی اور اس ماں کو یہ پتہ تھا کہ اسکا ایک بیٹا مر گیا ہے اور ایک بیٹا کرک ہسپتال میں زخمی ہو کر داخل ہے۔ لیکن ڈاکٹروں کو یہ پتہ نہیں تھا وہ ماں تکلیف میں نعرے لگا رہی تھی کہ خدا کے لئے میرا علاج کراؤ اس ماں کو تین گولیاں جسم پر لگی تھیں، دس بجے کا ٹائم تھا سر، میں رات کو لیڈی ریڈنگ ہپستال گیا اور بڑی مشکل سے ڈاکٹروں کو ایمرجنسی میں ریکویسٹ کی کہ خدا کے لئے اس زخمی ماں کا تو ایک بیٹا مر گیا ہے اور اسکو یہ بھی پتہ ہے کہ اسکا ایک بیٹا Already کرک ہسپتال میں پڑا ہوا ہے اور وہ بیٹوں کو بچانا چاہ رہی تھی لیکن خود بھی زخمی ہو کر اسی ہسپتال میں لاوارث پڑی ہوئی ہے۔ تو میں ہیلتھ منسٹر سے جو بڑے اچھے بندے ہیں، یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ کرک کو گولی ماریں، دیر کو گولی ماریں ہمارے مریض کو پشاور آتے ہیں اور وہ لیڈی ریڈنگ ہسپتال اور کے۔ ایم۔ سی میں پڑے ہوئے ہیں تو انکو تھوڑا رات کے وقت جا کر چیک کر لیا کریں کہ وہاں کیا حال ہو رہا ہے؟ پھر دوسرے دن میں خود اس مریضہ کے پاس گیا، یقین کریں، ایم پی اے ہو کر مجھے شرم محسوس ہوئی، میں نے ایک ڈاکٹر صاحب کو بڑے ادب سے کہا کہ جناب، یہ مریض ہے اور اسکا ایک بیٹا مر گیا ہے، خدا کے لئے اسکا تھوڑا خیال رکھا کریں۔ ڈاکٹر نے مجھے جواب دیا کہ ہاں مجھے پتہ ہے جناب سپیکر! یہ میری غلطی تھی کہ میں نے خود اسکو کہا کہ میں ایم پی اے ہوں اور میں ایک گھنٹہ تک اس بیڈ کے پاس کھڑا رہا لیکن وہ ڈاکٹر وہاں نہیں آیا پھر میں شرمندگی سے واپس ہوا کہ میں اپنے حلقے کی نمائندگی نہیں کر سکتا کیونکہ ہاسپٹل میں ایک ماں جسکا ایک بیٹا مر گیا ہے اور ایک زخمی ہے اور ان کی ماں یہاں ایسے ہی پڑی ہے تو

یقین کریں کہ میں خود بہت شرمندہ ہوا اور میں نے کہا کہ جو پشاور کے اپنے حالات ٹھیک نہیں کر سکتا تو وہ کرک کے حالات کس طرح ٹھیک کرینگے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر :جناب منسٹر صاحب۔

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ! یقیناً چې په محکمه صحت کښې، د ټولونه زیاته پیچیده محکمه هم ده او لکه څنګه چې۔ دوی اووئیل دایجوکیشن نه روسته لوئے محکمه ده او دے ته ټول هغه خلق راځی چې هغه د غمونو او د دردونو نه تیریږی او دلته هسپتالونو ته راځی نو هغه حساس هم وی او د توجه او د همدردئی مستحق هم وی او دا هم زه منم چې په محکمه صحت کښې مسئلے ډیرے زیاتے شته دے د ډاکټرانو د رویو او یا د نرسز او پیرامیډکس د رویو نه چې کوم خلق شکوه کوی، دا هم ډیره حده پورے زه دے سره اتفاق کومه۔ ټهیک ده، مشکلات هم شته دے او مونږه کوشش کوؤ۔ د تیرشوی شپږو میاشتو نه زما دا کوشش دے چې په څه طریقه باندې مونږه حالات ټهیک کړو۔ مشتاق احمدغنی صاحب چې کومه خبره اوکړه چې په هسپتالونو کښې دوایانے وی آئی پی ته ملاویږی، یقینناً دا مشکلات په هسپتالونو کښې شته دے او مونږه کوشش کوؤ چې دا په څه طریقه باندې ټهیک کړو۔ مونږه سره په هسپتالونو کښې د خلقو دمفت علاج د پاره دوه ذریعے دی فی الحال یوه ذریعه زکواة دے او دویمه د حکومت د طرف نه چې هسپتالونو ته میډیسن په مد کښې کومه دوائی ملاویږی او پیسے ملاویږی، هغه دی۔ کومه حده پورے چې د زکواة تعلق دے نو د هغې خو یو طریقه کار دے چې د هغې Entitlement معلومیږی، د استحقاق خپل یو طریقه کار دے او د هغې پراسیس نه چې څوک تیر شی نو هغه دلته راشی او هغه ته دغه ملاویږی او کومه حده پورے چې د حکومت د طرف نه د میډیسن په مد کښې د کوم بجټ تعلق دے نو د دوئی خبره یقنناً قابل توجه ده او مونږه په دې باندې ډیر زر زر یو میټنګ د دې څلورو واړو هسپتالونو، دلته په پیښور کښې چې کوم هسپتالونو ته دوئی د ډی ایم ایس سټور سره کوؤ چې په څه طریقه باندې دا خبره مونږه Ensure کړو چې دا دوائی

بجائے د دې چې غټو خلقو ته لاړه شی، وی آئی پی ته لاړه شی، د هغوې په ځائے باندې غریبو خلقو ته لاړه شی۔ جمشیدخان صاحب هیپاټائیټس"بی"او د "سی"ذکر اوکړو، حقیقت دا دے دا زمونږ د هیلتھ ډیپارټمنټ د پاره او د محکمه صحت د پاره ډیر لوئے چیلنج دے او خصوصاً بونیر چې هلته اووه سوه کیسز Identify شوی دی او ډیر په تیزئی سره خوریږی۔ مونږه دا فیصله کړې ده چې مونږه به په دې صوبه کښې او په دې بجټ کښې د دې د پاره په اے ډی پی کښې د هغې د پاره Allocation هم شوې دے ، Institute of Hematology قائمولو فیصله هم کړې ده او د هغې اولنے Component دا دے چې مونږه د هیپاټائیټس حوالے سره په صوبه کښې Awareness campaign چلوؤ او انشاءالله د جولائی په دویمه هفته کښې مونږه د مختلف کمپنیز په مدد سره د داسې یو Campaign چلولو فیصله هم کړې ده، ځکه چې د هیپاټائیټس علاج دومره Expensive دے چې په هغې باندې پندره ملین پورے خلق په ټول ملک کښې د هیپاټائیټیس مریضان دی نو که حکومت دا اوغواړې چې د هغې علاج شروع کړی نو دا ټول بجټ که هغې ته Allocate کړی خو د هغې علاج به اونشی نو مونږه دا سوچ کړے دے چې علاج د پاره به هم د غریبو خلقو بندوبست کوؤ خو د دې سره سره، که مونږ د مرض د روک تهام د پاره کوشش اوکړو او د هغې د پاره Campaign اوچلوؤ نو یو دا Institute of Hematology د دې مقصد دا دے چې اولنے Component دا دے چې مونږه به خلقو په Awareness باندې کوشش کوؤ او دویم دا چې کوم Liver diseases دی، د هغې Investigation په سرحد کښې کیږی، کوشش مو دا دے چې په سرحد کښې د هغې Investigation شروع شی او دریم Component ئے دا دے چې Investigation هم اوشی بیا د هغې دعلاج هم دلته مونږ انتظام اوکړو نو دا واقعی قابل توجه خبره ده او د دوئی د اطلاع د پاره دا عرض کومه چې هیپاټائیټس "بی"ویکسین مونږه د دوه کالو نه کموؤ۔ ماشومانو ته په ایف بی آئی پروګرام کښې شامل کړی دی او هیپاټائیټس بی ویکسین Available دی خو چونکه د هیپاټائټس سی د اوسه پورے ویکسین نه دی دریافت شوی نو لهذا مونږه د هیپاټائټس سی په Prevention باندې زور ورکوؤ او چې کوم غریب مریضان دی د هغې د پاره

چې مونږه دا کوم Endowment Funds په نوم باندې فنډ قائم کولو فيصله کړې ده، زمونږ اميد دې چې د هغې په نتيجه کښې به دغے خلقو ته د دغے نه ريليف ملاويږی۔۔۔۔

(قطع کلامیاں/شور)

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: جناب سپيکر صاحب! ماته معلومه شوه چې زما د موبائل آواز نه وو، دا د دروازے آواز وو جی، زما د موبائل آواز نه وو۔ دا د دې دروازے آواز وو۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب۔

وزیر صحت: عبدالاکبرخان صاحب چې کومه قانونی او آئينی نکته اوچته کړې ده، زه خو د هغوې شکريه ادا کومه چې د داسې Anomaly او د داسې Flaw طرف ته ئے په بجټ کښې نشاندهی اوکړله او لکه څنګه چې ما وعده کړې وه، سراج الحق صاحب هم مونږ ته په فلور آف دی هاؤس اووئيل چې مونږ به د دې سيشن نه روستو يا په دې بريک کښې ان شاءالله په ډېيو ځائے کيښنو او که واقعی چې مونږه پرے ډسکشن اوکړو که دا Anomaly وی نو مونږ به کوشش کوؤ۔ فوری طور خو دوئی ته دا ريکويسټ وو لکه څنګه چې سراج الحق صاحب اوکړو، زه ئے هم کومه او اسمبلئ ته ئے هم کومه چې چونکه محکمه صحت انتهائی اهم محکمه ده او د هغې تعلق د انسانانو د ژوند سره دے نو لهذا ګرانټ دے اسمبلی نه منع کوی خو د دې Anomaly حل به مونږه په څه طريقه باندې را اوباسو۔ مونږ په شريکه دے ته کيښنو او دوئی چې د ډسټرکټ هسپتالونو کومه خبره اوکړه نو بنيادی طور دغه Single line figure مونږه هغوې ته هم ورکړے دے۔ د تنخواګانو په مد کښې خو هغوې ته پيسے ورکړے شوې دی، هغه خو 2.64 بلين کښې شامل دی۔ د تنخواګانو په مد کښې چې کومے پيسے دی نو هغه په دې 2.64 بلين کښې شامل دی خو کوم ميډيسن او د نورو ضرورياتو حوالے سره دی نو هغه چونکه پراونشل ګورنمنټ دا فيصله کړې ده چې دا به څنګه نور Figures هغوې نه ورکوی او ډسټرکټ ګورنمنټ به په دې کښې آزاد وی چې خپل بجټ جوړ کړی پخپله باندې چې کوم کوم سيکټر ته او کوم دغه ته

ځومره Allocate کوی۔ خو دهغې دپاره پراونشل فنانس کميشن چې دے د هغې فارموله موجوده ده چې کوم سيکټر ته به ځومره، د هغه فارمولے مطابق به هغه مختلف سيکټرز ته پيسے Allocate کوی او د IBP باره کښې چې د دوئی کومه خبره اوکړه حقيت دادے، IBP ولے دومره Delay شوه؟ د هغې بنيادی وجه دا وه چې اول زمونږ دا خيال وو لا ډيپارټمنټ مونږ ته دا وئيلی وو چې دا IBP د ګورنرصاحب د يو ايګزيکټيو آرډر په نتيجه کښې Implement شوی وه۔ نو مونږ د دې دپاره چيف منسټر ته سمری اوليږله چې د ايګزيکټيو آرډر په نتيجه کښې ګورنر صاحب Implement کړې وه، نو د يو ايګزيکټيو آرډر په نتيجه کښې د دا Withdraw شی خو د هغې نه روستو بيا مونږ په لاس باندې ځه داسې Documents او آرډينينسز راغلل چې د هغې 1999 ايکټ حصه ده۔ دا IBP لهذا اسمبلئ کښې Legislation نه بغير نه کيږی نو د هغې د پاره مونږ بل ډرافټ کړو۔هغه بل مو بيا چيف منسټر صاحب ته ليږلے دے۔ ان شاالله چې Next سيشن کښې به دا سمبلئ هغه بل مونږه راوړو۔ سکندر حيات خان شيرپاو خبره اوکړه چې ډاکټران په رورل ايرياز کښې نه وی، زما ددوئی سره اتفاق دے بالکل۔ په دې وخت کښې زمونږ سره په صوبه کښې Sanctioned 398 پوسټونه دی د ډاکټرانو او هغه خالی دی، او مونږ زرترزره په دې Recruitment کوو او ان شاالله دا کمی به مونږ کوشش کوو چې پوره کړو۔محترم بشير بلور صاحب هم د دې خبرې ذکر کړے وو، د کومے چې مشتاق احمد غنی رور کړے وو چې په هسپتالونو کښې دوايانے نه ملاويږی۔ حقيقت دا دے چې دا خدشه د ډيره حده پورے خو ټهيک ده خو داسې هم نه ده چې بالکل نه ملاويږی،زه زاتی طور چې کله دا شکايات ډير زيات شو نو ما دا فيصله اوکړه او په مختلف فورم باندې دا خبره اوچته شوه چې يره هسپتالونو کښې حالات ډير خراب دی نو ما او سيکرټری هيلتھ دا فيصله اوکړه چې مونږ Joint Surprise Visit کوو د مختلفو هسپتالونو او مونږ دا فيصله کړې ده چې هفته کښې به مونږ خامخواه يو Facility ګورو۔د هغې په رنړا کښې مونږ مختلف Facilities اوکتل نو زه خو دا نه وائيمه، د شپے دولس بجے هم تلی وو او يوه بجه هم تلی يو او د شپے دوه بجے او مختلف Facilities ته مونږه تلی يو۔ د دې بنار نه بهر هم اووتی يو، او په بنار کښې د ننه

دا Facilitiesموکتلی دی۔نو د هغې په رنړا کښې مونږ چې کومے نتیجے ته رسیدلی یو نو دا حالات دومره هم زیات خراب نه دی خو یو نیم کیس اوشی او هغه په اخبارونو کښې دومره پروجیکټ شی یا زمونږ آنریبل ممبر صاحب لاړشی او د هغه مخے ته راشی نو د خلقو په ذهن کښې دا یو تصور جوړ شی چې حالات مکمل طور د قابو نه بهر دی۔ حقیقت دا دے چې دوایانے هم ورکړے کیږی، خو دا ده چې کمزوریانے او غفلت د هغې باوجود هم شته دے او مونږه کوشش کوو چې د هغې اصلاح اوکړو۔ دSurprise Visit په ذریعه باندې، نو دے مختلف ذریعے د هغې د پاره په هر ډسټرکټ کښې د هیډ کوارټر هسپتال لکه دوئی خبره اوکړه د معیاری هسپتالنو هغه خو د دې حکومت د ټولو نه لوئے پراجیکټ دے چې په هره ضلع کښې داسې یو معیاری ډسټرکټ هیډ کوارټر هسپتال مونږه Developکړو چې خلقوته بیا دا ضرورت نه پیښیږی چې پیښور ته راشی او چې تکلیف ورته ملاو شی بلکه ټول Facilitiesزمونږ چې دا۔بی۔کیټیګری او اے کیټیګری کوم هسپتال او په هغې باندې کار روان دے، عملاً پرے کار شروع شوې دے۔ مونږه د پچیس نه ډسټرکټ هیډ کوارټر هسپتالونه په دې ټولو صوبه کښې جوړه وو ستره ډسټرکټ هیډ کوارټر هسپتالونه په دې ټوله صوبه کښې جوړه وو۔ ستره ډسټرکټ هیډ کوارټر هسپتالونه داسې دی چې دهغې PC-1په تیر شوی کال کښې Approveشوې دے۔ او په هغې باندې کار هم شروع شوې دے او آته به په دې کال کښې مونږه Approveکوو۔ په هغې باندې به کار شروع کیږی۔ نو دا زمونږه منصوبه ده۔ او زمونږه د ټولو نه لوئے پراجیکټ په اے ۔ډی۔ پی کښې هم دغه دے۔د محترمه نګهت یاسمین اورکزئی صاحبه چې د فری ډائیلاسیز په حواله چې د کومے خبرې نشاندهی اوکړه، دوئی د ماته دا کاغذات راکړی Documents ددغه د فری ډائیلاسز انتظام به مونږه اوکړو خو بنیادی خبره داده چې فری ډائیلاسز دپاره پیسے مونږه د زکواة فنډ نه ورکوو۔ او په دې وخت کښې زکواة فنډ چې دے نو هغه هسپتالونو ته نه دے ریلیز شوې۔او عنقریب متعلقه منسټر صاحب زما سره اوس وعده اوکړه چې ډیر زر زر به مونږه دا فنډ ریلیز کړو خو په دې کښې بیا هم مونږ ته څه مشکلات دی لکه LRHته مونږه د زکواة په مد کښې اسی لاکه روپئی ملاویږی او کارډیالوجی

یونټ ته بیس لاکھ روپئی ډائریکټ فیډرل گورنمنټ ورکوی۔ دا 80لاکھ روپئی چې کله هسپتال ته راشی، نو په دې کبنې هر قسم مریضان راځی، اوس د هیپاټائټس سی مریضان هم راځی نو هیپاټائټس سی مریضان چې راشی نو د یو مریض په علاج باندې اسی هزار روپئی خرچ راځی۔ اوس که په دې باندې هیپاټائټس سی او د هغوی Entitlement Certificateهم راوړی نو بیا خو مونږه هغوی ته Refuseکولے نه شو چې په دې مونږ صرف او صرف د هیپاټائټس سی د مریضان علاج کوو، نو دا اسی لاکھ روپئی په یوه میاشت کبنې ختمیږی لهذا مونږه هغه بله ورځ درے وانړه هسپتالونو R.mosمیټنگ کړے ووپه هغې کبنې مونږه دا فیصله اوکړه۔چې مونږ به هپاټائټس ته یو خاص Amount ورکوؤ په میاشت کبنې چې په میاشت کبنې به د دومره پیسو مونږه د هیپاټائټس د مریضانو علاج کوؤ او د هغې نه بعد که څوک راځی، ځکه چې دا ټول فنډ په هغې باندې ختمیږی، دویمه فیصله مو دا کړې ده، دا یو شکایت راځی د هسپتالونو ته چې په هسپتالونو کبنې د زکواة فنډ ډیر زر زر ختمیږی، حقیقت دا دے چې زکواة فنډ مونږه د شپږو میاشتو د پاره په Installments صورت کبنې ملاویږی، چې کله د شپږو میاشتو اولنے Installment ملاؤ شی نو هغه Installment په اولنئ دوه درے میاشتو کبنې ختم شی لهذا مونږه دا هم فیصله کړې ده چې مونږه به دا د شپږو میاشتو چې کوم فنډ دے ،دا به په شپږ میاشتو باندې Equally distribute کوؤ او چې په میاشت کبنې څومره فنډ خرچ کیږی نو د هغې نه اخوا به مونږه بیا نه ځو،نور خرچ به نه کوؤ ، بلے میاشتے ته به پریږدو۔ چې فنډ په ټول کال کبنې او په هره میاشت کبنې Available وی۔ د محترمه رفعت اکبر سواتی صاحبه د هیلتھ ریگولیټری اتهارټی طرف ته توجه راگرځولے ده، حقیقت دا دے چې مونږه چې د I.B.P متبادل کوم Recommendations پیش کړی دی په هغې کبنې ټوله تکیه زمونږه په هیلتھ ریگولیټری اتهارټی باندې ده، ټول امیدونه هم زمونږه د هیلتھ ریگولیټری اتهارټی نه دی۔ چې اصلاح احوال د پاره به دا Effective او جاندار رول ادا کوی۔او د دوئ د اطلاع د پاره زه دا عرض کومه چې د هیلتھ ریگولیټری اتهارټی د پاره مونږه نومونه چیف منسټر صاحب ته منظورئ له لیږلی دی۔ډیر زر زر به د هغې منظوری اوشی ان شاءالله او ډیر زر

په د دې نوټيفکيشن د هيلته ريګوليټرى اتهارټي اوشي۔ روز زرګل د ليډي ډاکټر د عدم موجودګۍ شکوه اوکړه، لکه څنګه چې ما مخکښې ګزارش اوکړو چې څومره 398 sanctions پوسټونه دى، په هغې باندې مونږ چيف منسټر صاحب ته سمرى ليږلے ده چې کله هم د هغې اجازت ملاؤ شو نو ان شاءالله هغه به مونږه ايډورټائز کوؤ او دغه پوسټونو باندې او Departmentally په هغې باندې مونږه به په Contract basis recruitments کوؤ۔ محترم پيرمحمد خان صاحب دے خبرې ته توجه راګرځولے ده چې په هسپتالونو کښې د مريضانو سره رويه د ډاکټرانو يا د هغه ځائے د پيراميډيک او د نرسز وغيره ټهيک نه وى۔حقيقت دا دے چې دا د دوئ ډير لوئے شکايت او په ابتدا کښې هم ما د دې خبره اوکړه۔ دوئ اووئيل چې غير ضرورى Investigations ډاکټران Propose کوى دا هم ډيره لويه خرابى ده په هپستالونو کښې او ما چې څه رنګ ګزارش اوکړو،مونږه هيلته ريګوليټرى اتهارټي جوړه کړې ده۔ د هيلته ريګوليټرى اتهارټي په اختيار کښې دا ټولے خبرې راځى چې د دې اصلاح به کوى او چې دا څومره ليبارټريانے دى،Un-registered laboratories دى، دا به رجسټر کيږى۔ د هغې د پاره به معيار مقرر کيږى چې د کوم معيار د غه به کيږى او د دې پاره زمونږه يو خپل سوچ دے چې مونږه د دې د پاره Protocols develop کړو۔ د هر مريض د هر مرض د پاره Protocols develop کړو خو هغه وخت اخلى په هغې باندې هم ما يو ورکنګ ګروپ ته دا کار ورکړے دے د ميډيسن او دغه شان د Investigation چې هر مريض راځى او هغه ته دا پته لګى لږ هم Indication ملاويږى چې د ده کومه بيمارى ده،چې هغه ته دا پته وى چې په دې کښې به زه کوم کوم ډرګز او دغه استعمالومه۔ دوئ په L.R.H کښې د پندره نرسز د فارغ کيدو خبره اوکړه، څنګه چې ما مخکښې ګزارش اوکړو، L.R.H Autonomous Body ده په ابتدا کښې هم مونږ دا اووئيل چې Autonomous Body ده Independent، هغوى بالکل په دې خبره کښې، د هغوى يو Institutional Management Committee هغه د دې خبرې تعين کوى Institutional Management Committee چې مونږه ته د څومره نرسز ضرورت دے ، څومره Employees ضرورت دے ؟ دا د هغې Institutional

Management Committee کار دے نو مونږه هغوي ته Request کولے شو خو هغوي ته دا نه شو ووئیلے ، حکم ورته نه شو کولے چې تاسو خواه مخواه دا واخلئ، او ان شاءاللّٰه دا به زه د هغوي سره Take up کومه، دا د پندره نرسز د فارغ کیدو دا مسئله رور عتیق الرحمان چې دا شکایت اوکړو چې د شکردرے د کوهاټ د هنگو هسپتال ایمبولینس چې دے نو دا دیر اپر ته یا دیر لوئر ته ورکړے شوې دے نو د دوئ د پاره دا عرض کوم چې دا ایمبولینس د هنگو هسپتال نه وو، بلکه دا چې مونږه ته کوم لسټ راغلے وو نو په هغې کښې باقاعده By name mention وو۔ دا وو د شکردرے هسپتال د پاره او د شکردرے کوهاټ ته، د کوهاټ حصه ده شکردره، هغوي ته ما ورکړے دے دا ایمبولینس او دیر ته نه دے تلے۔ د دوئ د اطلاع د پاره دا عرض دے۔

<u>جناب سپیکر</u>: لہذا۔۔۔۔

<u>وزیر صحت</u>: میاں نثار گل صاحب شکایت اوکړو د ډاکټر په باره کښې، زه دوئ ته خواست کومه چې دوئ ماته د هغه ډاکټر نوم راکړی چې کوم ډاکټر په هغه موقع باندې موجود وو اولکه څه رنګ چې د ده په وینا باندې چې د ده سره یو ډاکټر گستاخی کړې ده، مخکښې یوه کارروائی کړې ده نو دغه شان به د ده په وینا به بیا د دغه ډاکټر خلاف کارروائی کوؤ۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: لہذا، لہذا، لہذا۔۔۔۔

<u>وزیر صحت</u>: لهذا استدعا کومه چې رااروان مالی کال دپاره د ګرانټس منظورئ ورکړی۔ او کټ موشن واپس واخلئ۔

(شور)

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: سر! ماته ئے د ډی آئی خان DHQ Hospital په باره کښې خبره اونکړه۔

(شور)

<u>جناب سپیکر</u>: گوره ماسره بله بیا یوه لار نشته دے چې زه بیا بله لار اختیار کړم۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تاسو Visit هم نه دے کړے جی۔
وزیر صحت: د ډی آئی خان DHQ به Visit زه پخپله کوم ان شاءالله۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: مشتاق احمد غنی صاحب نشته دے ، Absent دے۔ (مداخلت)
واپس اخلے دهغه Behalf باندې
جناب زرگل خان: هغه ماته اووئیل واپس ئے کړه۔
Mr. Speaker: Thank you.
قاضی محمد اسد خان: میں واپس لیتا ہوں جی۔ مشتاق کے Behalf پہ کیونکہ انہوں نے مجھے بھی کہا تھا۔
جناب سپیکر: اچھا جی۔ جناب جمشید خان صاحب۔
جناب جمشید خان: زه ئے واپس اخلم۔
جناب سپیکر: عبدالاکبر خان صاحب۔
جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب! تاسو رولنگ ورکړو چې دوئ به تاسو ته دا ډیټیل درکړی، زه ددغه رولنګ په وجه باندې چې دا به مونږ ته ډیر زر ملاؤشی، زه واپس اخلم۔
جناب سپیکر: سکندر حیات خان۔
جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر! زه خپل کټ موشن واپس اخلم۔
جناب سپیکر: ډیره مهربانی بشیر احمد بلور
جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! ما یو request کړے وو په خپل دے تقریر کښې، دا دوه ډائریکټر جنرلز کار کوی، د دې به باره کښې منسټر صاحب څه خبره اونه کړه اوبل مادا عرض اوکړو چې دوئ اووئیل چې زمونږ د آته هسپتالونو PC-1 جوړدے خو په بجټ کښې دننه د هسپتالونوڅه ذکر نشته دے۔ دا دوه خبرې دی۔ بیابه زه واپس واخلم۔ بله داځنګه چې عبدالاکبرخان اوئیل چې مونږ ته به ډیټیل راکړی، صبا د راکړی خیر دے خو د بجټ پاس کولو نه مخکښې د راکړی۔
جناب سپیکر: جی، جی۔

وزیر صحت: د D.Gs ،دوئ د دوه ډائریکټرجنرل خبره اوکړه، نو زه دا واضح کول غواړم چې ډائریکټر جنرل دوه نشته دے، یو ډائریکټر جنرل دے، ډاکټرجلیل الرحمان۔ مخکښې M.S وواو ډاکټر حبیب الرحمان ایکټنګ چیف ایکزیکټو ایل آر ایچ دے ،ټول فائلونه هغه ته ځی۔ د ډائریکټر جنرل چې څومره ډیوټیانے دی نو هغه ډاکټر جلیل الرحمان کوی، هیڅ بل ډائریکټرجنرل نشته دے۔ او د صوبائی حکومت د طرف نه ډاکټر جلیل الرحمان، زمونږ دا Clear cut خبره ده چې هغه ډائریکټر جنرل دے او دوئ د هسپتالونو په باره کښې چې کومه خبره اوکړه، نو دا د اے ډی پی حصه ده،د دې بجټ حصه نه ده۔دا آته هسپتالونه چې مونږ وایو چې د هغې PC-1 به په دې کال کښې تیاریږی اوولس تیر شوی کال کښې شوی دی او دا آته به په دې کال کښې جوړیږی نو هغه د A.D.P حصه ده۔

جناب سپیکر: بشیر احمد بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! ده په فلور آف دی هاؤس خبره اوکړه، مونږ به دا خبره اومنو۔ خو نن هم اخبار کښې راغلې دی چې دوه ډائریکټران دی او یو فائل یو ته ځی او بل بل ته ځی۔ دا بیا ټهیک ده چې دوئ اووئیل چې دا سې نه ده نو ټهیک ده، مونږ به واپس واخلو۔

جناب سپیکر: رفعت اکرب سواتی صاحبہ، ہاں نگہت اورکزئی، ہاں، سوری۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! واپس لے رہی ہوں لیکن اس شرط کے ساتھ کہ وہ ڈی۔ آئی۔ خان اور سیٹلائٹ ہسپتال کوہاٹ کا دورہ کریں گے۔ کیونکہ انہوں نے ابھی تک وہاں کے دورے نہیں کیے۔

جناب سپیکر: رفعت اکبر سواتی صاحبہ۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: Thank you Mr. Speaker sir, میں بڑی مشکور ہوں منسٹر صاحب کی کہ انہوں نے کچھ نشاندہیاں تو کر دی ہیں اور اعتراف بھی کیا لیکن دو بڑی اہم۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں۔۔۔۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: دو اہم چیزیں سر، میں کٹ موشن واپس نہیں لیتی۔ سر! دیکھیں نا۔۔۔۔

جناب سپیکر: پھر میں اس پر آتا ہوں، جی مسٹر زر گل خان۔

جناب زر گل خان: میں واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: مسٹر پیر محمد خان، مسٹر عتیق الرحمان خان۔۔۔۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: سر! میری تو باری آپ نے Over lock کرادی ہے۔

جناب سپیکر: بس میں کٹ موشن کو ووٹ کے لئے ڈالتا ہوں۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: منسٹر صاحب پہلے میرے سوال کا جواب دے دیں۔ یہ تو سر، انصاف تو نہ ہوا۔ انہوں نے Un-allocable کی تو بات ہی نہیں کی ہے۔ آپ کیسے کہہ رہے ہیں سر! کہ میں واپس لے لوں؟

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر! مونږه خپل Withdraw کړواو دا دپکښې خپل تقریر کوئ۔ مونږ خپل Withdraw کړ و او دے له د تقریر موقعه ور کړئ۔

جناب عتیق الرحمان: مونږه خپل Withdraw کړو چې دا پکښې څه کوی، هغه د کوی۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: نہیں، سر نہیں، یہ غلط بات ہے..... You have not spoken

جناب عبدالاکبر خان: دیکھیں جی، کٹ موشن میں سوال اور جواب نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر: سوال و جواب نہیں ہوتا، بس اس پر مزید، اچھا آپ واپس لے رہی ہیں یا اس پر ووٹنگ کرانا چاہتی ہیں؟

محترمہ رفعت اکبر سواتی: ٹھیک ہے سر، اگر Decentralization کے بعد اختیار نہ گورنمنٹ کا ہے، نہ پراونس کا اور نہ ڈسٹرکٹ کا ہے تو برائے مہربانی پھر مجھے کوئی بتادے کہ Un-allocable funds کیسے دیئے جائینگے It's a big question Mark

جناب عبدالاکبر خان: اسکے لئے الگ گرانٹ ہے وہ ڈیمانڈ جب آئے تو پھر اس میں بات کریں۔

جناب سپیکر: آپ واپس لے رہی ہیں یا ووٹنگ کرائیں؟

محترمہ رفعت اکبر سواتی: آپ حکم کرتے ہیں تو واپس لیتی ہوں۔

جناب سپیکر: بس واپس ہے۔

Since all the Honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 13, therefore, the question before the House is that Demand No. 13 may be granted. Those who are in

favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted. The House is adjourned for tea break.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی چائے کے لئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ Demand No.14. The Honourable Chief Minister N.W.F.P., to please move his Demand No. 14. The Honourable Chief Minister, please

Malik Zafar Azam (Minister for Law): On behalf of Chief Minister I beg to move that a sum not exceeding Rs. 477,679,000/- (Rupees four hundred seventy seven million, six hundred seventy nine thousand only) be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2004 in respect of ‘Works and Services’. Thank you sir.

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 477,679,000/- (Rupees four hundred seventy seven million ,six hundred seventy nine thousand only) be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2004 in respect of ‘Works and Services’. Cut motions on Demand No. 14. Mr. Hamid Iqbal, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 14. Mr. Hamid Iqbal, MPA, please.

Engr. Hamid Iqbal: Thank you Mr. Speaker! I beg to move a cut motion of Rs 5000/- only on Demand No. 14.

Mr. Speaker: The motion moved is that the total grant be reduced by Rs. 5000/- only. Mr. Jamshed Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No.14

جناب جمشید خان: شکریه جناب سپیکر!په ډیمانډ نمبر 14 باندې د پانچ سو روپو کټ موشن پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion_moved is that the total grant be reduced by Rs. 500/- only. Mr. Sikander Hayat Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No.14 (Absent, it lapses). Mr. Bashir

Ahmad Bilour, MPA to please move his cut motion on Demand No.14

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! زه د 250روپو کټ موشن پیش کوم دے ډیمانډ نمبر14 باندې۔

. Mr. Speaker: The motion moved is that the total grant be reduced by Rs. 250/- only. Mr. Ameer Rehman, MPA, to please move his cut motion on Demand No.14 (Absent, it lapses). Mr. Abdul Akbar Khan, MPA to please move his cut motion on Demand No.14. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!چونکه وخت کم دے ،ماته پته ده چې آخرینے وخت دے۔نو زه زیات وخت نه اخلم،زه دا کټ موشن نه پیش کوم۔

Mr. Speaker: Withdrawn... Mrs. Riffat Akbar Swati, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 14.

Mrs. Riffat Akbar Swati: Thank you Mr. Speaker! I move a cut motion of Rs. 120/- on Demand No.14.

Mr. Speaker: The motion moved is that the total grant be reduced by Rs. 120/- only. Mrs. Nighat Orakzai, MPA to please move her cut motion on Demand No. 14.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! میں ڈیمانڈ14پر-/100کا کٹ موشن پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion moved is that the total grant be reduced by Rs. 100/-only. Mr. Zar Gul Khan, MPA to please move his cut motion on Demand No. 14. (Absent, it lapses). Mr. Pir Muhammad Khan, MPA to please move his cut motion on Demand No. 14. (Absent, it lapses). Mr. Atiqur Rehman, MPA , to please move his cut motion on Demand No. 14 (Absent, it ;lapses).

میں ایک استدعا کرتا ہوں۔تمام معزز اراکین اسمبلی سے، چونکہ بجٹ پہ میرے خیال میں چار متواتر دن، General discussion بھی ہوچکی ہے۔اور یہ دوسرا دن ہے کہ متواتر ہم Demand for grants کررہے ہیں اور ابھی تک ہم صرف 14نمبر پر پہنچے ہیں۔میرے خیال میں کل تک یہ 14ڈیمانڈ، مجھے پتہ ہے کہ مشکلات بھی ہیں۔مسائل بھی ہیں۔سب کچھ ہے لیکن ایوان کے معزز اراکین سے میں یہ تعاون چاہونگا کہ وہ تھوڑا سا اختیار جو چیئر کو حاصل ہے،وہ ذرا میں Readout، ایوان کے سامنے پڑھ کر سناتا ہوں اگر وہ مجھے اس کی اجازت دے دیں تاکہ کام اور ہاؤس چلانے میں آسانی بھی ہو اور

وقت بھی ضائع نہ ہو۔ مجھے ممبران کی تھکاوٹ کا بھی احساس ہے اور سب چاہتے ہیں اس صوبے کا مفاد اس کی ترقی اور عوامی مسائل کا حل اور میرے خیال میں تقریباً ڈیڑھ مہینے سے یہ اجلاس متواتر چل رہا ہے۔ تو مجھے امید ہے کہ انشاءاللہ۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور : پوائنٹ آف آرډر جي۔ سپیکر صاحب! تاسو ډیرے ښے خبرې اوکړلے خو دا ده چې تاسو دا اجلاس په دې اوږد کړے وو، دا Lastیوه نیمه میاشت چې یره دا آخیر وخت کښې به مونږ دا بجټ دا سې پاس کړو (قہقہہ)

Mr. Speaker: Rule No.148. On the last day of the days allotted under rule 141 for the stage referred to in clause © of rule 140 at the time when the meeting is to terminate the Speaker shall forthwith put every question necessary to dispose of all the out-standing matters in connection with the demands for grants clause © of rule 140

© Discussion and voting on demands for grants (in respect of expenditure other than charged expenditure), including voting on motions for reduction, if any تو اس کے تحت، میرے خیال میں جس طرح ایوان کا ماحول انتہائی ہم آہنگی سے، تعاون سے، Cooperation سے ایک دوسرے کو برداشت کرے، میرے خیال میں ان زرین روایات کو مد نظر رکھتے ہوئے جو بھی ڈیمانڈز آتے ہیں تو معزز اراکین اسمبلی جنہوں نے، مجھے یہ بھی پتہ ہے، چیئر کو یہ بھی احساس ہے کہ انہوں نے جو کٹ موشنز پیش کئے ہیں وہ بجا طور اپنی جگہ پہ بالکل صحیح ہیں، ان کے مقاصد ٹھیک ہیں لیکن میں امید رکھتا ہوں کہ، ایسا نہ ہو کہ مسئلہ آخر میں ووٹنگ پہ چلا جائے وہ اپنے کٹ موشنز Withdraw کر لینگے۔ ڈیمانڈ نمبر 14۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: سر! اگر ایک بات کی اجازت دیں۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: ویسے اگر سلسلہ کچھ اس طرح سے ہے اور جیسے آپ نے رولز کا حوالہ بھی ہمیں دیا ہے۔ اگر اپوزیشن کے ممبرز متفق ہو جائیں آپ کے ساتھ کہ یہ Situation ایسی Culminate ہو جائیگی۔ تو میرے خیال میں We can all put together, all the cut motions, in

اگر آپ one go, you can always declare you have the powers to dot it کہیں تو We can save time کیونکہ Actually ہونا کچھ نہیں ہے، واپس ہم نے سارے لینے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں بیگم صاحبہ کے اس پوائنٹ سے اتفاق کرتا ہوں اور بات یہ ہے جی کہ یہ جو ڈیمانڈز کا سلسلہ ہے، یہ اگر اس سپیڈ سے چلتا رہے تو یہ پانچ دن میں بھی ختم نہیں ہوتا۔ اور جو رول آپ نے Quote کیا ہے یہ رول چیئر کو اختیار دیتا ہے کہ جب ٹائم ختم ہونے والا ہو تو وہ سارے ڈیمانڈز کو یکمشت لے کر بغیر Discussion کے اور بغیر بات کرنے کے، وہ کر سکتا ہے جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ اپوزیشن کے تمام ممبران نے تقریباً ہر ڈیمانڈ پر کٹ موشنز دیئے تھے اور اس لئے دیے تھے کہ جب ہمیں موقع ملے گا تو ہم بات کرینگے۔ میری تجویز یہ ہو گی کہ ہم میں سے ہر ایک ممبر دو دو یا تین تین ڈیمانڈز پر بات کرلیں اور باقی کو Withdraw کرلیں۔ کسی ڈیمانڈ میں جو آنریبل ممبر Interested ہے۔ تو وہ دو تین ڈیمانڈز میں میرے خیال میں بات کرلے مثال کے طور پر میں بھی سارے کٹ موشن Withdraw کرتا ہوں۔ صرف ایگریکلچر، ایریگیشن اور منرل پر بات کرونگا۔ میری باقی ساتھیوں سے بھی استدعا ہو گی کہ وہ بھی Withdraw کرلیں تاکہ مطلب یہ ہے کہ دو تین یا چار پانچ ڈیمانڈز رہ جائیں اور پھر ختم ہو جائیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! میں Agree کرتی ہوں عبدالاکبر صاحب کی بات سے کہ ہم لوگ اپنے کٹ موشنز جو ہیں، جتنے بھی کئے ہیں۔

جناب اسرار اللہ خان: میں بھی جی Agree کرتا ہوں۔ On behalf of PPP(Sherpao)۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی آپ کے ساتھ اور عبدالاکبر کے ساتھ کہ -----

جناب سپیکر: جی۔

جناب اسرار اللہ خان: میں بھی جی پی پی پی (شیر پاؤ) کی طرف سے Agree کرتا ہوں مطلب ہے دو تین جو Relevant ہیں تو۔

جناب سپیکر: جی، بشیر احمد بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! زه د Works and Services او Irrigation نه بغیر باقی ډیمانډ به Withdraw کړم.

(تالیاں)

جناب زرگل خان: سرا!زه به هم Works and Servicesصرف واخلم نور بهWithdraw کړو جی۔

جناب سپیکر: زما په خپل خیال که دا د چیئر پهRequestباندې، ډیر ټائم به واخلی او ما ته پته ده چې څه وئیل تاسو غواړے ؟څه کمزورئ پکښې،او،نو دا به لړ، بشیر احمد بلور صاحب۔

جناب عبدلا کبر خان: ہم نے توChoiceدے دی ہے کہ کونسے ڈیمانڈز ہم لینا چاہتے ہیں۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: ہاں جی۔ میں بس میرے خیال میں اب جو رہ گئے ہیں اس وقت کے سیشن کے دو ایک ڈیمانڈز ہیں تھوڑا سا مجھے ان کا جواب چاہیئے (مداخلت) جی، جی، وہی میں بتا رہی ہوں نا۔

جناب بشیر احمد بلور: ما خو تاسو ته عرض اوکړو چې زما دوه ډیمانډز د پاره دی باقی زه ټول کټ موشنز به واپس واخلم۔یو Works and Servicesولا او یوIrrigationباندې چل کوم دی۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: ورکس اینڈ سروسز کرلیں

جناب بشیر احمد بلور: باقی زما ټول کټ موشنز چې دی، هغه به زه واپس واخلم۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کرلیں خانہ پری کے لئے۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب عبدالاکبر خان: میرے خیال میں کام آسان ہوگیا ہے۔ میرے خیال میں majority، ورکس اینڈ سروسز، ایریگیشن اور ایگریکلچر اور منرل پر ہیں بس جی۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: نہیں سر، اگر عبدالاکبر خان جائیں میری یہ گزارش ہے، رولز کے مطابقSuggestion میں نے دی تھی اگر ہم نے With draw کرنے ہیں ہیں تو پھر کس لئے Mineralsیا کسی اور یہ ہم بات کریں ؟ ہم پھر ایک فیصلہ کرتے ہیں My cut motions withdrawn.بس۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Thank you! Mr. Bashir Ahmad Bilour, on demand No.14.
Mrs.Riffat Akbar Swati: We are also, with drawn sir.. then sir we will go with the demands.

جناب بشیر احمد بلور: ڈیمانڈ نمبر 14 کښې زه 250 روپئی کټ مشن پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion moved that the total grant be reduce by.Rs 250/. Only.

عبدالاکبر خان نے تو Already With draw کیا ہے۔ اچھا عامر رحمن تو Absent ہیں۔ مسز اکبر سواتی صاحبہ With drawn

Mr. Riffat Akbar Swati: I withdrawn.
Mr. Speaker: Mr. Nighat Orakzai Sahiba.
Mr. Nighat Yasmin Orkzai: With drawan…..(Applause)
Mr. Speaker: Withdrawn.

بشیر احمد بلور صاحب۔

جناب زر گل خان: دے بارہ کښې ما دے With draw کړے۔ صرف دغه یو۔

جناب سپیکر: نه جی، ته وے نه، ته وے نه مطلب دا دے آواز شوې وو۔ ته وے نه، پیش شوې دے۔

جناب سپیکر: خه حامد اقبال صاحب۔

Engineer Hamid Iqbal: Thank you sir.

جناب سپیکر: ما خو وئیل جوړ تا With draw کړو۔

انجنئر حامد اقبال: نه ما نے دے With draw کړے جی۔

جناب سپیکر: نو اوس ئے کړه کنه۔

انجنئر حامد اقبال: نه جی، بحیثیت زما د انجنئیر، چې زه د انجنئرنگ سیکټر نه ناست یم، زه صرف او صرف دے باندې چې د دې ډیپارټمنټ کارکردګی چې لږ غوندے بنه شی، نو هغه مسئلے ته لږ غوندې را دغه کول غواړمه۔ باقی دا دے چې تقریباً ټولو نه زه خپل کټ موشن With draw کومه سوائے صرف د یو منرل نه۔ چې هغه باندې به زه Discussion کول غواړمه۔

جناب سپیکر: جی Thank you بشیر احمد بلور صاحب۔

انجینئر حامد اقبال: ما خو څه خبره او نه کړه جی۔

جناب سپیکر: جی۔ ما خو وئیل چې خبره دے اوکړه۔ ته خبره څه ته وائے ؟ ما خو وئیل چې خبره دے اوکړه۔ بس اوشو کنه۔

انجینئر حامد اقبال: صرف یو څو Points سر،

جناب سپیکر: جی، څه؟

انجینئر حامد اقبال: سرا! داسې کار دے چې دا زمونږ یو ډیر Important department دے او دا یو واحد Executing agency ده، زما چې څومره ګورنمنټ ډیپارټمنټس کارونه کوی یا Construction کیږی، یا د هغې Maintenance کیږی، نو هغه ټول صرف او صرف په دې ډیپارټمنټ باندې کیږی۔ نو زه صرف دا وئیل غواړمه چې دیکښې مونږ سره چې کوم Flaws دی، هغه Flaws چې دی، هغه به مونږ مخے ته کیږدو او د هغې مطابق به مونږ یو داسې پالیسی جوړه کړو چې په هغې کښې Quality control، Quality control باندې زمونږ دغه راشی، کرپشن فری شی او دے کښې داسې کار دے چې کوم کار مونږ شروع کوؤ چې هغې کښې یو ټائم فریم وی۔ هر یو پراجیکټ چې مونږ Start کړو نو هغه پراجیکټ په ټائم باندې نه Complete کیږی۔ نو صرف زه دا وئیل غواړمه چې زمونږه هر یو پالیسی چې جوړیږی، هغه دے د ټائم فریم مطابق وی۔ په دیکښې Pre- qualified contractorsمخے ته راشی، صرف دے دپاره چې دا Quality improve شی او صرف زه تاسو ته دا وئیل غواړمه چې په دیکښې چې کوم کرپشن دے نو هغه کنټرول کول غواړی دا لړ دغه اوکړئی مهربانی۔

جناب سپیکر: مهربانی۔ بشیر احمد بلور صاحب

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! تاسو دومره زر زر هغه کړئی ته ګورئی، داسې چل دے چې دا ډیر Important دے۔

جناب سپیکر: جی جی بالکل۔

جناب بشیر احمد بلور: او دیکښې څومره Construction works چې دے د ټولے صوبے هم دا ډیپارټمنټ کوی۔ روډز دا جوړوی، بلډنګز دے جوړوی، دیکښې څومره کرپشن چې دے ډیپارټمنټ کښې دے، زما خیال دے داسې بل ډیپارټمنټ نشته چې هغې کښې دومره کرپشن وی۔ زه د 1990ء نه 1993 پورے د دې وزیر پاتے شوې یمه۔ او دے دپاره ما یو Criteria جوړه کړې وه۔ دیکښې P.O.R چې دے، هغه داسې جوړ دے چې هغې باندې تاسو، ټهیکیداران چې کوم خپل Contract د پاره، خپل فارم ورکوی نو هغې کښې حکومت وائی په سل روپئې باندې جوړیږی، یو Contractor وائی دا زه په پچاس روپئې جوړومه۔ په 50% Below،Below 40% هغوې بیا خپلے محکمے سره Understanding اوکړی۔ ټهیکه واخلی۔ میاشت پس بیا هغه اووائی چې دا خو نه شی کیدے، ماته Increase کړئی۔ چې ډیپارټمنټ Increase کوی نه، هغه بیا لاړ شی هائی کورټ کښې Stay واخلی چې جی ماته دا ټهیکه ملاؤ وه او دا زما ټهیکه کینسل شوه۔ دا ولے کینسل شوله؟ نو هغه کار بیا هم دغه شان پروت وی او بیا هغه 50% څه چې په 70% Increase باندې هغه ټهیکه بیا لاړه شی۔ نو زه دا تپوس کومه منسټر صاحب نه چې دا دومره پیسے په دې باندې خرچې کوی، دا په دې چې دومره پیسے خرچ کیږی او دا زمونږ د صوبے د غریبو پیسے دی، دوئی څه داسې جوړ کړی دی کرپشن ختمولو دپاره، دا Inline کولو د پاره؟ دا کوم خلق چې تعلق ښائی، هغه بیا ښه ځائے کښې ایس ډی او لګیدلے وی۔ او چې کوم عاجز غریب وی، د چا چې تعلق نه وی۔ نو هغه دفتر کښې ناست وی۔ کوم سړے خپلو کښې وی نو هغه لس، لس کاله پورے ناست وی، څوک پینځو کالو له ناست وی او بیا بل اهمه خبره دا ده چې دیکښې داسې چل کیږی چې ټیکنیکل سړے چې دے، هغه سول ورکس ته اوړیدلے وی۔ زه جی نتهیا ګلی ته تلے ووم۔ زمونږ Blower، دے واوره Melt کولو دپاره، مونږ Blower راغوښتے وو جرمنی نه نو هلته جرمن ماسره راغلو چې هغه مشین چالو کولو نو هغه ماته اووئیل چې دے خپل، ایس ډی او ته اووایه چې دے د ځان پوهه کړی که صبا ته نه ئے نو دا د اوچلوی، نو هغه ایس ډی او ما راوغوښتو۔ نو ماته هغه جرمن انجینئر وائی چې دا سړے خو سول انجینئر دے نو دا په دې ټیکنیکل انجینئرنګ

باندې څه پوهیږی؟ نو هغه وخت کښې ماته پته اولګیده نو بیا ما تپوس اوکړو۔ نو ډیر زیات ټیکنیکل انجینئرز چې وو، هغه سول انجینئرز ته اوړیدلی وو او سول چې وو هغه ټیکنیکل ته اوړیدلی وو۔ نو ما بیا یو آرډر اوکړو چې نه، چې څوک ټیکنیکل انجینئرز وی، د ترکان کار خو ګلکار خو نه شی کولے کنه او نه د ګلکار ترکان کولے شی۔ نو ما بیا بند کړی وو، آیا حکومت په دې باندې څه عمل درآمد کوی؟ حکومت د دوئی دا ټرانسفر چې کوم دا Tenure دے، په دې څه عمل درآمد کوی؟ د کرپشن دپاره چې کوم دا B.O.Q ده، د دې دپاره څه نوے کمیټی جوړه کړې ده، چې دا به ختم شی؟ دا به راته اوښائی چې چرته Blow tender راځی نو Blow Tender څنګه دوئی Deal کوی او بیا هغه Tender چې راځی نو هغه څوک Accept کوی؟ او دا Acceptance letter چې کوم دے، هغه څوک ورکوی او څومره ورځو پس ئے ورکوی؟ دا ټولے ډیرے زیاتے اهم خبرې دی، منسټر صاحب له پکار دی چې خپل Knowledge کښې د، او زه چې کوم وخت منسټر وom نو ما پوره یو دریو صفحو هغه ورځو کښې د دې کرپشن او د ډیپی۔ او۔ کیو او د دې ټولو باره کښې یوه سمری جوړه کړې وه او په دې ما عمل کولو۔ نو زه درخواست کوم خپل منسټر صاحب ته چې په دې باندې د عمل اوشی چې دا کرپشن ترے ختم شی۔

جناب سپیکر: جی سراج الحق صاحب۔

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر خزانه): جناب سپیکر صاحب! بشیر بلور صاحب د دې ورکس اینډ سروس د محکمے په باره کښې چې څومره ملګرو کټ موشن پیش کړی دی او د هغې نه علاوه، د هغې په باره زه یو مختصر عرض دا کوم چې دوئی اوس هم د دې محکمے په باره کښې مختصر خبره اوکړه او حقیقت دا دے چې دا محکمه شوه، د فارسټ محکمه شوه او د دې نه علاوه نور هم دا نورے محکمے دی، مونږه د غواړو چې د دې بجټ نه پس د دې په باره کښې یو یعنی که د کرپشن په باره کښې او د دې چې کوم مسائل دوئی بیان کړل، د دې د اصلاح د پاره زه به دا Agree کړم چې د اپوزیشن ټول لیډران او مونږه د حکومت متعلقه محکمو وزیران دا خپلو کښې کیښنو او په شریکه باندې د دوئی د اصلاح د پاره یو، ځکه چې اوس که ظفر اعظم صاحب جواب ورکړی نو اعداد و شمار جواب

دے ، یعنی دا د هغې مسائلو جواب نه شی د رکولے کومو طرف ته چې تا سو ، دا د یوډیر اوږد وخت نه را روان مسائل دی۔ نو زمونږ سره د بجټ نه پس وخت به هم ډیر وی، زه دا غواړم چې په کومه کومه محکمه کښې مونږ اصلاح کولے شو او کرپشن ختمولے شو او د قوم پیسه په قوم باندې د استعمالولو د پاره لار پیدا کولے شو، زه دا Agree کوم چې په دې باندې مونږ کیبنټو په خپلو کښې پرے مشوره اوکړو۔

جناب سپیکر: حامد اقبال صاحب۔

انجنیئر حامد اقبال: سپیکر صاحب! زه خپل کټ موشن واپس اخلم۔

جناب سپیکر: بشیر احمد بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: د منسټر صاحب د دې یقین دهانی نه پس دا به With draw کوو۔

Mr. Speaker: Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 14, therefore, the question before the House is that Demand No. 14 may be granted. Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted. Demand No. 15. The honourable Chief Minister, N.W.F.P., to please move his Demand No.15. Honourable Chief Minister please.

Mr. Zafar Azam (Minister for Law): Thank you sir, I, on behalf of honourqable Chief Minister, N.W.F.P., beg to move that a sum not exceeding Rs. 96,000,000/- (Rupees ninety six million only) may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2004, in respect of Roads, Highways, Bridges and Buildings, etc. Thank you sir.

Mr. Speaker: The motion before the House is “that a sum not exceeding Rs. 96,000,000/- (Rupees ninety six million only) may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2004, in respect of Roads, Highways, Bridges and Buildings, etc”.

Cut motions on Demand No. 15. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, withdrawn. Mr. Jamshed Khan, withdrawn. Mr.Bashir Ahmad Bilour, MPA, please.

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! دے کښې زه ایک سو گیاره روپو کټ موشن پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion moved that the total grant be reduced by Rs. 111 only.Mr. Sikandar Hayat Khan, M.P.A., to please move his cut motion on Demand No. 15, (Absent, it lapses). Mrs. Riffat Akbar Swati, M.P.A. (Withdrawn). Mr. Ameer Rehman, M.P.A., to please move his cut motion on Demand No. 15, (Absent, it lapses). Mr. Zar Gul Khan, M.P.A., withdrawn. Mr. Pir Muhammad Khan, M.P.A., withdrawn.

جناب پیر محمد خان: چې سپیکر صاحب! د مخکښې ے نه With draw اووائیل نو خلاصه د کړه ۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نا، خبره شوې ده کنه

جناب سپیکر: خبره شوې ده جی، مسټر عتیق الرحمان ایم پی اے، With draw بشیر احمد بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! زه به ستاسو ډیر ټائم نه اخلم دا M and R دے ته وائی Maintenance and Repairs اصل گله چې ده، هغه هم دے کښې کیږی جی۔ تاسو ته پته ده چې دا روډ جوړول او بیا په آخری ورځو کښې چې فنډ ریلیز شی چې تیس جون نه مخکښې مخکښې دا د ختم کړے شی۔ هغه بیا داسې ناجائزه استعمالیږی، زما خیال دے تاسو ته هم دے باره کښې پوره علم دے، مخکښې تاسو اسمبلئی کښې پاتے شوې ئی، دا کروړونه روپئی وی او دا کروړونه روپئی په دې آخری میاشت کښې ټولے ختمیږی او څه Maintenance and Repairs وی ؟زه وائم چې 50% نه زیات دا پیسے کرپشن کښې لاړ شی۔ نو زه به بیا منسټر صاحب ته درخواست اوکړم چې دے باندې لږ زیات مونږ دا کمیټئی ډیرے جوړے کړی دی، په دې ډیر ډسکشن شوې دے خو دې کمیټو، چې کوم هغه شے مونږه Linger on کول غواړو، هغه کمیټی ته ورکړو۔ پکار دی چې Immediate action پرے واخلو او منسټر صاحب د فلور آف دی هاوس دا

اووائی چې دا M and R Maintenance and Repairs کبنې د ډیر زیات خیال ساتی دے کبنې د کروړونو روپو کرپشن راځی۔
جناب سپیکر: ملک ظفر اعظم صاحب۔
وزیر قانون: بالکل جی، ہمارے بشیر احمد بلور صاحب نے جو سجیشن دی ہے ہم تو اس سے اتفاق کرتے ہیں بلکہ سینیئر منسٹر صاحب نے تو اسکا جواب پہلے ہی دے دیا ہے کہ ہم آپس میں بیٹھ کر اسکے لئے معقول وہ بنائیں گے
جناب سپیکر: جی بشیر احمد بلور صاحب۔
جناب بشیر احمد بلور: بس جی، دوئی د کوشش اوکړی او زه به With draw کړم۔
Mr. Speaker: Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 15, therefore, the question before the House is that Demand No. 15 may be granted. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. The honourable Chief Minister, N.W.F.P., to please move his Demand No.16. Honourable Chief Minister please.
Mr. Zafar Azam (Minister for Law): Thank you sir, I, on behalf of honourqable Chief Minister, N.W.F.P., beg to move that a sum not exceeding Rs. 332,822,000/- (Rupees three hundred thirty two million and eight hundred twenty two thousand only) may be granted To the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2004, in respect of Public Health engineering, "thank you.
Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding
Rs. 332, 822, 000/- (Rupees three hundred thirty two million and eight hundred twenty two thousand only) be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2004, in respect of Public Health engineering."
Cut motion on Demand No. 16. Mr. Sikandar Hayat Khan, M.P.A, withdrawn. Mr. Jamshed Khan, M.P.A withdrawn. Mr. Bashir

Ahmad bilour, M.P.A to please move his cut motion on Demand No.16.

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! ماخو تاسو ته عرض اوکړو چې ستاسو به حکم مطابق د ایریګیشن او هغې کبنې به خبرې کوم نو-----

Mr. Speaker: Withdrawn. Mrs. Riffat Akbar Swati, M.P.A, Sahiba, withdrawn . Mr. Khalil Abbas (Absent, it lapses) Mr.Zar Gul Khan , M.P.A withdrawn. Mr. Abdul Akbar Khan, M.P.A withdrawn. Mr. Pir Muhammad Khan, MPA, Withdrawn. Mr. Attiq-ur-Rehman M.P.A, withdrawn. Since all the honorable members have withdrawn their Cut motions on Demand No. 16, therefore, the question before the House is that Demand No. 16 may be granted those who are in favour of it may say ' Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes 'have it. Demand is granted. Demand No. 17. The honorable Minister for Local Government, N.W.F.P, to please move his Demand No. 17. Honorable Minister for Local Government, N.W.F.P, please.

جناب سراج الحق (سینئیر وزیر خزانہ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ Mr. Speaker: On behalf?

Mr. Abdul Akbar Khan: On behalf?

سینئیر وزیر خزانہ: جی، On behalf

جناب عبدالاکبر خان: نہیں وہ آجائیں گے نا۔

سینئیر وزیر خزانہ: جناب سپیکر صاحب! لوکل گورنمنٹ کے وزیر کے گھر رات فوتگی ہوئی ہے۔ تو اس وجہ سے انہوں نے مجھے ایمر جنسی کے طور پر یہ پیش کرنے کیلئے کہا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: کیا ہوا تھا؟

سینئیر وزیر خزانہ : کوئی فوتگی ہوئی ہے۔ فوتگی ہوئی ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: اچھا، اچھا۔

آوازیں: دعا اوکړئ۔

سینئیر وزیر خزانہ: دعا کرلیں، اچھی بات ہے۔

جناب امیر رحمان: جبل مولانا صاحب د دعا اوکړئ۔ جبل مولانا صاحب۔

سینیئر وزیر خزانہ :جی ہاں، پہلے ان سے دعا کروائیں جی۔

جناب سپیکر: جی، مولانا امان اللہ حقانی صاحب، دعا فرمائیں۔

(اس مرحلے پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب،

جناب افتخار احمد خان جھگڑا: جناب سپیکر صاحب! ہال میں کوئی ٹافیاں کھا رہا ہے۔ جی یہ پکے پکے۔۔۔۔۔ (قہقہے)۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر خزانہ: جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ Rs. 128, 689, 000/- (ایک سو اٹھائیس ملین، چھ سو نواسی ہزار روپے) سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2004ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران لوکل گورنمنٹ، انتخابات و دیہی ترقی کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 128, 689, 000/-(Rupees one hundred twenty eight million, Six hundred eighty nine thousand only) may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2004, in respect of Local Government".

Since all the honorable members have withdrawn their cut motion on Demand No.17, therefore, the question before the House is that Demand No. 17 may be granted. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 18. The honorable Minister for Agriculture, N.W.F.P), to please move his Demand No.18. Honobable Minister for Agriculture, N.W.F.P, please.

جناب قاری محمود: (وزیر زراعت) شکریہ، جناب سپیکر۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ Rs.536, 108, 000/-(پانچ سو چھتیس ملین، ایک

سو آٹھ ہزار روپے) سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2004ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران زراعت کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 536, 108, 000/- (Rupees five hundred thirty six million, one hundred and eight thousand only) may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June , 2004, in respect of Agriculture".

Cut motion on Demand No. 18.

ما په خپل خيال کښې عبدالاکبر، Except عبدالاکبر خان، جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں ڈیمانڈ نمبر 18 میں دوسو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion is that the total grant be reduced by Rs.200/- only.

بنه مستر عبدالاکبر خان ایم پی اے ، پلیز۔

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو، جناب سپیکر! یہ انتہائی اہم ڈیمانڈ ہے اور جناب سپیکر، اس صوبے کی ستر پچھتر فیصد آبادی کا تعلق اسی ایگریکلچر کے ساتھ ہے لیکن ہمیں انتہائی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ستر فیصد لوگ جو اس پروفیشن سے وابسطہ ہیں، سارے بجٹ میں ان کو ایک فیصد دیا گیا ہے جو Expenditure دیا گیا ہے، وہ سارے بجٹ کا ایک فیصد جبکہ ستر فیصد لوگ اس کے ساتھ وابسطہ ہیں۔ جناب سپیکر! جو پیسے بھی دیئے گئے ہیں، تو ان میں Grant-in-aid کے پیسے جو ایگریکلچر یونیورسٹی کو دیئے گئے ہیں، وہ بھی شامل ہیں۔ میں تفصیل میں جانا نہیں چاہتا لیکن جناب سپیکر، میں بار بار یہ کہہ رہا ہوں کہ اس حکومت کو ورثے میں کچھ چیزیں ملی ہیں، جو میرے خیال میں جمہوری حکومت کے ناطے وہ ضرور اس کو حل کرنے کی کوشش کریگی اور خاص کر ایگریکلچر کے ساتھ جو زیادتی ہوئی ہے گزشتہ تین چار سالوں کے دوران، ایک تو اس میں یہ بات ہے کہ یہ تین چار محکمے تھے، ایک تھا ایگریکلچر انجنیئرنگ، جو زمینداروں کو بلڈوزر اور Riggs مہیا کرتا تھا، اور دوسری Facilities دیتا تھا تو اس کو ختم کر دیا گیا اور دوسری بات یہ ہے کہ جو Food and Vegetable Development Board تھا جناب سپیکر، جو زمینداروں کو سبزیوں کے لئے اور

پھلوں کے لئے کافی امداد دیا کرتا تھااور کافی ان کی Help کرتا تھا، صرف Financial کی میں بات نہیں کرتا، Technical help بھی کرتا تھا تو اس کو بھی ختم کر دیا گیا۔ جس طرح کوآپریٹیو کا کیس تھا جو اس اسمبلی نے کمیٹی کے حوالے کیا ہے جناب سپیکر، یہ ایسی چیزیں ہیں جو کہ ،ایگریکلچر کو آپ اس لحاظ سے نہیں دیکھیں گے کہ اگر ایگریکلچر انجنیئرنگ کا محکمہ ہے تو وہ کتنے پیسے کماتا ہے اور کتنا اس کا نقصان ہوتا ہے اور اس کا فائدہ کتنا ہے کیونکہ جناب سپیکر، ایسے محکمے لوگوں کی سروس کے لئے ہوتے ہیں اور سروس کے لئے جو محکمہ ہوتا ہے، اس کو اس لحاظ سے نہیں دیکھا جاتا کہ اس نے پانچ لاکھ روپے کمائے یا پانچ لاکھ روپے کا نقصان کیا، وہ تو زمینداروں کو بلڈوزر رعایتی نرخوں پر رگز رعایتی نرخوں پر دیتا تھا اور اس رعایت سے زمیندار اس پر کام کرتے تھے اور جب زمین تیار ہو جاتی تھی یا ٹیوب ویل لگ جاتا تھا تو حکومت کے لئے اس سے اور بھی Revenue generate ہوتا تھا اور لوگ روزگار میں آ جاتے تھے۔ اس لئے میں جناب سپیکر، وزیر صاحب سے درخواست کرونگا چونکہ یہ چیزیں ان کو ورثے میں ملی ہیں اور اگر وہ مہربانی کریں کہ جو محکمے بند کر دیئے گئے ہیں یا ختم کر دیئے گئے ہیں، اگر ان کو دوبارہ بحال کریں اور اگر ان میں کوئی نقص ہے وہ نکال لیں خیر ہے یہ ہم نہیں کہتے کہ اگر اس میں نقص بھی ہوں تو بھی بحال کریں، کوئی اگر اس طرح کا اس میں کوئی نقص ہے تو وہ نکال لیں لیکن اس کو Completely wash out نہ کریں کیونکہ یہ طبقہ، آپ یقین کریں کہ ایگریکلچر کے پروفیشن سے لوگ دور ہوتے جا رہے ہیں اور اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ لوگوں کو حکومت کی طرف سے کوئی سہولت نہیں مل رہی اور سہولت کیسے ملے گی جب حکومت ایک فیصد اس پر خرچ کریگی۔

جناب سپیکر: قاری محمود صاحب۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: مسٹر سپیکر سر۔

جناب سپیکر: قاری محمود صاحب۔ آپ نے تو۔۔۔۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: نہیں سر، میں نے تو Withdraw کر لیا ہے لیکن عبدالاکبر صاحب کو تھوڑا سا، ۔۔۔۔۔(مداخلت)۔۔۔۔۔ میں ایک لائن میں Assist کر رہی ہوں کہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، میرا مطلب ہے جب آپ نے Withdraw کر لیا ہے تو پھر۔۔۔۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: یہ محکمہ، آپ کے Favour میں بات کر رہی ہوں، اگر آپ نہیں سننا چاہتے تو نہیں کرتی۔

جناب سپیکر: اچھا، کرلیں۔

(قہقہے)

محترمہ رفعت اکبر سواتی: Actually, sir, اس ڈیپارٹمنٹ کا Function اس لئے بھی ختم ہو چکا ہے کیونکہ یہ De-centralise ہو گیا ہے To the district governments جس کی وجہ سے، مطلب یہ ہے کہ میں آپ کو لقمہ دے رہی ہوں آگے آپ خود چلالیں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! I am on a point of order ایگریکلچر انجینیئرنگ، De-centralise کی بات نہیں ہے، پراونشل لیول پر بھی اس کے ڈیپارٹمنٹس ہیں۔

جناب سپیکر: جی، قاری محمود صاحب۔ قاری محمود صاحب! خود اس مسئلے میں انتہائی سنجیدہ ہیں کہ یہ بہت ہی نامناسب کام ہوا ہے۔

قاری محمود (وزیر زراعت): جناب سپیکر! زۀ د دوئی ډیره شکریه ادا کومه او چې کومے خبرې ته دوئ زمونږه توجه راوګرځوله ځکه چې زمونږه د صوبے زيات انحصار چې زراعت باندې دے او زراعت له ترقی ورکول، دا زمونږه د حکومت یو اهمه خبره ده نو دوئ چې کومے خبرې اوکړے او تجویزونه کے راکړل نو دا صحیح تجویزونه دی۔ د انجینئرنګ محکمے متعلق خو وړاندې مونږه هم د هغې خبره کړې وه او هغه څه نه څه بحال شوې ده او د هغې د پاره مونږ نور هم کوشش کوؤ څه بلډوزرے زړے دی، هغې کښې کار شوې دے او مزید د هغې د پاره مونږه کار کولو کوشش کوؤ اراده موده۔ او کوآپریټیو ویلفیر سلسله کښې خو کمیټی تیاره شوې دے ، د هغې چیرمین صاحب موجود دې، جناب محترم صاحب او دا رنګه زمونږ سره دا احساس دے چې مونږه زراعت، دا شریعت او د زراعت د دې یو بل سره زما په خیال باندې دا یو شئے وے نو مونږه غواړو چې زمونږ دا صوبه زرعی لیول سره د ټولو نه وړاندې شی۔

جناب سپیکر: جناب عبدالاکبر خان صاحب! زما په خیال، چې---

جناب عبدالاکبر خان: دے Assurance نه پس زهٔ خپل Cut motion with-draw کومه۔

Mr. Speaker: Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No.18. Therefore, the question before the House is that Demand No. 18 may be granted. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No.19. The honourable Minister for Agriculture, and Animal Husbandry, N.W.F.P., to please move his Demand No.19. Honourable Minister for Agriculture, and Animal Husbandry N.W.F.P., please.

وزیر زراعت بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ Rs.200,645,000/-(دو سو ملین، چھ سو پینتالیس ہزار روپے) سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کو ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2004 کو ختم ہونے والے سال دوران تحفظ حیوانات کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is 'that a sum not exceeding Rs.200,645,000/- (Rupees two hundred millions six hundred forty five thousand only) may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2004, in respect of Animal Husbandry'.

Since, all the honourable Members have withdrawn….

(Interruption)

قاضی محمد اسد خان: سر! میں نے تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ فیصلہ ہوا ہے، آپ نہیں تھے۔ یہ آپ زر گل خان سے پوچھیں۔ زر گل خان سے پوچھیں۔

قاضی محمد اسد خان: کس کے ساتھ فیصلہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر: ان سے پوچھیں۔ Since all the Honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No.19, therefore, the question before the House is that Demand No.19, may be granted.

Those who are in favour of it may say ‘yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted. Demand No.20, the honourable Minister for Agriculture & Co-operation, N.W.F.P., to please move his Demand No.20. Honourable Minister for Agriculture & Co-operation, N.W.F.P., please.

وزیر زراعت: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ -/Rs.34,932,000 (چونتیس ملین نو سو بتیس ہزار روپے) سے متجاوز نہ ہو ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ تیس جون 2004 کو ختم ہونے والے سال کے دوران امداد باہمی کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 34,932,000/- (Rupees thirty four million, nine hundred thirty two thousand only) may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2004, in respect of Co-operation.

عبدالاکبر! اسے تو Withdraw کیا ہے آپ نے۔

جناب عبدالاکبر خان: کونسا ہے جی؟

جناب سپیکر: یہ کوآپریٹو والا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: جی ہاں۔

جناب سپیکر: اچھا۔

Since all the Honouable members have withdrawn their cut motions on Demand No. 20, therefore, the question before the House is that Demand No. 20 may be granted. Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried).

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted. Demand No. 21, the honourable Minister for Environment, N.W.F.P., to please move his Demand No. 21. Honourable Minister for Environment, N.W.F.P., please.

سینیئر وزیر خزانہ: شکریہ۔جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 227,631,470 (دو سو ستائیس ملین، چھ سو اکتیس ہزار چار سو ستر روپے) سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2004 کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ ماحولیات، جنگلات وٹرانسپورٹ کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔شکریہ۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 227,631,470/- (Rupees two hundred twenty seven million, six hundred thirty one thousand, four hundred and seventy only) may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2004, in respect of Environment, forest and transport". Since…..

(Interruption)

جناب اسرار اللہ خان: جناب سپیکر! میری اس میں کٹ موشن ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ نے تو Withdraw کی تھی، سارے آنریبل ممبرز نے۔

جناب اسرار اللہ خان: نہیں سر! میں نے کہا تھا کہ یہ والا رہنے دیں، باقی کرلیں۔

Mr. Speaker: Mr. Israrullah Khan Gandapur, MPA, to please move his cut motion on Demand No.21

جناب اسرار اللہ خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ میں اس مطالبہ زر نمبر 21 میں -/1000 روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion moved is that the total grant be reduced by Rs. 1000/- only.

ماجد صاحب! تا سو؟

جناب عبدالماجد: زہ ئے واپس کومہ جی۔

جناب سپیکر: جی، جناب سراج الحق صاحب، جناب گنڈاپور صاحب!

جناب اسرار اللہ خان: جناب سپیکر! امیر زادہ خان صاحب کی طرف سے چند دن پہلے ہاؤس میں ایک سوال پیش ہوا تھا اور اس میں جو فگر زدیئے گئے تھے محکمہ نے، اس میں محکمہ کی کارکردگی پانچ سالوں کی بتائی گئی تھی۔ کوہاٹ ڈویژن میں محکمہ نے چار کروڑ، چھ لاکھ، اٹھہتر ہزار ایک سو اناسی روپے کا Loss کیا تھا۔ ڈی

آئی خان ڈویژن میں ایک کروڑ، پینتیس لاکھ، دو ہزار، آٹھ سو پینتالیس روپے کا Loss کیا تھا۔ بنوں سرکل میں ایک کروڑ، نو لاکھ، اٹھانوے ہزار چار سو ستائیس روپے کا loss کیا تھا اور اسی طریقے سے دوسرے بھی ڈویژن تھے، جہاں پر انہوں نے loss کیا تھا۔ جناب سپیکر! کہنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ جن ڈویژنز میں فارسٹ کو ترقی دینے کی کوشش کی جارہی ہے، وہ علاقے اصل میں basically فارسٹ کے لئے ہیں ہی نہیں تو میں اپنے ڈی آئی خان کے Behalf پہ تو یہ کہنے کا مجاز ہوں اور ہو سکتا ہے کہ دوسرے جن ڈویژنز کے جو فگرز میں نے پیش کئے۔ چونکہ یہ صوبائی حکومت کے فنڈز ہیں اور فارسٹ کے محکمے کو مل رہے ہیں، اگر پانچ سال میں وہ کوئی کارکردگی نہ دکھا سکے تو یقیناً آگے بھی نہیں دکھا سکیں گے۔ اس کے برعکس میں یہ Confess کرتا ہوں کہ انہوں نے کوہستان ڈویژن میں ستائیس کروڑ کا منافع کیا ہے، اس کے ساتھ ساتھ اپر کاغان میں منافع کیا ہے اور دوسرے جو ہمارے صوبے کے اضلاع ہیں، ڈویژن ہیں، وہاں پر ان کو فائدہ ہوا ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ فارسٹ کے محکمے والے ہمارے ڈی آئی خان کے لئے فنڈز رکھتے ہیں جو ویسے ہی ضائع ہو رہے ہیں۔ اگر یہ فنڈز ہمیں زراعت کی مد میں دے دیئے جائیں تو زراعت کے لئے وہاں زمین بھی بہت ہے اور وہ فنڈز بہتر طور سے استعمال ہو سکتے ہیں۔ منسٹر صاحب نے یہاں پر کہا تھا کہ رودکوئی ایریگیشن کے لئے ہم کچھ کرنا چاہتے ہیں تو اگر یہ مہربانی کریں، یہ خزانے کے وزیر بھی ہیں، مقصد صرف یہ تھا کہ اس چیز کو High light کیا جائے۔ پانچ سالوں میں اگر کوئی محکمہ وہاں پر ترقی نہیں کر سکتا، مزید پانچ سال بھی آپ ڈالیں تو ایک کروڑ کی بجائے دو کروڑ کا وہ نقصان کرے گا تو مہربانی کر کے منسٹر صاحب اس سلسلے میں کچھ قدم اٹھائیں۔

سینیئر وزیر خزانہ : جناب سپیکر! میں Agree کرتا ہوں، ان کے تجاویز کو welcome کرتا ہوں اور آئندہ منصوبہ بندی میں اسے زیر نظر رکھیں گے۔

جناب سپیکر: اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان: منسٹر صاحب کی یقین دہانی پر جناب سپیکر، میں اپنی کٹوتی کی تحریک واپس لیتا ہوں۔

Mr. Speaker: Since all the Honourable members have withdrawn their cut motions on Demand No. 21, therefore, the question before the House is that Demand No. 21 may be granted? Those who are

in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried).

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted. Demand No. 22, the honourable Minister for Forest, N.W.F.P., to please move his Demand No. 22. The honourable Minister for Forest, N.W.F.P., please.

سینئیر وزیر خزانہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ جناب سپیکر صاحب! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ -/Rs.39,890,000(انتالیس ملین آٹھ سو نوے ہزار روپے)سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کو ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2004 کو ختم ہونے والے سال کے ددوران محکمہ جنگلات (جنگلی حیات) کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 39,890,000/- (Rupees thirty nine million, eight hundred ninety thousand only) may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2004, in respect of Forest”. Since all the honouable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 22, therefore, the question before the House is that Demand No. 22 may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried).

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted. Demand No. 23, the honourable Minister for Environment, N.W.F.P., to please move his Demand No. 23.

سینئیر وزیر خزانہ : جناب سپیکر صاحب! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ -/Rs.27,892,00(ستائیس ملین آٹھ سو بانوے ہزار روپے)سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2004 کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ ماہی پروری کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker : The motion before the House is that a sum not exceeding Rupees Twenty seven million, eight hundred ninety two thousand only) may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2004 in respect of Fisheries.

Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No.23, therefore, the question before the House is that Demand No.23, may be granted. Those who are in favour of it. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried).

Mr. Speaker : The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No.24. The honourable Minister for Irrigation, NWFP to please move his Demand No.24. Honourable Minister for Irrigation, NWFP, please.

مولانا اختر علی (وزیر آبپاشی): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ -/Rs.1,368,492,800 (ایک ہزار تین سو اڑسٹھ ملین چار سو بانوے ہزار آٹھ سو روپے) سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2004 کو ختم ہونے والے سال کے دوران آبپاشی و پاور کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs.1, 368,492,800/- (Rupees One thousand, three hundred and sixty eight million, four hunded ninety two thousand and eight hundred only) may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2004 in respect of Irrigation & Power. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA to please move his cut motion on Demand No.24.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں اس میں -/200 روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion moved is that the total grant be reduced by rupees two hundred only. Mr. Bashir Ahmed Bilour, MPA to please move his cut motion on Demand No.24.

جناب بشیر احمد بلور :۔جناب سپیکر صاحب! دے ډیمانډ کښې One hundred and eleven روپئ کټ موشن پیش کوم۔

جناب سپیکر: آپ (وزیر) سے استدعا کرلیں۔ جناب عبدالاکبر خان صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ یہ انتہائی اہم محکمہ ہے اور میرے خیال میں اس صوبے میں تقریباً اس صوبے کے بجٹ سے ابھی جو منسٹر صاحب نے ڈیمانڈ کی ہے ایک ارب چھبیس کروڑ

روپے کی تو یہ بہت زیادہ ڈیمانڈ ہے جناب سپیکر اور اگر ہم محکمے کی کارکردگی پر غور کریں تو میں کہتا ہوں کہ زمینداروں کا خون چوسنے والا جو محکمہ ہے تو وہ یہی محکمہ ہے۔ جناب سپیکر، ایک طرف تو حکومت 25 فیصد آبیانہ ہر سال بڑھا رہی ہے، واٹر ریٹ بڑھا رہی ہے اور دوسری طرف میں سمجھتا ہوں کہ پانی وہی ہے جب 1900 میں اپر سوات کینال اور لوئر سوات کینال تھے تو اس وقت سے وہ پانی آ رہا ہے اور آبیانہ ہر سال ہم پر 25 فیصد بڑھایا جا رہا ہے اس لئے جناب سپیکر ان کا جو بجٹ ہے، پچھلے سال انہوں نے ایک ارب 17 کروڑ روپے بجلی پر خرچ کیے۔ ایک ارب 17 کروڑ Revised estimates میں انہوں نے بجلی پر خرچ کیے اور خدا کے لئے ایک ارب 17 کروڑ اور آپ کا Total Revenue جناب سپیکر، اس سے جو آ رہا ہے جو کہ Canal system ہے اس میں تو بجلی کی ضرورت نہیں ہے۔ جو Canal system ہے تو Flow irrigation ہے تو Flow irrigation میں تو بجلی کی ضرورت نہیں ہے اور سے جو ان کا سارا ریونیو ہے وہ 36/37 کروڑ ہے۔ اب 36/37 کروڑ اس کا سارا ریونیو آ رہا ہے اور یہ صرف بجلی پر 117 کروڑ روپے خرچ کر رہے ہیں۔ اب جناب سپیکر! یہ لوگوں کا خون چوسنے والا محکمہ نہیں ہے تو اور کیا ہے جناب سپیکر؟ اب جناب سپیکر، اس کے علاوہ انہوں نے 48 کروڑ روپے بند ورکس کے لئے رکھے ہیں اور مجھے انتہائی افسوس ہے کہ جس طرح ہیلتھ محکمے نے ڈیٹیل نہیں دی، اس محکمے نے بھی 48 کروڑ روپے کی کوئی ڈیٹیل نہیں دی کہ یہ 48 کروڑ روپے کس چیز پر خرچ کریں گے۔ اب جناب سپیکر، بند اور ڈرینز پر روپیہ خرچ کریں گے۔ Development expenditure ان کی ڈیویلپمنٹ میں آ رہا ہے وہ تو الگ ہے۔ اسکی تو سمجھ ہی نہیں آ رہی ہے کہ اس محکمے کی چونکہ ڈیویلپمنٹ جو اے ڈی پی میں ہے۔ اس میں آپ لوگوں نے ڈالے ہیں وہ تو الگ ڈیمانڈ ہے۔ یہاں پر ریونیو سائیڈ پر جناب سپیکر، آپ 48 کروڑ روپے Band works خرچ کر رہے ہیں اور میں معافی چاہتا ہوں رود کوہی سسٹم کے لئے تقریباً ایک کروڑ دس لاکھ روپے رکھے گئے ہیں۔ اس طرح جناب سپیکر ان کی بھی کوئی ڈیٹیل نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں جناب سپیکر، خدا کے لئے اس میں کوئی Performance audit کرایا جائے۔ کیونکہ اس محکمے پر ڈیڑھ ارب روپے صوبے کا لگ رہا ہے اور اس کا Output کیا ہے؟ میں ایک زمیندار آپ کو کہتا ہوں اور اگر یہ Canals آپ چھوڑ دیں کیونکہ وہ Already Lining ہوئی ہے اور صوابی سکارپ اور مردان سکارپ میں تو ان کی

Lining ہو چکی ہے تو جناب سپیکر، اگر آپ یہ چھوڑ دیں اور صرف ایک ایک کینال پر آٹھ آٹھ اور دس دس آدمی بھرتی کریں وہ بھرتی تو ہے، وہ چھوڑ دیں، باقی محکمے کو ختم کریں۔ 1900ء میں جناب سپیکر، جب یہ کینالز آ رہے تھے تو ادھر ایک چیف انجینئیر ہوا کرتا تھا سارے صوبہ سرحد کے لئے۔ اب چیف انجینئر ڈیویلپمنٹ الگ ہے، دوسرا چیف انجینئر ڈیمز الگ ہے۔ کونسا ڈیم بنایا گیا ہے ابھی ان سالوں میں کہ یہاں پر چیف انجینئر؟ Details میرے پاس ہے لیکن کیا کروں جناب سپیکر، ایک تو وقت کی کمی کی بات ہے کہ ہم وہ نہیں کر سکتے۔ اچھا جناب سپیکر، Maintenance کا کوئی پتہ نہیں، Repairs کا کوئی پتہ نہیں، کوئی Detail نہیں سوائے Left irrigation کے ان سے دس دس ہزار، بیس بیس ہزار روپے آتا ہے۔ اب جب ایک محکمہ صرف بجلی پر 117 کروڑ روپے خرچ کرتا ہے، میں اس بجلی کی جناب سپیکر بات نہیں کر رہا ہوں جو وہ دفتروں میں خرچ کر رہے ہیں یہ تو اس بجلی کی بات ہے جو سکیمز پر خرچ کر رہے ہیں۔ اب وزیر صاحب تو اس Defend کریں گے کیونکہ ان کا محکمہ ہے لیکن سینئیر وزیر صاحب بیٹھے ہیں میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ ایگریکلچر یا یہ ایریگیشن کا جو محکمہ ہے، خدا کے لئے اس پر کوئی غور کریں۔ ان کی طرف سے کسی کا دھیان نہیں جاتا۔ اگر ایگریکلچر بینک میں 20 لاکھ کا خسارہ ہوتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ پیسے بند کر دو۔ اگر کوآپریٹیو میں 20 لاکھ کا خسارہ ہوتا ہے تو سارا محکمہ بند کر دو، یہاں تو کروڑوں کا خسارہ ہوتا ہے اور کوئی اس محکمہ کو بند نہیں کر رہا ہے۔ میں نہیں کہتا کہ اس کو بند کیا جائے بلکہ جناب سپیکر اس کی Performance دیکھی جائے کہ اگر یہ پیسہ لے رہے ہیں تو اس کی Out put کیا ہے؟ یہ دے کیا رہے ہیں زمینداروں کو؟ اب جناب سپیکر، میں ایک اور Anomaly کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں اور پنجاب نے اس کو Rectify کیا ہے۔ جناب سپیکر، جو Outlets میں پانی جاتا ہے، وہ گھنٹوں کے حساب سے زمینداروں پر تقسیم ہوتا ہے۔ میں یہاں پر یہ فصل کے حساب سے واٹر ریٹ لے رہے ہیں۔ پنجاب نے تو اچھا کیا کہ انہوں نے جو بھی ان کی Irrigated زمین تھی اور اس کا جو آبیانہ تھا، اس کو تقسیم کیا ہے اور Per acre انہوں نے لگا دیا۔ اب وہ صرف پٹواریوں اور جو سٹاف ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ کا ہے ان کے الگ پٹواری ہوتے ہیں تو ان سے چھٹکارا پانے کے لئے پنجاب گورنمنٹ نے فکس آبیانے لگا دیے ہیں۔ میں بھی آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ ہم نہیں کہتے کہ ریونیو میں فرق آئے۔ آپ کا جتنا ریونیو ہے، اس کو آپ

Irrigated landپر تقسیم کریں Per acreجو بھی آتا ہے آپ اسکو لگا دیں۔ آپ کے ریونیو میں بھی کوئی فرق نہیں آئے گا اور زمیندار بھی اس مصیبت سے بچ جائیں گے۔.Thank you very much

جناب سپیکر: بشیر احمد بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! ډیره مهربانی۔ دا ایریګیشن محکمه چې ده، دا ډیره لویه محکمه ده او دیکښې څنګه چې عبدالاکبرخان اووئیل ډیر زیات پیسے ----

جناب سپیکر: د کټوتی تحریک خو پیش کړے وو تاسو؟

جناب بشیر احمد بلور: او پیش کړے وو۔ دیکښې زه دا عرض کوم چې دیکښې دوه وختونه دی چې هغه وخت ډیر زیات سوچ کول غواړی چې کوم وخت -De Sitting کیږی۔ هغه De- sittingوخت کښې کروړونه روپئی پرے خرچې کیږی او هغه څه چې وی نو هغه بیا په کنارو باندې پروت وی او چې بیا لږه موده تیره شی نو هغه بیا دے نهر کښې اوغورځیږی نو فائده پرے هیڅ نه رسی۔ دے دپاره، زه چې کوم وخت کښې منسټر ووم نو ما تقریباً، ډیر کم پیسو باندې ډیر زیات کار کړے وو۔ ما ته هغه وخت کښې، د کیبنټ چې هغه وخت چیف منسټر وو، هغوې ما ته Appreciation letterهم را کړے وو چې تا دومره ښه De- sittingکښې کار اوکړو او کم پیسو باندې د اوکړو۔ د خدائے په فضل سره هغه یو ریکارډ دے۔ سپیکر صاحب، بل اهم وخت چې وی، هغه چې کوم وخت چې دا سیلاب راشی Indus riverکښې، ډیرو کښې هغه وخت کښې دا کانړی اوغورځوی نو هغې کښې اربونو روپو، کروړونو روپو کانړی اوغورځولی شی او څوک شماری نه چې دا کانړی صحیح ځائے ته رسیدلی دی، په موقع باندې غورځیدلے دی او که نه۔ دوئی نه تپوس کوم چې زمونږ منسټر صاحب دے دپاره څه داسې Criteriaجوړه کړې ده؟ زما په وخت کښې مونږه داسې چل کړے وو، ما وئیل چې دا کانړی مخکښې جمع کړئی او زه لاړم، هغه کانړی، هغه کمشنر ته مے اووئے چې کوم وخت پورے ته لاړ نه شے او دا شمار نه کړے او د کانړو پته او نه لګی، مونږه یو ستاک اوکړو او د ستاک نه پس مونږه هغه، کوم وخت دریاب کښې اوغورځول نو مونږه د هغې نه Forty one million rupeesچې دی، ما

هغه خپل ډیپارټمنټ ته واپس کړے وو هغه وخت۔ هغه وخت چې کوم سیکرټری ایس اینډ جی اے ډی وو، د هغوی د طرف نه ماته لیټر راغلې وو د کیبنټ Appreciation نو زه دا مسنټر صاحب ته خواست کوم چې دده ټائم چې دی، کوم De- sitting او کوم دا سیلاب چې راغی، هغه وخت چې کوم وخت دا کانړی پکښې غورځیږی، دے کښې داسې کوشش کول غواړی۔ هم دا وخت وی چې بیا دا کوشش کوی انجینئرصاحبان چې هغه وخت ایس ډی او یا ایکسیئن چې هغه وخت هلته ځان ټرانسفر کړی چې، دا یو دوه موقعه وی چې هغه وخت د دوی ډیر زیات پکښې انکم وی۔ سپیکر صاحب، زمونږ دے صوبه کښې تقریباً 6.25 ملین ایکړ زمکه چې ده، هغه د Cultivation د پاره شته او مونږه At present صرف 1.29 million استعمال کوؤ۔ او باقی 4.95 million ایکړ زمکه چې ده، مونږه سره هم دغسې پرته ده۔ پکار داده چې حکومت هغې باندې غور اوکړی او دا زمکه مونږه، د غنمو د پاره کله پنجاب ته او کله یو ته او بل ته زاری کوؤ نو پکار ده چې دے باندې زیات غور اوکړے شی او دا کوم ځائے چې Cultivation نه دے More than one fourth زمکه چې ده هغه Cultivation ده او 75 Percent زمکه چې ده هغه Cultivated نه ده نو پکار ده چې هغې ته لږ کوشش اوشی چې دا ټول Cultivation زیات شی چې زمونږ دے زمیندارانو ته هم فائده اورسی او دے کروړونو روپو مونږه سبسډی ورکوؤ غنم غواړو د هغې دپاره به مونږه ته لار ملاؤ شی۔

جناب سپیکر: حافظ اختر علی۔

حافظ اختر علی(وزیر آبپاشی): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

جناب سپیکر: صرف دوه آنریبل پارلیمانی لیډران درته پاتے دی۔ د نورو نه خلاص شوې ئے۔

وزیر آبپاشی: په دغه حواله سره زمونږه رور جناب عبدالاکبرخان او جناب بشیر بلور صاحب ډیر بهترین تجاویز مونږه ته مخے کړی دی او یقیناً ایریگیشن او یا د اوبو په حوالے سره قرآن حکیم هم مونږه ته دا تعلیم راکړے دے " وَ جَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَىْءٍ " هر یو شئی چې زندګی تیروی نو هغه د اوبو په بنیاد باندې وی

نو یقیناً ډیره اهمه خبره ده۔ په دغه حوالے سره عبدالاکبر صاحب چې ذکر اوکړو چې یره بجټ کښې ئے پیسے زیاتے ایښودے دی او آبیانه چې کوم ده په زمیندارانو باندې زیاته ده۔ یقیناً د دې خبرې مونږه ته هم احساس دے لیکن دا خبره هم دے هاؤس ته واضحه ده چې تقریباً 1995,1997نه دا کابینے فیصلے کړے دی او د مخکښې نه څه معاهدے شوې دی چې 25فی صد اضافه دا به آبیانه کښې هر کال کیږی او دا به تر 500فی صد پورے رسوؤ۔ داسې معاهدے د مخکښې نه په ریکارډ باندې موجود دی او شوې دی۔ الحمدللّٰه مونږه چې راغلې یو، مونږه خپل ډیپارټمنټ کښې دا فیصله کړې ده او کابینے ته هغه پیش کیدونکے ده او ان شاء اللّٰه چې کابینه هم په هغې باندې ښه فیصله کوی چې فی الحال مونږه دا بحال اوساتو که چرے کم کولے نه شو آبیانه نو چې سیوا کیږی نه۔ ان شاء اللّٰه تجویز زیر غور دے او بهترین تجویز دے۔ دغه شان دوی د ډیمونو په حواله سره چې یره څه کار شروع دے یا څه شوې دی نو الحمد اللّٰه سمال ډیم آرګنائزیشن دے وخت ډیر فعال دے۔ پینځه ډیمونو باندې Alreadyکار هغوې شروع کړے دے او مزید د هغې د پاره، د هغې پی سی ون او د هغې سټډی او سروے شروع دی،ان شاء اللّٰه په هغې باندې به هم کار شروع کیږی۔کوم تجویز دوی راکړو چې یره دا تقسیم د ګهنټو په حساب سره شی، دا ډیر بهترین تجویز دے ،دے سره زه موافقت کوم او ان شاء اللّٰه د دې د پاره مونږه به یو طریقه کار وضع کوؤ۔ بشیر بلور صاحب دا دوه خبرې ذکر کړے د بهل صفائی په حواله سره۔ چیف منسټر صاحب زمونږه تشریف فرما دے۔ څخکال چې بهل صفائی مهم شروع کیدو، دوئی پخپله په هغې کښې موجود وو او الحمد للّٰه څخکال چې د کوم بهل صفائی په وخت هغه صفائی شوې ده د نهرونو او دوئی احکامات صادر کړے وو، مونږه هم ورته دا وئیلے وو چې دا به په هغه ټائم باندې چې کوم دے هغه سائیډونو ته وړے کیږی او دا بهل به په کنارو باندې نه ارتولے کیږی۔الحمد اللّٰه کافی حده پورے مونږه په هغې کامیاب شوې یو۔ مزید هم په هغې کښې کوشش کوؤ، مناسب تجویز دے۔ دغه رنګه د سیلاب په حواله سره مونږه مخکښې هم دا کوشش کړے دے چې د جنورئی په میاشتو کښې او په داسې اوقاتو کښې چې لا مونږه متاثره شوې نه یو

نو چې په هغه وختو کښې د هغې د پاره د ګټو انتظام او د مخکښې نه د هغې د پاره یو سدباب اوکړے شی۔ دا هم بهترین تجویز دے، ان شاء الله مونږه دغې سره اتفاق کوؤ۔ چې څومره زمونږه نه کیدے شی نو هغه به دے کښې اصلاح کوؤ او مونږه کوشش کوؤ چې دا محکمه راه راست ته راشی او په صحیح طریقے سره هغه فعال محکمه جوړه شی لهذا زه دوی ته دا درخواست کوم چې دوئی د کټوتئی کوم تحریک پیش کړے دے، هغه خپل واپس واخلی او مونږ ته د دې اجازت راکړی۔

جناب سپیکر: جناب عبدالاکبر خان صاحب۔

Mr. Abdul Akbar Khan: Withdraw Sir.

جناب سپیکر: بشیر احمد بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: د منسټر صاحب په یقین دهانو باندې مونږه یقین لرو۔ امید دې ان شاء الله دے باندې به دوئی عمل درآمد کوی او زه دا خپل کټ موشن واپس اخلم۔

Mr. Speaker: Since all the honourable Members have withdrawn their Cut motion on Demand No.24, therefore, the question before the House is that Demand No.24 may be granted. Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The “Ayes” have it. Demand is granted. Demand No.25. The honourable Minister for Industries, NWFP to please move his Demand No.25. The honourable Minister for Industries, NWFP, please.

Mr. Zafar Azam(Minister for Industries): Sir, I beg to move that

A sum not exceeding Rs. 22,007000/- (Rupees twenty two million seven thousand only) , may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2004, in respect of Industries.

Mr. Speaker: The motion before the House is that “ a sum not exceeding Rs.22,00,7,000/- (Rupees twenty two million seven thousand only), may be gratned to the Provincial Government to

defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2004, in respect of Industries.

Since all the honourable Member have withdrawn their cut motions on Demand No.25, Therefore, the question before the House is that Demand No.25, may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. Demand is granted. Demand No.26. The honourable Minister for Industries and Mineral Development NWFP, to please move his demand No.26. Honourable Minister for Industries and Mineral Development, NWFP, please.

وزیر صنعت و ترقی معدنیات: تھینک یو سر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ۔۔۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Jee, carry on.

وزیر صنعت و ترقی معدنیات: مبلغ-/Rs.33,443,000 (تینتیس ملین چار سو تینتالیس ہزار روپے) سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2004ء کو ختم ہونے سال کے دوران معدنی ترقی وانسپکٹریٹ آف مائینز کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے"۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 33,443,000/- (Rupees Thirty three million four hundred forty three thousand only) may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2004, in respect of Mineral Development & Inspectorate of Mines."

The cut motions on Demand No.26. Mr. Hamid Iqbal, MPA, to please move his cut motion on Demand No.26. (Absent, it lapses).

جناب زرگل: سر! دا Decide شوی دی۔ دوئی مونږ سره فیصله اوکړی بیا پخپله را پاسی آؤ دغه غم کوی جی۔ دا ټول Decide شوې دی۔ واپس کوئی جی۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: سر! دیکھیں Decision ہم سب نے اکٹھا لیا تھا ابھی میں نے کئی پوائنٹس پر بات کرنی تھی، تو سر! اگر (مداخلت) ہاں، That is right, right yes.

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر! میں نے کہا تھا کہ پہلے دو دو۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: دو دو تو نہیں ہیں، اب چار ہو گئے ہیں۔

Mr. Speaker: Mr. Abdul Akbar Khan, MPA to please move his cut motion on Demand No.26.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں دو سو دس روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔(رفعت اکبر صاحبہ کو مخاطب کر کے) آپ اسے پیش کرتی ہیں؟

محترمہ رفعت اکبر سواتی: آپ کے سلسلے میں میری جھگڑا سے بات ہوئی ہے، تو اب پیش کرتے ہیں، یہ Tricks ہوتی رہتی ہیں پھر میں اس سے بڑی Trick کرونگی۔

Mr. Speaker: The motion moved that the total grant be reduced by rupees two hundred and ten only. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, please.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! اس ڈیمانڈ کا اس صوبے کے ساتھ انتہائی گہرا تعلق ہے۔ جناب سپیکر! اس میں جو Words ہیں، ان کو دیکھیں کہ معدنی ترقی اور انسپکٹوریٹ آف مائنز کے سلسلے میں یعنی تین کروڑ روپے For mineral development مانگ رہے ہیں یعنی یہ ڈیپارٹمنٹ مینرل کو ڈیویلپ کرے گا لیکن اب یہ ڈیپارٹمنٹ Revenue generating ڈیپارٹمنٹ بن گیا۔ پندرہ کروڑ روپے ان کو رائیلٹی کے سلسلے میں یا ماربل کا جو CESS ہے یا منرل کا Cess ہے، اس کے سلسلے میں حکومت لے رہی ہے۔ یہ ڈیپارٹمنٹ تو بجائے اس کے کہ Minerals کو Develop کرتا، کیونکہ یہ اس صوبے کی ایک انتہائی اہم چیز ہے اور اس کو تو انہوں نے ریونیو۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: سب سے زیادہ بونیر میں ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں بونیر، اس پر میں آؤں گا جی لیکن جناب سپیکر، آپ دیکھیں کہ اس اہم شعبے کیلئے جسے میں سمجھتا ہوں کہ صوبہ سرحد کا انتہائی، بجلی کے نٹ پرافٹ کے بعد اگر اس کو Develop کیا جائے تو اس سے کافی پیسے اس صوبے کو مل سکتے ہیں اور صوبے کے لوگ بھی روزگار پر لگ سکتے ہیں۔ آپ تین کروڑ ان کو دے رہے ہیں اور پندرہ کروڑ روپے سیس کے بھی لے رہے ہیں اور جو سیس کے سلسلے میں لے رہے ہیں وہ بھی آپ ان علاقوں پر نہیں لگا رہے ہیں بلکہ اپنے بجٹ میں شامل کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر!

Inspectorate of Mines میں لیبر ویلفیئر کا جو سلسلہ ہے، اس میں میرے خیال میں اس صوبے نے ایک پیسہ بھی ابھی تک نہیں لگایا ہے۔ اگر تھوڑا بہت بونیر میں لگایا گیا ہو تو اس کا مجھے پتہ نہیں ہے لیکن اور علاقوں میں بھی تک Inspectorate mines میں لیبر ویلفئیر کے نام پر لوگوں سے منرل سیس کے پیسے لے رہے ہیں، ابھی تک انہوں نے پیسے کہیں بھی نہیں لگائے ہیں۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں جناب سپیکر، کہ آپ اگر ابھی سے اس سیکٹر کو ترقی دینا چاہتے ہیں، اس کو اگر آپ آگے لانا چاہتے ہیں تو اسکی فنڈ نگ اس طریقے سے نہ کریں، کم از کم جو پیسہ یہ خود پیدا کر رہا ہے، وہ پیسہ تو اس پر لگائیں، پندرہ بیس کروڑ روپے یہ خود پیدا کر رہا ہے، کم از کم وہ پیسہ تو اسکی ڈیویلپمنٹ پر لگائیں۔ چلیں حکومت اگر اپنی جیب سے پیسہ نہیں دیتی تو جو پیسہ یہ محکمہ خود حکومت کو دے رہا ہے وہ پیسہ تو اس محکمے پر لگائیں اور اس سلسلے میں جناب سپیکر صاحب! ایک دو Anomalies کی طرف منسٹر صاحب کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اسکا جو آکشن ہے، دنیا بھر میں جناب سپیکر، دو طریقوں سے کام ہوتا ہے، ایک ٹینڈر سے یا آکشن سے، آکشن کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ At the highest کہ جو سب سے Highest bid ہو اسکو آکشن میں دیدینگے۔ اور ٹینڈر میں Lowest bid ہوتا ہے کہ سب سے Lowest جس کی bid ہو گی، اسکو دیا جاتا ہے یہ واحد محکمہ ہے جو آکشن کو ٹینڈر سے کرا رہا ہے، ٹینڈر میں تو Lowest bid ہوتا ہے کہیں بھی ٹینڈر آپ کریں تو ایک آدمی کہے گا میں سو روپے پر کام نہیں کرتا ہوں، تو دوسرا کہے گا میں ننانوے پر کام کرتا ہوں تو ننانوے والے کو ٹینڈر مل جاتا ہے۔ آکشن میں یہ ہوتا ہے کہ بولی ہوتا ہے۔ اگر میں دس روپے پر خرید تا ہوں تو دوسرا کوئی گیارہ پر خرید تا ہے تو اس کا حق ہے کہ اسکو مل جائے اسلئے منسٹر صاحب کی توجہ میں اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ یا تو آپ اسکو ٹینڈر، ٹینڈر میں تو آپ کر نہیں سکتے کیونکہ آپکا آکشن ہے، بولی ہے، نیلامی ہے تو نیلامی اوپن کر لیں، ہر کسی کی مرضی ہے جتنے تک وہ بڑھاتا جائے، وہ بڑھاتا جائے۔ حکومت کو ریونیو بھی زیادہ آئے گا۔ پیسہ بھی زیادہ آئے گا۔ اور دوسری بات جناب سپیکر، کہ یہ واحد محکمہ ہے Thirty Five Percent کنٹریکٹر سے ایڈوانس لیتا ہے۔ اب اسمیں کونسے کنٹریکٹرز آئینگے۔ وہی کنٹریکٹرز آئینگے جنکے پاس کروڑوں روپے ہوتے ہیں۔ جو عام لوگ ہوتے ہیں، وہ اس میں داخل نہیں ہو سکتے اور ڈیپارٹمنٹ کی تو دو پرسنٹ یا زیادہ سے زیادہ دس پرسنٹ سکیورٹی ہوتی ہے۔ یہاں تو Thirty Five Percent سکیورٹی یا جو ایڈوانس ہے، وہ یہ لیتے ہیں تو

صرف چند نامی گرامی، چار پانچ ٹھیکیدار، ہیں جو درمیان میں ہوتے ہیں، وہ رنگ کر کے وہ چیز لے لیتے ہیں، کیونکہ اور لوگوں کے پاس تو اتنا پیسہ نہیں ہوتا، کسی ڈیپارٹمنٹ میں بھی 35 پرسنٹ ایڈوانس نہیں لیا جاتا۔ اسلئیے میری درخواست ہے کہ یہ انتہائی اہم محکمہ ہے۔ ہزاروں لوگ اب بھی اس سے وابسطہ ہیں اور میں کہتا ہوں کہ اگر یہ جیولاجیکل سروے کر لیں تو اس صوبے میں اتنا Potential ہے صرف ماربل کا ہی نہیں۔ اور جناب سپیکر۔ میں ایک منٹ آپکا لیتا ہوں وہ لائیم سٹون پر جسکو چونا آپ کہتے ہیں، اس صوبے میں 96 پرسنٹ کیلشیم کاربونیٹ ہیں، لائیم سٹون میں، جو میرے خیال میں پنجاب میں صرف ایک جگہ پر ہیں باقی کسی جگہ پر 96% نہیں ہیں۔ اور یہ افسوس کی بات ہے کہ ہماری شوگر ملز پنجاب سے لائیم سٹون لاتے ہیں اور یہاں کی شوگر ملز میں استعمال کرتے ہیں، اس صوبے کے لائیم سٹون نہیں لیتے اگرچہ اس میں 96% کیلشیم کاربونیٹ ہوتا ہے۔ اسکے علاوہ بھی جناب سپیکر، اور بھی بہت سے منرلز ہیں۔ میں وزیر صاحب سے درخواست کروں گا کہ اس پر میرا کٹ موشن ہے لیکن میں ڈیمانڈ کرتا ہوں کہ جو پیسہ یہ ڈیپارٹمنٹ پیدا کرتا ہے۔ وہ پیسہ اس ڈیپارٹمنٹ پر لگایا جائے۔

جناب سپیکر: اور اسکے ساتھ ساتھ میں استدعا کروں گا کہ سپینگئ کا خاص خیال رکھیں۔

ملک ظفر اعظم (وزیر قانون): سپینگئ کو تو ہم لا ہی نہیں سکتے اس چیز میں، لڑائی جو بنی تھی۔ میں عبدالاکبر خان صاحب کا بہت ہی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ڈیپارٹمنٹ کے حق میں باتیں کیں۔

جناب زرگل خان: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔ سر! شکر گزار یئی نو هغه دا مونږ چې خپل واپس واغستل نو دا خو نه ده It is law of nature وائی دا Power subdue، دوئی پخپله په مونږه روستو کړی اؤ بیا راپاسی یو یو گھنټه تقریر کوی اؤ شکریه منسټر صاحب د ده اادا کوی، زمونږ ولے نه ادا کوئی جی؟۔

(تالیاں)

جناب عبدالاکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر، جی۔ نه جی ما، زه په ریکارډ باندې یئم۔ زه دا خبره، دا خبره که ده فرض کړه، نه جی دا که په غلط فهمئی باندې دی، ما دا خبره کړې ده چې دوه دوه درے درے به پاسو اؤ یا به درے درے به یو یو کس واخلو۔ نو چې دے هغه وخت کښ دوئی نه وو نو زه څه خبر یم؟

جناب سپیکر: نہ جی، Exception وو Exception, Exception وو۔

Mrs. Riffat Akbar Swati: Sir, why there should be exceptions for only Abdul Akbar Khan when he accepts that this is the tricks he plays. If he is playing tricks with the chair, with the August House or with us……..

(Interruption)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب! اس کے بعد میں کوئی کٹ موشن پیش نہیں کروں گا۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: ہاں، آپ پر اعتبار ختم ہو گیا ہے ہمارا۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر صنعت و قانون: جناب سپیکر صاحب! میں سب معزز۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھوڑے سے بس۔

وزیر صنعت و قانون: میں معزز اراکین کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے کٹ موشنز واپس لئے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ عبدالاکبر خان نے جو Suggestions دی ہیں، میں انہیں کہتا ہوں کہ شکر الحمداللہ کہ دونوں یعنی ہمارے چیف منسٹر صاحب اور سینیئر منسٹر صاحب بھی یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، انہوں نے بھی یہ بات سن لی ہے اور ایک بات جو میں کہنا چاہتا ہوں، میں ان کو یہ یقین دہانی کراتا ہوں، مجھے ٹینڈر کے متعلق کوئی علم نہیں ہے، اگر کوئی ایسا ٹینڈر ہوا ہے یا ہو رہے ہیں، مطلب ہے غیر قانونی یا زیادہ پیسہ مانگنے کیوجہ سے، سرمایہ داروں کے لئے راستہ نکالنے کا ہو تو میں اس کو Suspend کروں گا انشاءاللہ۔

جناب عبدالاکبر خان: سر! پوائنٹ آف آرڈر جی۔ میرا پوائنٹ یہ نہیں تھا۔ میرا مطلب یہ تھا کہ یہ جو طریقہ کار چلا رہے ہیں، آپ نے نہیں، گزشتہ آٹھ دس سالوں سے یہ طریقہ چلا آرہا ہے۔ میں تو صرف یہ کہنا چاہتا تھا کہ اس طریقہ کار کو آپ ٹھیک کرلیں۔

وزیر قانون: اس میں یہی تو اچھی بات ہے کہ آپ ہمارے علم میں بات لائے اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ Within two three days میں پتہ کرکے اس کو کینسل کرلوں گا۔

مولانا جہانگیر خان: سپیکر صاحب د مونغ ټائم دے جی۔

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: میں Withdraw کرتا ہوں جی۔

Mr. Speaker: Since all the honourable members have withdrawn their cut motions on Demand No. 26, therefore, the question before the House is that Demand No. 26 may be granted. Those who are in favour of it may say "Yes" and those who are against it may say "No"

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. Demand is granted. Demand No. 27. The honourable Minister for Industries & Mineral Development, N.W.F.P., to please move his Demand No. 27. The honourable Minister for Industries and Mineral Development, N.W.F.P., please.

Mr. Zafar Azam(Minister for Industries & Law): Thank you Sir, Sir! "I beg to move that a sum not exceeding Rs. 37,641,000/- (Rupees thirty Seven million Six hundred forty one thousand only), may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2004, in respect of Government Printing Press." Thank you Sir.

Mr. Speaker: The motion move that a sum not exceeding Rs. 37,641,000?- (Rupees thirty Seven million Six hundred forty one thousand only), may be granted to Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2004, in respect of Government Printing Press.

Since all the honourable members have withdrawn their cut motions on Demand No. 27, therefore, the question before the House is that Demand No. 27 may be granted. Those who are in favour of it may say "Yes" and those who are against it may say "No".

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 29. Honourable Minister for Industries & Technical Education, N.W.F.P., to please move his Demand No. 29. Honourable Minister for Industries and Technical Education, N.W.F.P., please.

Mr. Zafar Azam (Minister for Industries & Law): Thank you Sir, I beg to move "that a sum not exceeding Rs. 253,241,000/- (Rs. Two hundred fifty three million two hundred forty one thousand only),

may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2004, in respect of Technical Education? Thank you Sir.

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 253,241,000/-(Rs. Two hundred fifty three million two hundred forty one thousand only), may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2004, in respect of Technical Education."

Since all the honourable members have withdrawn their cut motions on Demand No. 29, therefore, the question before the House is that Demand No. 29 may be granted. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 30. The Honourable Minister for Industries & Labour N.W.F.P., to please move his Demand No. 30. Honourable Minister for Industries and Labour N.W.F.P., please.

Mr. Zafar Azam (Minister for Industries & Labour): Thank you Sir. I beg to move "that a sum not exceeding 23,816,600/- (Rupees Twenty three million eight hundred sixteen thousand and six hundred only), may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2004, in respect of Labour welfare."

Since all the honourable members have withdrawn their cut motions on Demand No.30. Therefore, the question before the House is that Demand No.30 may be granted. those who are in favour of it may say' Yes' and those who are against it may say' No'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No.31.The honorable Minister for Information, NWFP, to please move his Demand No.31. Honourable Minister for Information, NWFP, please.

جناب آصف اقبال(وزیر اطلاعات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ! شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ "صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ Rs.42,415,000 (بیالیس

ملین، چار سو پندرہ ہزار) روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2004 کو ختم ہونے سال کے دوران اطلاعات کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے"

Mr. Speaker: The motion before the House is "that a sum not exceeding Rs.42,415,000/-(Rupees forty two million, four hundred and fifty thousand only) may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June,2004, in respect of Information"

Since all the honorable Minister have withdrawn their cut motions on Demand No.31.Thefore the question before the House is that Demand No.31, may be granted. those who are in favour of it may say' Yes' and those who are against it may say' No'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No.32. The honorable Minister for Zakat, Ushr, and Social Welfare, N.W.F.P., to please move his demand No. 32. The honorable Minister for Zakat, Ushr and Social Welfare, N.W.F.P, please.

جناب حشمت خان (مذہبی امور، عشر زکواۃ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ! شکریہ۔ سپیکر صاحب۔ د مونځ په ټائم کبنې زما نمبر راغلو "میں تحریک پیش کرتاہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ -/Rs.69,729,000 انہتر ملین سات سوانیتس ہزار روپے) سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2004 کو ختم ہونے والے سال کے دوران سماجی بہبود و ترقی خواتین کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے"

Mr. Speaker: The motion before the House is "that a sum not exceeding Rs.69,729,000/-(Rupees sixty nine million, seven hundred twenty nine thousand only) may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June,2004, in respect of Social Welfare"

Since all the honorable Ministers have withdrawn their cut motions on Demand No.32,thefore the question before the House is that Demand No.32, may be granted. Those who are in favour of it may say' Yes' and those who are against it may say 'No'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No.33, the honourable Minister for Zakat and Ushr, N.W.F.P., to please move his demand No. 33. The honourable Minister for Zakat and Ushr N.W.F.P, please.

جناب حشمت خان (وزیر زکواۃ و عشر): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ! جناب سپیکر! "میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ -/Rs.27.159,000 (ستائیس ملین ایک سو انسٹھ ہزار روپے) سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2004 کو ختم ہونے سال کے دوران زکواۃ و عشر کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے"

Mr. Speaker: The motion before the House is "that a sum not exceeding Rs.27,159,000/-(Rupees twenty seven million, one hundred fifty nine thousand only) may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June,2004, in respect of Zakat and Ushr"

Since all the honorable Members have withdrawn their cut motions on Demand No.33, thefore the question before the House is that Demand No.33, may be granted. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No.34. The honourable Chief Minister, N.W.F.P., to please move his demand No. 34. The honourable Chief Minister, N.W.F.P, please.

Malik. Zafar Azam (Minister for Law): Thank you, Sir, I , on behalf of the honourable Chief Minister , N.W.F.P., beg to move "that a sum not exceeding Rs.3,773,479,500/-(Rupees three thousand seven hundred seventy three million, four hundred seventy nine thousand, five hundred only) may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June,2004, in respect of Pension". Thank you.

Mr. Speaker: The motion before the House is "that a sum not exceeding Rs.3,773,479,500/-(Rupees three thousand seven hundred seventy three million, four hundred seventy nine thousand, five hundred only) may be granted to the Provincial Government

to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30^{th} June,2004, in respect of Pension". There is only one cut motion.

Since the honorable members has withdrawn his cut motion on Demand No. 34, therefore, the question before the House is that Demand No. 34, may be granted. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No.35. The honorable Minister for Food, N.W.F.P., to please move his demand No. 35. The honorable Minister for Food, N.W.F.P, please.

Malik. Zafar Azam (Minister for Law): Thank you, Sir, I , on behalf of Minister for Food, N.W.F.P., beg to move "that a sum not exceeding Rs.1,000,000,000/-(One thousand million only) may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30^{th} June,2004, in respect of Subsidies".

Mr. Speaker: The motion before the House is "that a sum not exceeding Rs.1,000,000,000/-(Rupees one thousand million only) may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30^{th} June,2004, in respect of Subsidies.

Since, the honorable Member has withdrawn his cut motion on Demand No. 35, therefore, the question before the House is that Demand No. 35, may be granted?. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried).

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. Demand is granted. Demand No. 36. The honourable Chief Minister, NWFP, to please move his Demand No. 36.

Maik. Zafar Azam (Law Minister): Thank you Sir. I, on behalf of honourable Chief Minister, NWFP, beg to move "that a sum not exceeding Rs. 1,003,000,000/ (Rupees one thousand three million only), may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30^{th} June, 2004, in respect of Government Investment".

Mr. Speaker: The motion before the House is "that a sum not exceeding Rs. 1,003,000,000/ (Rupees one thousand three million only), may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2004, in respect of Government Investment.

Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 36, therefore, the question before the House is that Demand No. 36 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried).

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. Demand is granted. Demand No. 37. The honourable Chief Minister, NWFP, to please move his Demand No. 37. Honourable Chief Minister, NWFP, please.

Minister for Law: Thank you Sir. I, on behalf of Chief Minister, NWFP, beg to move "that a sum not exceeding Rs. 9,532,844,150/ (Rupees nine thousand five hundred thirty two million, eight hundred forty four thousand, one hundred and fifty only), may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2004, in respect of un allocable expenditures". Thank you.

Mr. Speaker: The motion before the House is "that a sum not exceeding Rs. 9,532,844,150/ (Rupees nine thousand five hundred thirty two million, eight hundred forty four thousand, one hundred and fifty only), may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2004, in respect of un allocable expenditures".

Since all the honourable Members have withdrawn his cut motions on Demand No. 37, therefore, the question before the House is that Demand No. 37 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried).

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. Demand is granted. Demand No. 38. The honourable Minister for Auqaf & Religious Affairs, NWFP, to please move his Demand No. 38. The honourable Minister for Auqaf and Religious Affairs, NWFP, please.

جناب حشمت خان(وزیراوقاف ومذہبی امور): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتاہوں کہ " صوبائی حکومت کوایک ایسی رقم جو مبلغ/Rs. 11,755,000 (گیارہ ملین سات سو پچپن ہزار روپے) سے متجاوز نہ ہو،ان اخراجات کی ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2004 کو ختم ہونے والے سال کے دوران اوقاف ومذہبی امور کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے "۔

Mr. Speaker: The motion before the House is "that a sum not exceeding Rs. 11,755,000/ (Rupees eleven million, seven hundred fifty five thousand only), may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2004, in respect of Auqaf and Religious Affairs".

Since all the honourable Members have withdrawn his cut motions on Demand No. 38, therefore, the question before the House is that Demand No. 38 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried).

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. Demand is granted.

زما پہ خیال د "یس" نہ هم پریوتی ئے ۔ زہ ځان لہ ------

جناب عبدالاکبر خان: پوائنټ آف آرډر، سر۔ جناب سپیکر! زمونږہ سرہ دا احساس دے چې تاسو پہ دې دغہ باندې ډیر زیات سترې شوې۔ دا ښہ کافی، او ما اووئیل چې دا یو یو ډیمانډ چې خبرہ پہ پکښې کوؤ نو د دې پارہ زما پہ ذهن کښې دا وو چې تاسو تہ بہ مونږہ Rest درکوؤ خو خیر جناب سپیکر، هغہ خو اوس اوشو۔ زما دا ریکویسټ دے کہ تاسو Is it the desire of the House هغہ ډیمانډ یو ځل تاسو Put کوئ نو زما پہ خیال پہ ځائے د دوو ځلو د وینا نہ بہ تاسو تہ لږ نور هم دغہ ملاؤ شی۔

Is it the desire of the House that the Demand moved by the honourable Minister, may be granted?

Mr. Speaker: Right. Is it the desire of the House that the Demand moved by honourable Minister may be granted?

(The motion was carried).

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. Demand is granted.

نمبر بہ تہول ------

جناب عبدالاکبر خان: نه نه، یو ځل چې ډیمانډ اخلئ نو هم دا سې ټهیک ده جی۔ یو ځل ډیمانډ زر زر وا خلئ۔

جناب سپیکر: یو یو؟

Mr. Speaker: Demand No. 39. The honourable Minister for Sports, Culture and Toursim, NWFP, to please move his Demand No. 39, please. …

(Applause)…

جناب فیصل زمان (وزیر کھیل، ثقافت و سیاحت): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ " صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ Rs. 46,665,130/ (چھیالیس ملین، چھ سو پینسٹھ ہزار ایک سو تیس روپے) سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2004 کو ختم ہونے والے سال کے دوران کھیل و ثقافت و سیاحت کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے"۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: The motion before the House is "that a sum not exceeding Rs. 46,665,130/ (Rupees forty six million, six hundred, sixty five thousand, one hundred and thirty only), may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2004, in respect of Sports & Culture.

Since all the honourable Members have withdrawn his cut motions on Demand No. 39, therefore, the question before the House is that Demand No. 39 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried).

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. Demand is granted. Demand No. 40. The honourable Minister for Health and Population Welfare, NWFP, to please move his Demand No. 40.

عنایت اللہ (وزیر صحت): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ " صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ Rs. 3,872000/ (تین ملین آٹھ سو بہتر ہزار روپے) سے متجاوز

نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2004 کو ختم ہونے والے سال کے دوران بہبود آبادی کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے"۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that Demand No. 40, moved by the honourable Minister, may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried).

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. Demand is granted. Demand No. 41. The honourable Chief Minister, NWFP, to please move his Demand No. 41, Honourbale Chief Minister, NWFP, please.

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں وزیر اعلیٰ کے ایماء پر تحریک پر پیش کرتا ہوں کہ " صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ/Rs.1,199,297,430 (ایک ہزار ایک سوننانوے ملین دو سو ستانوے ہزار چار سو تیس روپے) سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2004 کو ختم ہونے والے سال کے دوران ضلعوں کے غیر تنخواہی اخراجات کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے"۔

Mr. Speaker: Is it, the desire of the House that Demand No 41 , moved by the Honourable Minister on behalf of Chief Minister , may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr.Speaker: The ,Ayes, have it Demand is granted?.Demand No 42 the Honurable Chief Minister,NWFP to please move his demand No 42 .The Honourable Chief Minister , NWFP,please.

ملک ظفر اعظم: (وزیر قانون) جناب سپیکر! میں وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد کے ایما پر تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ Rs 8,84,661,000) آٹھ سو چوراسی ملین خھ سو اکسٹھ ہزار روپے) سے متجاوز نہ ہو ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2004 کو ختم ہونے سال کے دوران چونگی او ضلع ٹیکس گرانٹ کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے (ڈیمانڈ نمبر 42)

جناب عبدالاکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر۔ هسې زما ريکويسټ دے چې دا سلسلے ده ټهيک وی که بدلے به ټهيک وی۔ دا Word چې کوم دے تاسو چې کوم ډيمانډ

کوئی۔ نو دا خو تاسو د چونکیاو ضلع ټیکس Againstتاسو هغوې له ورکوے کنه؟

Mr. Speaker: It is the desire of the House that demand No 42, moved by the Honourable Minister may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes 'have it. Demand is granted.

جناب اسرار اللہ خان: جناب سپیکر! اس میں میری کٹوتی کی تحریک تھی۔آپ نے مجھ سے پوچھا نہیں ڈیمانڈ نمبر42پر جی۔

جناب سپیکر: ہاں وہ تو۔۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان: جناب سپیکر! آپ پوچھتے تو سہی۔جناب سپیکر اس میں بونیر کا لمباذ کر ہے۔

Mr. Speaker: demand No 43. The Honourable Chief Minister, NWFP to please move his demand No 43 Honourable Chief Minister ,NWFP,please.

مولانا حافظ اختر علی:(وزیر آبپاشی) بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ! جناب سپیکر! میں چیف منسٹر صاحب کی ایسی رقم جو مبلغRs.1,500,000ایک ملین پانچ ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو۔ان اخراجات کے آدا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30جون2004کو ختم ہونے والے سال کے دوران قرضہ جات اور پیشگیوں کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔(ڈیمانڈ نمبر43)

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs 1,500.000(Rupees one million five hundred thousand only) may be granted to the Provincial Government to defray the Charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2004, in respect of loans and Advances."

Is it the desire of the House that Demand No 43 moved by Honourble Minister, may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No 44.The Honourable Chief Minister NWFP, to please move his Demand No 44 .The Honourable Chief Minister NWFP please.

مولانا حافظ اختر علی: (وزیر آبپاشی) جناب سپیکر! میں وزیر اعلیٰ صاحب کی ایماپر یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ (Rs 5,109,338,300) (پانچ ہزار ایک سو نو ملین، تین سو اڑتیس ہزار تین سو روپے) سے متجاوز نہ ہو ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2004 کو ختم ہونے والے سال کے دوران خوراک، گندم اور چینی کی بین الصوبائی تجارت کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے (ڈیمانڈ نمبر 44)

Mr.Speaker: Is it the desire of the House that Demand No 44, moved by Honourble Minister, may be granted.? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes 'have it' Demand is granted .Demand No 45 .The Honourable Minister for Finance NWFP, to please move his Demand No 45 .The Honourable Minister for Finance NWFP please.

جناب سراج الحق: (سینیئر وزیر خزانہ) بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ! جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ Rs.1,86,316,000 (ایک ہزار چھیاسی ملین تین سو سولہ ہزار) روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2004 کو ختم ہونے والے سال کے دوران ترقی کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے (ڈیمانڈ نمبر 45)

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Demand No 45, moved by Honourable Minister, may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'...

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted.

عبدالاکبر خان! یو داسې آسانه طریقه راته اوبنایه اچې ټول په یو ځائے راشی

(قہقہہ)

Demand No 46. The Honourable Minister for Finance and planning and Development, NWFP, please move his Demand No 46.The

Honourable Minister for Finance and Planning and Development, NWFP Please.

<u>جناب سراج الحق</u>:(سینیئر وزیر خزانہ) جناب سپیکر ! میں تحریک پیش کرتاہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغRs.1,504,624,00(ایک ہزار پانچ سو چار ملین چھ سو چوبیس ہزار روپے) سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30جون2004کو ختم ہونے والے سال کے دوران شہری اور دیہی ترقی کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Is it the desire of the House that the Demand No 46, moved by Honorable minister may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' those who are against it may say 'No'..

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes 'have it, Demand is granted? Demand No 47 .The Honourable Chief Minister, NWFP, to please move his Demand No 47 .The Honourable Chief Minister NWFP, please.

<u>مولانا اختر علی</u>:(وزیر آبپاشی)جناب سپیکر ! میں وزیر اعلیٰ صاحب کی ایماپر تحریک پیش کرتاہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغRs .112,228,000(ایک سو بارہ ملین دو سو اٹھائیس ہزار روپے)سے متجاوز نہ ہو ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30جون2004کو ختم ہونے والے سال کے دوران پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔

<u>Mr. Speaker:</u> Is it the desire of the House that Demand No 47, movde by honourable Minister, may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' those who are against it may say 'No'..

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. Demand is granted .Demand No 48 the Honourable Minister for Higher Education, to please move his Demand No.48, Minister for Higher Education, NWFP, please.

<u>جناب فضل علی(وزیر تعلیم):</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ، سپیکر صاحب۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ۔/2,279,545,000(دو ہزار دو سو اناسی ملین، پانچ سو پینتالیس ہزار روپے) سے متجاوز نہ ہو ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30جون 2004ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران تعلیم و تربیت کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔ ڈیمانڈ نمبر48۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that Demand No.48, moved by the honourable Minister, may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried).

Mr. Speaker: The “Ayes” have it. Demand is granted. The sitting is adjourned till 9.30 am tomorrow morning...

(اجلاس بروز جمعرات مورخہ 26 جون 2003ء صبح ساڑھے نو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)